

TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222578

UNIVERSAL
LIBRARY

اِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً

خزینۃ المعانی

یعنی

مجموعہ قصائد و قطعات جناب لانا محمد عبد العزیز خاں

صاحب مجموعہ المتخلص بنی

حسب فرمائش

عالی جناب ایسے ریاض جناب ایسے مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب

باہتمام محمد متقندی خاں شرفانی

مسلم پبلسٹیٹیو ایسوسی ایٹس لمیٹڈ ۱۹۷۱ء علی گڑھ
۱۲۲۳ ط ۱۲۲۳ ط ۱۲۲۳ ط ۱۲۲۳ ط ۱۲۲۳ ط ۱۲۲۳ ط ۱۲۲۳ ط ۱۲۲۳ ط ۱۲۲۳ ط ۱۲۲۳ ط

دائید منزل حیدرآباد (دکن) سے شائع ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حَامِدًا وَمُصَلِّيًا

مفتی

اربابِ معنی پر مخفی نہ رہے کہ ”خزینۃ المعانی“ نام ہی مجموعہ قصاید کا جو تصنیف میں اسٹاڈی و مولائی مولانا عبد الغنی خاں صاحبِ غنی تخلص کے، غفرلہ اہلِ غنا کا خزانہ لٹا کر رہا ہے۔ جو ان کو مبدیٰ فیاض سے ملتا ہی دوسروں کو پہنچا دیتے ہیں۔ بخشتے ہیں اور کسالی مال بخشتے ہیں۔ یہ قصائد بھی خزینۃ المعانی کا کسالی مال ہیں، اہلِ نظر ملاحظہ فرمائیں۔ مشکِ عطر نیز ہی عطار خاموش۔

استاد مہر و زکمتہ رس، معنی آفرین طبیعت لے کر اس عالم میں آئے تھے۔ جو دیت استعداد اور سلامت فطرۃ فضلاے عصر کو تسلیم تھی۔ اسٹا و العلما مولانا لطف اللہ صاحبِ مغفور کا یہ مقولہ تلامذہ خاص کی زبانوں پر رہا کہ ”عبد الغنی“

نے گیارہ برس مجھ سے پڑا کبھی بیجا اعتراض نہیں کیا۔ مرحوم مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محسلی کی ایک تحریر دستِ خاص کی میرے پاس محفوظ ہے اس میں استعدادِ علمی اور حسنِ تسلیم کی تعریف کی ہے۔

فارسی سے مناسبتِ طبعی تھی۔ مطالعہ و سماع تھا اور عمیق۔ شاہد عدل کتاب ارمغانِ اصغریٰ ہے۔ نثر فارسی کا ایسا ہی ذوق تھا جیسا نظم کا یہ وصف کیا ہے، خصوصاً دورِ حاضر میں۔ بیاض نثر اسی طرح ہتیا کی تھی جس طرح نظم کی بیاض ہتیا کی جاتی ہے۔ یادگار میرے کتاب خانہ میں بھی ہے۔ اس میں مختلف عنوانوں پر مثال نثرین اساتذہ نثر کی جمع کی گئی ہیں۔

طالبِ علی | مولوی احمد شیرخان، مولوی عبداللہ خاں علوی کے داماد محلہ میں مکتب پڑھایا کرتے تھے۔ یہ مکتب مولوی صاحب کے مکان سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر تھا۔

دہلی مرحوم کی آخری بہار جن فارسی اہلِ کمال پر نازاں تھی ان میں علوی بھی تھے۔ صہبائی ان کے شاگرد تھے۔ اس تقریباً مولوی احمد شیرخان نے دہلی کی صحبتیں اچھی طرح دکھی تھیں۔ مکتب میں ان صحبتوں کا ذکر کرتے شاگرد سنتے۔ فارسی کے نکات بیان کرتے اس طرح مولوی صاحب کے دل میں علم کا ایندھن و قہقہہ پیدا ہوا۔ شوقِ طلب کا یہ عالم تھا کہ شمس کے تخت کی کیلوں کی شمار پر سبق یاد کرتے۔ تہنی کیلین تھیں سب کی تعداد کے مطابق سبق دہرا لیتے۔ صبح کھانا کھا کر گھر سے

نکلنے شام کو آتے۔ دن بھر کتب میں ہتے۔ اساد یہ شوق لیکر بے تکلفانہ کہتے
 ”لڑکے تو نے تو تسلی (تختیں) تمام کر لی۔“ جب فارسی کی ادپر کی کتابیں پڑھنے
 لگے تو حسب حال اساد کی تقریر میں مطالبہ ہوتے ساتھ ہی کہتے کہ اس سے زیادہ کا
 سمجھا عربی جاننے پر منحصر ہے۔ اس سے عربی کا شوق پیدا ہوا۔ مگر وطن میں اس کے
 پوسے ہونے کا سماں نہ تھا۔ بالآخر گھر چھوڑا۔ فزعل اوڑھے ہوئے ایک نعل
 میں کتابیں دوسری میں ایک جڑا کپڑوں کا لٹے گھر سے بے اطلاع نکل کھڑے
 ہوئے۔ زاد راہ یہ تھا کہ بڑی بہن نے چھپا کر دو روپیہ دیدیئے تھے۔ یہ واقعہ
 علامہ قسیمی شمس الرحمنی کے واقعہ سے کس قدر مناسب ہے۔ علامہ مہر جی بھی
 ممدوح گھر سے چھپ کر طالب علمی کے لئے نکلے تھے۔ بہن نے اپنا زیور کتابوں میں چھپا
 رکھ دیا تھا۔

غرض پیادہ پانچ آباد پہنچے۔ وہاں نواب عبدالغزیز خاں صاحب جوم
 عزیز حافظ رحمت خاں مرحوم والی روہیلکھنڈ کے گھرانے کے چشم و چراغ و کا
 کرتے تھے۔ مفتی عنایت احمد صاحب مغفور کے ارشد تلامذہ میں سے تھے ان سے
 عربی شروع کی صرف کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ شوق بلند تر آستانہ کا
 متقاضی تھا۔ پانچ آباد سے پیادہ پاکانپور پہنچے شوق نے کما حقہ
 آستانے کو مطلوب آسمانے یافتم

مدرسہ فیض عام مولانا سید حسین شاہ صاحب آصف بخاری اور مولانا لطف اللہ

صاحبِ فیوض تدریس سے رشکِ بخارا و شیراز بنا ہوا تھا۔ حافظ بر خور دار ہنتم تھے۔ رہنے کو تو ایک مکان مختصر حجرہ مسجد میں ملا کر شوق نے حسبِ حوصلہ سامانِ کمال پالیا۔ پورے انہا کے تحصیلِ علم میں مصروف ہو گئے۔ مولانا سید حسین شاہ صاحب سے سبق شروع ہو گیا۔ مدرسہ جاتے تو راستہ میں شرحِ ماعیل ہدایۃ التوحذ بانی پڑھتے جاتے۔ اس طرح یہ وقت بھی ضائع نہوتا۔ کاش یہ واقعہ آج کل کے فیشن ایبل طلباء کے کان تک پہنچ جاتا۔

ابتدائی زمانہ میں مہینوں ایک وقت چنے کھا کر سیر کی۔ مسجد کے نیچے ٹھہرنے کی دوکان بھی شام کو اندھیرا ہو جاتا تو رومال میں ویسے باندھ کر چپکے سڑوکان میں پھینک کر آگے بڑھ جاتے۔ بھر بھو بچا چنے تول کر باندھ رکھتا۔ واسپی میں چلتے چلتے رومال لے لیتے۔ عرصہ تک کسی کو پتہ نہ چلا کہ کیا اور کہاں کھاتے ہیں۔ مولانا سید حسین شاہ صاحب کے ایک مخلص تحصیل کے جمعدار تھے انھوں نے اپنی بیچ سالہ بچی کی تعلیم کے لئے معلم کی فرمائش کی سید صاحب نے ان کو باصرہ مقرر فرما دیا۔ معاوضہ تعلیم ایک وقت کا کھانا ٹھیرا۔ شرط یہ کہ مکان پر کھانے نہ جائینگے کھانا قیام گاہ پر آجائے۔

لطیفہ۔ ایک وز جمعدار نے روغنی روٹیاں بھجیں۔ حجرہ میں بعض اور طلباء کے ساتھ مل کر بیٹھے کھا رہے تھے۔ استاد شریف لے آئے۔ دیکھ کر چہستہ

فرمایا یہ

دور دور مولوی عبدالغنی

رات دن کھاتے ہیں وہی رخصتی

یہ شعر کچھ ایسے اندازِ شفقت سے فرمایا تھا کہ شکرِ گرد کو آخر عمدتک یاد رہا۔
پڑھتے تھے اور لطف حاصل کرتے تھے۔

جو فِزَل گھرتے ساتھ لائے تھے ایک سال کے بعد جاٹے کے مقابلہ
کی تاب اس میں نہ رہی صرف چادر رفیق رہی۔ کتنی سردی میں شوق کی
پشت گرمی سے اس چادر میں بس رہیں خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہی۔ درمیان
جب بدن سردی سے کانپتا تو جا بجا نوچتے کہ کانپنا موقوف ہو اور پائنت
والوں پر راز نہ کھل جائے۔

الغرض۔ چند ہی روز میں بتدا انتہا کی خبر نیسے لگی۔ ایک ذرا آواز
آئی مولوی عبدالغنی۔ یہ استاد کی آواز تھی۔ گھبرائے کہ نام کے ساتھ مولوی
کا لفظ تھا۔ یہ ابتدائی کتابیں پڑھتے تھے۔ نہ رُے ماندن نہ پائے رفتن دیوہری
آواز آئی۔ اب بقیہ محال تھا۔ حاضر ہو گئے۔ معلوم ہوا حاضر ہی بجاتھی ایک ذرا
جبرأت کر کے عرض کی اس دن مولوی کے ساتھ یاد فرمایا گیا۔ فرمایا ہاں تم مولوی
ہو جاؤ گے۔

چند روز کے بعد شاہ صاحب پال تشریف لے گئے۔ سبق مولانا
محمد لطف اللہ صاحب سے ہونے لگے۔ اسی آستانہ مبارک سے تعلیمتِ کمال کا

مقام قدر و مقرر تھا۔

مولانا سید حسین شاہ صاحب بہت ذی وجاہت تھے۔ قوی سرد ممالک کے تھے۔ مزاج میں شان اور دید بہت تھاجس کا اثر تلامذہ اور حاضرین پر پڑتا۔ نشست برخاست گفتگو بہت باوقار اور شایستہ تھی۔ مزاج شگفتہ تھا خانہ داری کے تعلقات سے بالکل بے تعلق تھے۔ صحیح اُردو خصوصاً تذکیر تائیت کی صحت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ مدرسہ کے سلسلہ میں جو دعوتیں ہوتیں ان میں کبھی شرکت نہ فرماتے۔ فارسی نظم و نثر پر پوری قدرت تھی۔ نثر میں کتاب خلعتہ یا دگار ہی۔ نظم کا نمونہ ہے

زاہد ہواے آں قدر عنانی کند

ایں سفلہ رو بہ عالم بالانی کند

عبدالرحمن خاں صاحب مرحوم مالاک مطبع نظامی کا زاہد اس شعر کو سن کر کانٹا نکالتا۔

حاصل کلام۔ استاد مرحوم کی شان طلب علم یہ تھی کہ سوائے علم کے کوئی شے مطلوب نہ تھی۔ فرماتے تھے سبق سے فارغ ہو کر سب سے مقدم فکر یہ ہوتی کہ استاد کی تقریر کے الفاظ ذہن میں نقش ہو جائیں۔ نقش ایسا گہرا ہو کہ مٹائے نہ شے۔ ذہن میں تقریر کا بار بار اعادہ فرماتے۔ قلم سے لکھتے۔ ہم سبقوں سے مذاکرہ کرتے۔ ان مذاہج سے فارغ ہو لیتے تیب دوسرے مشاغل کی

جانب متوجہ ہوتے۔

انہی ایام کا واقعہ ہے کہ میرزا دبیر مرحوم دارِ دکانپور ہوئے۔ مجالس کی شہرت سے فضائے شہر گونج اُٹھی۔ جا بجایا ہی چہر چا تھا اور یہی تذکرہ طلباء کو عام اجازت ہو گئی کہ جس کا دل چاہے جمالِ کمال سے آنکھیں روشن کر لے۔ مولوی صاحب نے بھی ارادہ کیا۔ طالبِ علمی کی مصروفیت نے فرصت نہ دی آخر عمر تک میرزا دبیر کے نہ دیکھنے کا انوس رہا۔

اشیٰ باشیٰ تذکرہ۔ امام محیی مصمودی راوی موٹا کا واقعہ اس واقعہ سے کس قدر ملتا جلتا ہوا ہے۔ امام ممدوح مدینہ طیبہ میں حضرت امام مالک کی خدمت میں حاضر تھے۔ غل ہوا کہ ہاتھی آیا ہے۔ حجاز میں فیل! سارا درس خالی ہو گیا۔ یہ بدستور بیٹھے ہے۔

شیخ محترم نے فرمایا ”یحییٰ اندلس (اسپین) میں ہاتھی نہیں ہوتا تم بھی دیکھ آؤ۔“ ادبِ عرض کی ”اندلس سے آپ کو دیکھنے حاضر ہوا ہوں ہاتھی دیکھنے نینر آیا۔“ غرض نہ اٹھے نہ ہاتھی دیکھا آج طلبا کی کتنی راتیں تھیر دیکھنے میں صرف ہوتی ہیں۔ اس کا جواب شاید بورڈنگ ہوسوں کے رختبر بھی نہ دے سکیں گے۔
احمال۔ توجہ کی کیسوٹی اور اہتمام طلب مولانا کی طلب علم کا طرہ امتیاز تھا جب اُستادِ علامہ علی گڑھ تشریف لے آئے تو یہ بھی ہم کاتب جامع مسجد کے حجرے میں قیام ہوا۔ اس مسجد کے بلند مناروں کے دروازے جھکاوڑوں سے محفوظ

ہیں۔ حجر دل کام دیتے تھے۔ جب کوڑ بند ہو جائیں تو اندر بیٹھنے والے کو دنیا و مافیہا سے بے خبری ہو جاتی ہے۔ یہ خصوصیت تھی جس کی وجہ سے وہ حجر شایق مطالعہ طلباء کے محبوب تھے۔ خالی ہونے سے پہلے درخواستیں اُساد کی خدمت میں پیش ہو جاتی تھیں۔ مولنا کو بھی ان میں سے ایک حجر ملا تھا۔ وہاں کے مطالعہ کی محویت کا ذوق آخر عمر تک یاد رہا۔

ایک واقعہ بیان کر کے یہ حصہ ختم کر دینا ہے۔ ابتداء گھر سے نکل جانے کے بعد دو برس تک گھر والوں کو پتا نہ چلا کہ کہاں ہیں۔ جب کان پور کا قیام معلوم ہوا تو والد وہاں پہنچے۔ اُساد سے ملے طلباء میں دیکھ کر پہچانا۔ کوشش طلب دیکھ کر خوش ہوئے۔ چند روز کے لیے گھر لے آئے کہ اعزہ مطمئن ہو جائیں۔ جب سب مل کر کانپور جانے لگے تو والدہ ماجدہ نے کان کی چاندی کی بالیاں اُتار کر دیں کہ ان کو خرچ کرنا۔ جب پڑھ کر کماؤ تو سونے کی بالیاں ان کے بدلے میں بنوا دینا مولنا کو موقع نہ ملا کہ اس فرمائش کی تعمیل کرتے۔ والدہ کا انتقال ہو گیا۔ مدت کے بعد خواب میں دیکھا کہ سونے کی بالیاں کانوں میں پہنے ہیں۔ پوچھا یہ بالیاں کہاں سے آئیں۔ جواباً یا جو بالیاں تم کو دی تھیں ان کے بدلے میں یہ یہاں ملی ہیں۔

ترغری | مولنا نے ترکاری میں نظم کی دکھتی پیدا کر دی تھی۔ علامہ شبلی نے جب رمغانِ آصفی کا دیباچہ دیکھا تو بہت محظوظ ہوئے۔ بوقت ملاقات اس کے

یہ فقرے مثل چیدہ اشعار کے زبانی سنائے :-

”از گراں مایگی نقد روایات ہمنگ ذہبی و ابن حجرست ، و

در میزان اعتدال رواۃ از سبکی گراں پتہ تر“

کلام میں تسانت ہی، خیالات میں دقت اور علو۔ دل و دماغ مضامینِ علمیہ

سے معمور تھے۔ اساتذہ کے کلام کا تتبع تام تھا۔ یہی لوازمہ ہی قصیدہ کا۔

قصائد کا مطالعہ میرے کلام کی تصدیق کر گیا۔ تو نہ ملاحظہ ہو

دی دم صبح بدیم کہ چو جمع بین

طلعتش از فلک کو کبہ از زانی

ہزار شب پر آمد بخارش گفتم

یا گرد ایہ چینی بست کیشش خورد

راحت انگیز و طرب چو صبح امید

یا ہاے بہت کہ از غمبارا گل شد

خواب می آمد با دسحری خوش میرفت

میر و باد کہ آید بچمن ابر بہار

با دبر آتش گل و الد اماں دست

با دیمخیز و دینیر دہم جا مشک تارا

ابر بکشا دچو از خدمت گلزار مکر

از سواد افق افروخت بیض کوشن

کہ کو اکب شد از و خیرہ بگل از ن

بط کشید ست بخود بنیہ کہ داد دست

طفل رومی کہ براد از شکم زنگی ز

یا پس سام غریب منے صبح وطن

چون فرود بخت نہاف شب گل شکن

دل سکون است ازین آمدن دل فر

ابر آید کہ رود آب بہر حجبے چین

ابر بکشا ک چین غرقہ آبا نشانہ

ابر بنشیند و ریزد ہم سو در عد

آبا ز موج زہر جو بکزد و دامن

بام دیوار و در عرصه کوی برین
 چه بسا تیغ صحارچه تلال و چه من
 مسخ چون نخل ازل نازان گلشن
 رے صحرا ز ریاضین بگیشت چمن
 دشت پوشیده کیس جله حمر ابدان
 از حریر سمن اطلس گل سیرا همن
 لاله اگر تہ گلانی مست بند ششم برتن
 نخل چون سدره طوبی بزین سایه گلن
 خار چینند و گوید که چمن سیرا همن
 بس که باغچه و گل آمده دست گردن
 میکند جابجور شید نو چون رزن
 همچو شمع شجر وادی ایمن ایمن
 شمع تابنده ناهمید بقندیل برین
 ماه و پرویں که گرفت ست شغی برین
 کاسه لبریز گلال از بقم و از روین
 صورت شمع شب فزون ناه و به لگن
 هر کجا گوشن ہی مرغ نواز دارغن

از گل و لاله و نسرس سبک پیشد
 خرم و تازه و شاداب و شکفته به جا
 سبز همچون فلک ز سبزه خود و کسا
 دهن دشت ز گلگشت گریبان و س
 کوه انداخته یک چادر کاهی بزوش
 نامیده وخت دگر برتن گلزار امروز
 سرور از آب و ان ست قبایسمانی
 باغ شاداب شکفته چه بهشت علیا
 نخلند چمن خلد به سیرا من باغ
 گردن دست و س دست گوی هر
 قوت نامیده ز تار و ق اشجار
 مشعل لاله گلنار شد از باد خرا
 لاله آل میان گل مهتاب بود
 در شقایق گل مهتاب شکفته باشد
 لاله میندوی میست که ساز دورید
 شیاخ شیبوشی سگفته بسفال بجا
 هر کجا چشم کشانی همنه بر گس بینی

ہر کجا بوطیبی نخلو آرا شب بوسٹ
ہر کجا ذائقہ جوی گل حلو ابین
ہر کجا پای ہی نخل سبزہ فرشت
ہر کجا دست بر آری پڑا گل دین
طارم ناک نماید فلک کا ہکشاں
تا کہ از خوشہ ناگو چو پروین و پرن

عراق ہولنا کے اخلاق، کلام، نشست و برخاست، غرض جملہ حرکات و سکنات، مذہب و باوقار تھے۔ محسوس ہوتا تھا کہ اخلاق، ناصر علی اور اخلاق جلالی کے عمیق مطالعہ کے بعد عمل پیرا ہونے کی کوشش کی ہے، اور سعی عمل نے اوصاف کو طبعیت ثانیہ بنا دیا ہے۔ شان علمی میں بھی یہی وقار اور تعمق تھا۔ آخر تک میں نے دیکھا کہ فیض تربیت اور قوت مطالعہ سے جو دقت نظر حاصل کی تھی اس کی حفاظت میں اہتمام بلیغ فرماتے تھے۔ سرسری مطالعہ اور سبک مطالب مضامین سے بہت اجتناب تھا۔ نظر میں بلندی اور سیر چشمی تھی۔ طرز ماند و بود باقاعدہ اور شائستہ تھا۔ لباس و طاقت اور صفائی کی شان لے ہوئے ہوتا تھا۔ مزاج میں شگفتگی تھی، عبوست نہ تھی۔ مذہب مزاج پسند تھا، ذوق ادب پورا تھا، اساتذہ کے کلام میں جہاں متناسب لفاظ بندہ گئے تھے بہت پسند آتے تھے۔ اس سلسلہ درس میں ذوق ادب تمام اساتذہ کرام کو رہا ہے۔

سادہ فہمی، عقل معاش نہایت سلیم تھی، معاملہ فہمی سے پورا حصہ پایا تھا۔ عدالت میں بعض مقدمات لڑانے پڑے تو اس خوبی سے اہتمام کیا کہ اہل نظر مان گئے۔ پیدت اجدو دھیانا تھا، الہ آباد کا نامور وکیل، قابلیت کا لوہا مانے ہوئے تھا۔

بیمہ مرض الموت کی اس مقدمہ میں بحث تھی، میں نے دیکھا کہ برسوں تک اس مسئلہ میں مشورہ کرنے اہل معاملہ مولانا کی خدمت میں آیا کرتے تھے۔

خانہ داری سلیقہ اور سہراٹی کے ساتھ تھی۔ اولاد کی تعلیم و تربیت میں اہتمام بلوغ تھا۔ اس طرح پرورش کی کہ بلند نظری پیدا ہو، ذمات اور سپت خیالی سے دور رہیں۔

طرز تعلیم اطرز تعلیم استادانہ تھا۔ درس کے وقت شان و وقار سمیت زراہوتی تھی جو قواعد تعلیم اساتذہ سے ملے تھے ان پر پورا عمل تھا۔ فرماتے تھے کہ شاگرد کو استاد کی توجہ سے فیض پہنچتا ہے۔ درس کے وقت شاگرد کو سامنے بٹھانا چاہیے مطالعہ اور صحت عبارت پر بہت توجہ رہتی تھی۔ لغزش پر ناخوش ہوتے، مگر لغزش ہوتی تو لغزش فرماتے۔ فرماتے تھے کہ طالب علم کو اس سے بہت نفع ہوتا ہے کہ فراغ سبق کے بعد مطالب کتاب پر وقتاً فوقتاً غور کرے۔ استاد کی تقریر پیش نظر رکھے، سوچے کہ اعتراض کیا تھا اور جواب کیا۔ مطالب کتاب کو اپنی عبارت میں قلمبند کرنے پر زیادہ زور دیتے تھے۔ اس سے مطالب ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ مختصر المعانی کے میسروں صفحے میں نے فارسی میں لکھے تھے جن پر زبان اور مطالب دونوں کے لحاظ سے باقاعدہ اصلاح فرمائی جاتی تھی میں اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہوں کہ ایسے کلمہ سنج استاد سے استفادہ کا موقع ملا۔ ۱۳۱۳ھ میں مولانا بھیکن لوتڑ شریف لائے میں شرح جامی اور شرح تہذیب

اور فقہ میں فیتہ المصلیٰ اور کنیز الدقائق اُس وقت پڑھ چکا تھا۔ قطبی میخ مولانا سے شروع کی، پھر مختصر المعانی۔ یہ دونوں کتابیں پوسے اہتمام سے پڑھائیں۔ مطالعہ، روک ٹوک، تاکیہ، زجر و توبیخ، بحث و مباحثہ، فارسی ترجمہ، یہ تمام مباح طے ہوئے۔ میرا خیال ہے کہ ان دونوں کتابوں سے استعداد کو پورا نفع پہنچا۔ میں نے مولانا سے منطق میں قطبی مع میر، ملاحسن، حمد اللہ، حکمت میں ہدیہ سعید و میبذی، اصول میں نور الانوار، توضیح تلویح، مقدمات اربعہ، معانی میں مختصر المعانی فقہ میں شرح وقایہ اور ہدایہ (کتاب لزمین تک) عمائد میں شرح عمائد لسنفی، حدیث میں مشکوٰۃ المصابیح، تفسیر میں جلالین اور تفسیر برصیاوی (سورہ فاتحہ وابتداء سورہ بقرہ)۔ پڑھی

جو حاصل ہوا فیض اساتذہ سے جو رہ گیا اپنی تصور استعداد سے۔ مولانا نے قریباً تمام علوم اساتذہ العلماء مولانا محمد لطف اللہ علیہ رحمۃ اللہ سے پڑھے تھے۔ اساتذہ کا ادب نمونہ سعادت تھا۔ سعادتِ خدمت تمام تلامذہ سے زیادہ حاصل ہوئی۔ زندگی یوں بسر ہوئی اور آخرت کا آغاز اس طرح ہوا کہ اساتذہ سے آٹھ روز بعد وفات پائی اور جوار میں دفن ہوئے۔ اسکنہما اللہ تعالیٰ فی جوار رحمۃ بقرۃ سید المرسلین الذی ارسلہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جمعین مرض الموت کا ایک اقعہ عجیب ہے، اور تلمذ کے تعلق روحانی پر شاہد عدل اساتذہ کی رحلت عرفہ کے دن عصر کے وقت ہوئی، تلمیذ پر مرض الموت

تسلطِ تام پاچکا تھا، غفلت طاری تھی۔ رحلتِ استاد کی خبر با حیا طامام مخفی رکھی گئی، کان بے خبر ہے جان بے خبر نہ تھی بہت بے چین تھے۔ شب کو غذا نہیں کھائی۔ اعزہ نے کہا کہ آج آپ اس قدر بے چین کیوں ہیں، غذا بھی نہیں ہوئی، ضعف زیادہ ہو جائیگا۔ فرمایا ہم غذا کیا کھائیں، ساری دنیا بی چین ہے پوچھا کیوں؟ فرمایا مولانا نے رحلت فرمائی۔ تردید شدید کی، بے سود۔ صبح کو سب سے تردید ایک عزیز نے کہا کہ مولانا کی مزاج پرسی کو گیا تھا، احمد اللہ مزاج اچھا ہے۔ فرمایا جکتے ہو۔ الحق ہے

بے واسطہ گوش و لب از راہِ دل چشم
بسیار سخن بود کہ گفتم و شنیدیم

محمد حبیب الرحمن

{ حیدرآباد (دکن)
۲۳ محرم الحرام ۱۳۴۳ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

ستایش و نیایش صانعِ راکہ مطلعِ غرّائے صبح بر سوادِ آسمان رقم نمود، و مصرفہ
بر جہتِ ہلالِ ریاضِ اُفقِ مثبت فرمود۔ نظمِ آرائے کہ قصیدہٴ مرقعِ کمکشاں آراستہٴ قلمِ قدرتِ اوست
دایاتِ مستحِ بروجِ پیراستہٴ کلکِ بداعتِ او۔

و درود و سلام بر اوزنگِ نشینِ دیوان "انا افصح العرب والعجم، تاجدار
قلم و ادیت جوامع الکلم، خزینہٴ درجواہر زوداہر حکم، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُمّی و حرفِ سنجِ تختہٴ کن قلمش راست کار و راست سخن
کان و نونِ یک رقمِ زمانہٴ او لوجِ محفوظِ زیرِ حسامہٴ او

پس بر صیرفیانِ نقدِ سخنِ مبرہنِ ست کہ در بازارِ ہنرِ جنسے گرانایہ تر از لالی انکار عالی دستگاہ
نیست، ازین ست کہ کاملِ عیارانِ صاحبِ نظرائیں بضاعتِ بیشِ ارزشِ را بہ ہائے جال
خریدہ اند، و میزانِ قدر و اعتبارِ سنجیدہ۔

خوشاطبعی کہ اگر کتبتہٴ از دوسر برزند، آں را بر جال نگارند، و چون در لطائفِ سخنِ نغسے
بر آرد، ہمہنگِ در دگر شمارند۔

ہمان سخنِ نغسے ست از فیوضِ الٰہی کہ "الشعراء تلامیذ الرحمن" برہانِ نبوت

دو ترجمان دانش ست و آگاہی کہ ”ان من الشعر محکمۃ“ آیتے ست در شان اودے

قافیہ سنبال کہ علم برکشند گنج دو عالم بہ سخن درکشند

بلبلِ عرش اند سخن پرورال بازچہ مانسند بدان دیگرال

آادریں دورہ زمان رغبت عمومی لہی روزگار بہ ادبیات فزنگ ازنگ ازیں متابع غزیر

برن است و آل را بدست کسا سپرن - نادرہ فردشان ایں چارسو از ننگ یا گئی شتری

دنا روائی کالا، دکان سخن برچسیدہ اند، دسر در گنج خمول کشیدہ - حتمای یو ایت و

دُر بر بطاق ناشناسی اُفتادہ، ددرجہای لعل و گہر تلف و بربادی را آمادہ سے

سو قسیم وجوہر مابہر کسے ظاہر نہ شد

چوں چغان رشتہ تاب بیجا سو قسیم

ہر چند در د کسا سخن دل را آں چنان فزونہ گرفتہ بود کہ اندیشہ طبع نمودن کلام بلاغت

نظام حضرت والدی الموم گرد خاطر گردیدے، لکن از نیم تلف کہ بہ دور آیام وقوع ایں گونہ

حوادث محتمل ست، غم دہشتم کہ چون ایں عدس زیبا سپرائے تمامی در بر گیرد، و چنان کہ قصا

نظم ترتیب یافتہ، غزلیات و قطعات ہم شیرازہ جمعیت بند و آں را مجموعاً بحلیہ طبع آراستہ

گردانم - وہ نظر مشاہیر روزگار، خاصہ احباب و مخلصان پر نامدار رسانم -

آا برادر عالی مرتبت کہ در لے پیوند تلمذ با والد مرحوم نسبت فرزند ہی ہم دارد، اعنی

درفرید صدف اقبال، صدف گوہر کمال، نقادہ افاضل نام، سلاکہ امجد کرام، مہمدار کمال

دین پروری، مشید بنیان شریعت گستری، کامیاب دولت نشائین، ہسمی محبوب رب المشرقین

صمد نشین چارباش کامرانی، مولانا حبیب الرحمن خاں شردانی، نواب صمد یار جنگ

زین بھکین پور، دصیدر القصد رود شیخ الاسلام مالک محمودیہ دکن، صاحبان اللہ

عن الشرور الفتن ۵

وزیر الملک من نفا و فضلہ فصاریہ صدر الکمال سبجلا
 اذا اشرفت بالبشر صفیة کان علیہا البدحین تملا
 آن کہ بر مند بزرگی و کرامت صدے کرم تراز و نہ نشسته، و در جو بیار فضل و کرمیت
 سرے سر بلند تراز و بر نخاسته ۵

الیہ تناهی کل فخر و سودة

ومنه یباهی کل عز و رفعة

بشوق استعادت قدم نمود، و نظر بر سوابق احوال و لواحق اختصاص بہت بر طبع و نشر قصائد
 برگماشت، و "خزنیۃ المعانی" اور انام گزاشت۔ و مرا کہ از کینہ پرستار انم، و کینہ
 ہواداران، و با آل کہ بیچ میرزد، و پھر انم، و انم کہ من داغم، تکلیف فرمود کہ دیباچہ
 مختصرے در ترجمہ حال والد علامہ بنویسم۔

از ادب در دیدم ریزہ ہائے خرف را در جنب لالی شاہوار نادان، و پارہ طے
 آگینہ را بہ پلوے جو اہر زخاں عرضہ دادن۔ چنداں کہ رنگ بانہ ہار تخنیم، و بزبان
 خموشی عذر ہا آوردم، مگر شغور۔ ناچار حکم "الامر فوق الادب" بہ امتثال امر عالی
 پرداختم، و در کیسے بے بضاعتی انچہ از کالائے کاسد اشم بہ سواد بردم، و بحرف
 اعتذار سے کہ سالماست حضرت والد مرحوم از من بزبان قلم آورده است اکتفا نمودم
 کہ بگزیند زمین از کرم چو بہنا دم سفال ریزہ بطرف لالی شاہوار
 از ا کہ رسم قدیم ست و میرنی داند خرف بگوہر زخاں نہ سادہ در بازار
 قصاید حضرت والد مرحوم، کہ یکے از فضلاے سر آمد عصر، و در پارسی والی ولایت نظم فرمود

بود، دیباچه در فضائل اوست -

آشایان مراتب سخنوری اگر بغور کلامش رسند، و در آن تفکر ثابسته نمایند، بر کمال قدرت
 او درین شیوه آگاه شوند، و معلوم ایشان گردد که کلام و افکار او در چه پایه بلندی است -
 عجب تر این که بعد فراغ از مراتب علمیه همواره چرخ تدریس می افروخت، و بنا بر موزون
 فطری که گاه لباس نظم بر قامت شاہد معنی می دوخت، تا در سرزمین وطن بود و تمامی گزشت
 که مصرعے موزون نمی کرد، اما چون تقریبے روی می داد طبع معنی آفرینش یانک مال سخن را
 بطریق استادان صاحب فن بجزسی می نشاند -

از مہنگامے که بدکن آمد و با افاضل موزونان آن دیار او را مشاعرات اتفاق افتاد؛
 آئینہ طبعش تازه جلائے گرفت، و مشاطہ فکرش در پیرانه سری لیلای سخن را به خلعت جوانی
 پیراست - الحق طوطی خامه اش در محاوره سخنی و سخن پیرائی، دسرہ گفتاری و سنجیده ادبے،
 منطق طوطیان شکر خوار را از الفاظ چوں شکر خوار گردانیده -

شمیم ممانت لوری از ریامین الفاظش تمام آرا، و کجنت نزاکت نظیر از بساتین سخا
 غالبه سا - در سلاست زبان و ضدیت بیان بابل شیر از ہمدستان، و در دقت طرازی و
 معنی آفرینی ہمصیر عنذیب شردان - در قطعہ باہنگ راست می سرایدے

حرف قلم زدست دبیر فلک فکند پر دین گرفت اند بہ نظم لالیم
 بلس زصوت خامہ من شد صیفرن طوطی شکر گشت ز شیرین مقالیم

سخنش از اثر تکلف بری است، و این وصف در اشعار کثر فصحا تو او یافت - غالباً اشعارش
 قصاید است، و غزل کم - اما درین صنف نیز آنچه گفت است در صفت است - و از شرافت او صاف
 اوست که از معاصرین و متقدمین ہر کہ را در اشعار خود یاد می کند، جز بخوبی نمی کند -

از دست

کجا است عرفی شیر از ظلمِ معنی
کجا کمال صفا با این ابرو لو بار
کجا ظہیرِ گرسنجِ نظم تا شنوند
زمن و حرف نیانے ضروری لانا

چیدہ ام گلمائے معنی تا سخن سجا عسنی
چادر گل بر مرزا علوی خوشخو ز نسند

عنی بطرز آواز ویرنچہ غالب
رقم کشیم بد انسان کہ خام کار کشد

داغ در بزم سخن خواجہ شیراز بود
ذوق در طرز غزل خمجوی کوان
مولد و منشاد آل فرخ نژاد قصبہ مور شید آبادست، از توابع فرخ آباد، کہ "الوجبال
من القری" و نسبش بر پنج واسطہ بانوابالہ دادخان نگلش دیوان نواب شیدالدین خاں
بانی مور شید آباد کہ ازینا گال نواب محمد خاں نگلش والی مؤفرخ آباد بود، می پیوند دبا ترتیب
عبد الغنی خاں بن محمد میر خاں بن نصرت میر خاں، بن فتح میر خاں بن حرلیت خاں
بن عالم خاں بن نواب الہ واد خاں، غفر ہم اللہ تعالیٰ۔

ولادتش در حدود سنہ ہزار و دویست و شصت از ہجرت اتفاق افتاد۔ مینوشین
عبد اللہ خاں علوی مور شید آبادی معروف بہ ہلوی، بقربت قریبہ خاں د بود۔
زانوے کتاب دیات متداولہ پارسی پیش احمد شیر خاں مور شید آبادی
کہ تربیت کرن صبا ئی دہلوی بود، د مولوی غلام محمد قلندر شید عبد اللہ خاں علوی
تہ کردہ پایہ رفیع حاصل نمود۔ در بہت ساگی کہ ہزار و دویست و ہشتاد و ہجری بود، در شوق

استفادہ علوم عربیہ اولاً در فخر آباد پیش نواب عبدالعزیز خاں عزیزی بریلوی کے ازخاریہ
 فضلا و مشاہیر دکھا بود، روزے چند با استفادہ پرداخت۔ پس از ان جا بہ کانپور رسید
 و مبادی صرف و نحو را نزد مولانا حسین شاہ بخاری تخلص بو اصف کہ کتاب غلغلة النبؤ
 از مصنفات مشہورہ اوست، و در آن زمان صدر آبرے و سادہ درس در مدرس فیض علم
 بود، گزرا نید۔ و چون مولانا سے مرحوم عزم بھوپال کرد، فنون منطق و فلسفہ و ریاضی و
 ہیئت و معانی و بیان وقفہ و اصول فقہ و عقائد و کلام و حدیث و اصول حدیث و
 تفسیر را خدمت علامتہ العصر اساتذہ الفضلا مولانا لطف اللہ طاب ثراہ، کہ فضایل و
 کمالاتش از غایت شہرت بے نیاز از اظہار است در فرصت کے تکمیل رسانید۔ اساتذہ
 اش بر غایت ذکا و اصابت رے، و استقامت فکر او آفرینہا می گفتند، و در مطالعہ و مباحثہ
 آن قدر گرم رے داشت کہ محصلین را کمتر میسر آمن باشد۔

از حجابہ مستعدانے کہ ہمہ رسل و بود نزد مولانا السید محمد علی کانپوری ثم مونگیری ست،
 متع اللہ المسلمین بطول بقائہ، و مولانا احمد حسن کانپوری، و مولانا محمد اسحق پٹیا لوی
 و مولانا المفتی عبداللہ ٹوکنی، و مولانا عبدالحق دہلوی صاحب تفسیر حقانی، غفر ہم اللہ۔

پس از ان کہ حضرت مولانا سے میر و بر بزم مسند آرائینی مدرسہ عربیہ علی گڑھ کانپور
 را وداع گفت، منصب تدریس در فیض عام با و مسلم داشتند۔ صیت فضل و فضائلیش در اقل
 زمان آفاق را فرا گرفت، و مستعدان نزدیک و دور بر بے ہجوم آوردند، سہ سال در آن حال
 مشغول افادہ بود تا بضرورت انتظام املاک و عقار موروثی اندیشہ معاودت و وطن از
 خاطر سربرزد۔ جمعی از مستفیدان با و سے ہمہری کردند۔ با وجود اشغال زمینداری، کہ وجہ
 معاش بدل بود، بہ تعلیم ایشان می پرداخت۔

ہمیں اداں بائبل دوران مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی قدس سرہ السامی
 کہ در معرفت و تقوی آیتے بود از آیات اللہ و تفسیر آیت و اجابہ، و در اجابے سنت قدی
 راسخ داشت، نسبت ارادت درست کردہ سعادت ما اندوخت۔

دو دوازده سال در وطن ہم بریں منوالی بود۔ آخر از اذ صلیق اقارب کا تعقارب
 خاطرش منزجر گشت، ذ احوال را باطبع خود ملامت یافتہ بحکم غنا طبعی دست از ملامت باز کشید۔
 چندال کہ دوستان و پیوستگان مانع آمدند، بہ آں رضانداد، و چون نظام کے مدرسہ عربیہ
 دہلی اورا بہ آرزو میخواستند، در ہزار و سہ صد ہجری بقصد شادرت با حضرت مولانا
 لطف اللہ نور اللہ مصححہ، متوجہ علی گڑھ شد۔

امیر ہنر در وہنر و شناس گمانہ نواب عبدالشکور خاں رئیس صکن پورانا رائے برائے
 کہ از اعظم امر لے آں دیار بود، بنا بر سابقہ معرفتے کہ با والد مرحوم داشت، اورا
 بجد تمام بہ مقام خود آورد، وہ آموزگاری فرزند ان برگاشت۔ تا در آں جا بود روزگار
 بحال احترام و اعتبار گزرا نید۔

در اوایل سنہ ہزار و سہ صد و سیزن از ہجرت، در نوبت دولت حضرت غفران
 مکان آصف جاہ سادس، بر فافت علامی مولانا لطف اللہ رحمہ اللہ عازم گلگشت دکن
 گشت۔ بہر وقار الامرا مدار المہام عمد اورا در ظل عنایت خود آورد و تعلقہ با فرمود بہین
 جوہر شناسی نواب عماد الملک سید حسین بگرا می کہ در ہنر پوری شانے بلند، و در علوم تاریخی
 و پارسی و انگیسی مکانے ارجمند آورد، و در آں ایام زمام نظام مدارس و کتاب مالک گڑھ
 نظام عالی مقام، ضاعت اللہ اجلالہ و اقبالہ، بکف کفایت او بود، و در مدرسہ فوقانیہ بلدہ
 بر سادہ افادہ تازی و پارسی نشست، و با مشاہیر عصر کہ بحال فضیل و ہنر و کمال لطف و

موزونیت طبع سمر بودند، اورا بطیله پدید آمد، مخصوصاً با دردی کش منجانه حقیقت مولانا
عبد القدیر حسرت، و در جہاں افروز معنی گسری مولانا السید اشرف شمسی، و ذریع
بخش شبستان سخنوری مولانا جمال الدین نوری، و شیر مشیہ سخن سرائی مولانا السید علی حیدر
طباطبائی، مخاطب بہ نواب حیدر یار جنگ، کہ تا حال خطہ دکن بوجود ایں ارکان العربیہ
بینان دانش آگاہی مفاخر و مباهیست، ابقاہم اللہ تعالیٰ، اُنسے تمام داشت و ہموارہ
ایشان سرگرم مہترمی بود، در ہر ماہ یک نوبت باخصوص ہنگام جشن سال گرہ حضرت
غفران مکان تنے چند از معارف را بہ میہانی میخواست، و ہمہ ایشاں محض از برے تفکر
خاطر یاراں و تشخید و تفریط دستمان بزم سخن چسبیدہ داد سخنوری و سخن سنجی میدادند

رونی انجمن از صحبت اہل سخن است

بزدارد پر طوطی چمن آئینہ را

تصاویف اگرچہ در مدح واقع شدہ اما چون بغبار طبعی مجبول بود ابد ابر، بیچ کس از
مدد و صین اقرح نمود، و ہیچ گاہ بطبع صلہ دہن خوش نہ کرد۔ در قصیدہ کہ بہ تہنیت عید چہ
است می گوید

منم غنی و گدا هست ہر کہ غیر غنیست غنا و گدیہ ز یک دیگر زد و در دفعور

پرست کیسہ اسم من از نقود و نقا چو جیب طبع شناسم از در نشور

اگر در مکارم صفات، و محاسن اخلاق، و علوہمت، و سمو نفرت، و شگفتگی طبع او تفصیل د
سخن با طالت انجامد، و باشد کہ عمل بر یا و مبالغہ گردد

کسی کہ خلعت حسن ازل بقامت اوست

چہ حاجت است کہ مشاطہ اش بباراید

از جملہ مصنفاتے کہ اور است، کی "ارمعان" است، در بیان محاورات زبان پارسی
 و تصحیح ربط اسما و افعال و توفیق ادا و صلوات، تا ہندیان پارسی سرادر طریق محاورت
 ایشیوہ شیوا زبانان ایران و ہنجا رہوار ایشان را آئندہ می گوید

کتاب پارسی تالیف کردم تازہ ترینی کشیدم سبت سال ز عمر و جمعش پریشانی
 نمودم کیں لغت را مصد و حرف صلاحت کہ تاہنندہ در ترکیب بنیدے آسانی
 رود بر لغت شاپے پشویان سخن گستر در آید چون بانمانان ہنرم پارسیانی
 یں کتاب ار لے ہزار و ہفت صد و سیزدہ صفحہ است، و لصلہ تالیف آن از پیشگاہ حضرت
 فران مکان آصف جاہ سادس چ رہنار ہفت صد و پیمہ جائزہ گرفت۔

دیگر "مذکرۃ الشعرا" در ترجمہ حال سخنور نے کہ اشعار ایشیاں بموسیل شواہ
 را ارمغان گزارشتہ است۔

دیگر "حوار العرب" کہ مشتمل است بر بیجاہ ہزار محاورہ متعارفہ عربی، با ترجمہ پارسی
 اردو سے آہنا۔ در تالیف این کتاب از فضل دہنر دادہ است و متن تازہ بر طالبان
 محاورات تازی نمادہ۔

پایان عمر دکن را وداع گفت و طح اقامت در آگرہ انداخت، وہم در آں جا
 عربیت و تسوید قصائد و بعضے از مقطعات کہ پرانندہ افتادہ بود، پروداخت۔ اگرچہ بسیار
 نمتاسے آن بود کہ قصائد و غزلیات را زودتر شیرازہ بند طبع گرداند لکن بنا بر بعضے
 خطات طبع و نشر حواری العرب اتقدیم داد۔ ہنوز جزو اول از اں بچاپ رسیدہ
 دکہ یک اہل در رسیدہ و در ہزار و سہ صد و سی و پنج از ہجرت در علی گڑھ جان بجای
 فریں حوالہ نمود، و بچواری اساذ منظم مولانا لطف اللہ بنجاک آسود، جعل شدہ انجمنہ مترجمہا

در اختتام کلام لازم است تشکرات قلبی را از آن برادر شفیق و محترم به تقدیم رسانم؛
 اگر چه نمی توانم از عمده شکر یک از هزار آن ایادی که بر خود دارم بیرون آیم -
 لرائه

حقوق مردولایش که جادو او را با داد زبانی کجاست که از صد کی فردو خاتم
 چو ذره گر چه حقیرم ولی بجد شده ز مهر و زری او همچو مستر با نام
 کلاه گوشه به اوج فلک اگر شکستم روا بود که محبت حبیب جسمم
 الهی تا دل و دستان از دولت مهر و اخلاص با مال است؛ ذات فرومیده صفاتش که
 عین کمال است از عین ال کمال امین؛ و دیده دلش بفرغ جمال فرزندان روشن باد -

والله ولی التوفیق وهو حسبی ونعم الوکیل

حیدرآباد {
 غره ذیقعد ۱۳۲۲ هـ
 پیر محمد عبد الحمید حال عفا اللہ عنہ
 پرنسپل سی جامعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قصیدہ

متضمن تاریخ و تہنیت سالِ گره حضرت نیندگانِ عالی متعالی حضور پر نور
رتتم دورانِ فلاطونِ زمان سپہ سالار مظهر الممالک فتح جنگ مظهر الدولہ
نواب میر محبوب علی خان در نظام الملک آصف جاہ
حی سی ایس آئی جی سی بی حلدہ اللہ ملکہ و سلطانہ و افاضل احسانہ و زان

شانہ و صانِ عمامتہ

نظام الملک آصف جاہ محبوب علی خان
خود پر دانہ دین چہ روزنہ افزو زایمان

اکھی تاجمان باشد گمراہ با جہان را
خدیو دادگرہ ارسلت و افش و دشمن گتر

شمع کار آگهی داندۀ موم دره شاهی
 معین قلب بیضا مطیع مشیخ پیغمبر
 فرخ جلوه صورت جمال شاد بینی
 سرگردن نازی پائے تکمین دست بخنایند
 فلک درگاه مهرادنگ بهره جرد و میسریم
 محیط علم کوچه سلمه کان گوهر دانش
 زردین آیت وحشیت تحت کیعباد نسر
 سکندر نرم درستم نرم خسر نرم جم ساع
 ہمایون ارش جاہ وجلال اکبر و با بر
 کریمی زردی گنجیہ مسیحی گنج بخنایند
 بنجاک نکند جوہر شمس آب یدہ بایر دیا
 کف زرخش و گوهر با گنج انشان درم بر
 شاد زار ز گدایان با بیع آرزو فلک درو
 بود ہوارہ صبح و شام روز و شب سلسلہ
 تصور حال سالت سرم حال نیکیوں فرخ
 ہواکے دکھناکے بشکال اسال گستر
 بسا بسزہ دریاں کہ خواب محل کاشا
 برآمد بر آوازے گلاب انشان در گلشن
 زہے فضل گل انگیزی کہ گل شمع را مہی
 خود در خانہ بوسیر چمن ہر کس دریں موسم
 شگوفی کند از آفتاب درن شام گل ہرم

جہاں فرماں ہی فرماں سپر پاک یوں
 محبت آل پاک داہل بیت چار یوں
 سواد نسخہ ہستی یا ض صبح امکان
 دماغ ہوش و مغر فکر و قلب علم عرفان
 زحل طاق و ثریا طارم و بہرام دربان
 سبحاب فیض آب فضل و بحر ذل احسان
 تہمتن نور و ہمین باز دو بہرام دران
 قدر قدرت نضا ابرام خاقان بن خاقان
 ولی محمد جاناگیر لطفان شاہ قدر خان
 درم یزیدہ دنیا رباری گوہر انشان
 بہ آب نداشت بدلس خاقان تخت معدو کا
 بر آموستین جمیہ امان گریساں
 زر زرشید افگند ست ز یک پدہ میزراں
 مسترت خیزوین با بکر و امن آمیز دران
 بود نور و زرنگ افزوز خلتان امکان
 بزنگ سبز تہ گلگون بسا و گل خروشان
 کشد خمیازہ حسرت کہ بتیدیدہ کاشاں
 دیدیدہ با نور و سہ عمیر آموستیاں
 چو گل بگفت ہر گاہ ساز و گل چپانان
 ز گھماکے نلے و بے گھماکے نمانان
 کہ ترسد امتلاکے معدہ رنج آرزو خیاں

شرف شد بیخ اول از محبوب حق اول
 ای سیه هرشن بودم و در عالم
 عقود رسته هم در ارزش با افزودن
 غنی تاریخ جشن سال نو گفتم که سغتم

بیخ آخر آخریات محبوب علی را
 بود تا سیه ممد و مهر و ماه خوشان
 از آن درات مستقل که باشد هیچ نمودن را
 که سال نبارک جشن سلطان ابن سلطان

قصیده

بح بندگان عالی متعالی بالقاب خلد الله سلطانه و اید انصاره اعوانه

دی دم صبح بدیم که چو شمع این
 طالعش از فلک گوگبه ارزانی
 مهر از شمع در آمد بخارشن گفتم
 یا مگر دایه چینی ست که شیرش خور ست
 راحت انگیز و طب نیز چو صبح امید
 یا باره ست که از عنبر سارا گل شد
 خواب می آید با سحری خوش میرفت
 می دید باد که آید چمن ایر به بار
 باد بر آتش گل دانه امان دست
 باد می خیزد و بیزد همه با مشک تار
 ابر کشاد چو از خدمت گلزار که
 از گل لاله دلمش بید گل می شد

از سواد افق افزود خست بیاض روشن
 که کو اکب شد از ذخیره برنگبار
 با کین دست بخود بیضه که دست نمن
 طفل روی که بزاد از شکم زنگی بر
 یا پس شام غریب چو منی صبح وطن
 چون فرو ریخت زان شب گل مشکین
 دل سکون داشت ازین آمدن زان فتن
 ابر آید که رود آب هر جوشه چمن
 ابر بر خاک چمن غرقه آب انان
 ابر بشیند و بیزد همه شود در عین
 آب از صبح زهره جو به گلرودین
 بام و دیوار دور در غصه گوگبه برین
 مویان تو

خرم دانه و شاداب گنفته همه جا
 سبز چمن فلک از سبزه خود رو کسار
 دامن دشت گل گشت گریبانِ حوی
 کوه انداخته یک چادر کاهی بر دوش
 نایب دخت در بر تن گلزار امروز
 سر و کار آب و انست قبا سیاهی
 باغ شاداب و گنفته جو بشت علیا
 نخلبد چمن خلد به سیرامن باغ
 گردن دست حردست تو کوئی هر شاخ
 قوت نایب ز آری استرق اشجار
 مشعل لاله گلنار شد از با و خراں
 لاله آل میان گل متاب بود
 در شقایق گل متاب گنفته باشد
 لاله هندو سیه مست که سازد و
 شاخ شب و نه گنفته بیغالی بجان
 هر کجا چشم کشائی همه نرگین بسنی
 هر کجا بوطی گلخانه آرا شب بوست
 هر کجا پائے نمی مغل سبزه فرشت
 طارم از تاک ناید فلک کا کشتان
 گل لیسف که فریخته بصر گلزار
 لاله از تنگی جازیر زمین لاله گنفت

چو بنامین چه صحاری چه تلال چمن
 سرخ چون از طیل از گل نارواں گلشن
 رفته صحرا زریا میں ہمگی نسبت چمن
 دشت پوشیده کیے حلقه مر اسد
 از حریر سمن دالطن گل سیرامن
 لاله را کر تہ گلای ست ز شبنم برتن
 نخل چمن سده و طوبی بزین سایه فلک
 خار چمن بند و گوید که چمن سمن
 بس که باغچه و گل آمد دست و گردن
 می کند جامه خورشید و فوج در زن
 همچو شمع شجر وادی امین امین
 شمع تابنده نامید تصدیل پرک
 ماه و پرویں کر گرفت مست شفق امین
 کاسه بجز گللال از بقسم در زمین
 صورت شمع شبافروز نماده بلکن
 هر کجا گوشه می رخ نواز و دامن
 هر کجا ذائقه جوئی گل حسلو امین
 هر کجا دست بر آری پر ذرا گل سمن
 تاک از خوشه نلکور چو پروین پرک
 می فرستد سوسے سخاں بصبا امین
 چوں شهید کنین آلوده بخون نعلین

یا چو لعل شفق در کمر که نه نهای
گل شگفته در دازش و جبار گلزار
بے صبا خنده گل این گل دیگر نگفت
بس گفت آدم این طرفه شکفت گلهای
ناگهان بر لبم انگشت صبا زد که خوش
عالم آن شاه عرشین سخن نکته سرا
گر بهیچ چیز بهارست چه علت بصبا
گفتم این سخن را بس پیش پیت گنجینه
گفتم این خوش مسترت چه عنوان
گفتم این سخن چرا گفت ندانی هیهات
چون سال گره بادشہ داد گراست
چون سال گره آصف جشید سریر
آن که سخن گریش آمده در ماه ربیع
آن که میچین افروزی طبعش در باغ
آن که از نکت خویش که بهشت گریست
گل زری جعفری انداخت ز جوش دیز
گلبن از لاله بدوشش می عشرت بجای
گل شب بوست از دماه شب افروز بیای
شعشقی دایه اطفال گلستان آمد
غنچه طفلی است که چپ و تمام لطفش
بهر او مدد دلاسا که بحر یک انیم

یا عقیق جگر که در دل کان معدن
هرزه گرد که زنده خند و در پیش گلشن
بود ایچا ندیم و انگشت زهرت بدین
در خود افتادیم و یا نغمه شستم بحث سخن
فالمباروز بود و جانب جوش گلشن
گفت بر عم من این حرف بدیوان سخن
که خود از تنگی جاپیر من عشق تو است
گفت از جوش مسترت ز زمین تا زمین
گفت چنین حسن سعد سعید حسن
این قدر بے خبر بے لطف ترا نشین
چون سال گره فخر سلاطین زمین
میر محبوب علی بادشہ ملک دکن
که دمانید گل دلاله بر آفتاب و دمن
سرد و ششاد سر آمد زبان سوسن
غنچه بر شاخ بود نماند مشکین سخن
پرزنیار و دردم کرد در منده دمن
دو گل و غنچه بسم ایتمه پماند دمن
آفتاب است ز مهرش گل خریشد چمن
که چکله ز شغیف بهرز پستانش بین
میل از مدحت شه شام گلشن از نوزن
نخواه که دمن است از غنچه دکن

لاله گوید دل مشت از سال گزشت
 شمع رقصان ز طرب مرغ چمن نغمه سرا
 بین بدین صفت شناخو اس بزلے کمر آست
 یاد بر این گلبن شاہی بہ بہا جاوید
 من میزدان کہ نجاں بندہ احسان کم
 بہتر از باد صبا تہیت خستہ گویم
 راست آہنگ نولے زخم از راہ نیاز
 نے خراسان صفا ہاں عرش پرزہ
 نے بہ تشیب صال نہ بتقریب فرق
 سادہ یک نقش حائے کہ ز فرط اصلا
 پر اثر مطلع موزوں کم از انشا جا
 باد فرخندہ ز افضال نعلے ذوالمن
 میر محبوب علی شمع تبتان بول
 آں کہ از ہستیا و کاہد و بر خو و طرز
 آں کہ از ادگری دنی کسری شکست
 آں کہ از جو خداداد در آفاق گرفت
 آں کہ در شیوہ و شکل مست بریز دل جان
 آن کہ در حلقہ شاہی ز نازل و حقا
 پنجم آہنی او دم مہیب شکست
 دوزہ سہامش بود رستم کدیت چو ل
 از ہنیش چو کفنی ز پرورہ گشت حریر

ز گس لیا کند از شوق کہ چشم ہوش
 غنچہ انگشت ز نال بر گ شجر دستک از
 گو مرا بہر زباں دست ندادست کجا
 گلشنان بود جہاں اپر و از گل دہن
 کہ رسیدست نشہ منت بومن بامن
 بد ما دست بر آرم بکشایم دامن
 نے بقانون سرودتہ ساز از ارغن
 نے ز ما ہید ترانہ نہ ز طرب تن تن
 نے بہ تہید بہار و نہ صبا و نہ چمن
 بانشد دل عشاق بود پہلو زبن
 کہ قبولش برد از شوق چو گل در امن
 جہن سال گرہ بادشہ ملک دکن
 ز نمان چمن حیدر کرار ز من
 روح اسکندر رومی تین فاقان متن
 آمد از دیدہ وری ساغر عجب شکیں
 شہزہ حاتم و حرم جعفر و ہم معن
 صورت یوسف صدیق بوجہ احسن
 تکم از جہر و گوئے ز پرین پرن
 حر گویو کمر و ستم و پشت پیش
 پسر سال بہنگامہ ز زمش چوں زند
 شکل باوت شدہ بر تن دشمن چو شن

درد میرش نہ دی دست ماؤنے من
 شادمانی بدل آمد بدل رنج و محی
 چہ معنی و چہ صورت چہ بستر و چہ طن
 خندہ از شوب الم نختہ ریزد بدہن
 شمع را اشک بود سرو کہ آفتد بہ لکن
 یک لب از سور ہم نامہ ہنگام سخن
 بیش از ان ست کہ آید بوشت گلشن
 لب کشایم بد ما گر چہ نہ بود ست دین
 یار بایں اصحف جہت شہ شاہ کین
 رگ باں باد کسد ابلش در گردن
 بست اندازہ تا یرخ و گجنت با من
 جشن سال گرہ شاہ جہاں اردکن

۱۶ ۱۳

شد ملاتش بہمہ فائب و حاضر موصول
 لے خوش ایں سال کز انصال خند او ہما
 ہر کے ادل شادان لب خندہ زن
 دل کہ پرین خون بود لیدہ کتو
 طرد ہنگامہ سورت کہ از گرمی اس
 خندہ آگیز نشاط کہ چو حرف خندہ
 مدحت باد شہ جوشن سرت افزا
 بہتر آن ست عہنی کز رہ اخلاص نیا
 تاقیامت بسلامت بکرامت باشد
 تن بدخواہ بدام اجل آفتد ز عودق
 بر لبم حرف دعا بود کہ فرخندہ سر دوش
 مصرعے گویتا ز رتے عمل سال بر آرد

قصیدہ

وہنیتِ سالِ گرہ حضرتِ بندگانِ عالیِ معالیِ حضورِ نورِ خلد اللہ علیہ و آلہ

برنگ بوئے دگر سازد او سماں را
 بکار داشتہ چون نقشند رضوان را
 بلند خیمہ بر دہ طناب باران را
 دو ال بق زدہ کوس حد عرفان را

دگر بار بیاراست بزمِ بستان را
 پے نگار گلستاں برنگِ ہشت بہشت
 بشرق و غرب کشیدست او نوروزی
 بطاقی ابر باد مچو پنج نوبت زن

براجم چون سلاطین زنده زو خیابان را
 چو روشن تو ایت سپهر گردان را
 ستاره اند که از جاں بر بند فراس را
 کسے شمار کنست تا کجا هزاران را
 بطور تاز و طراز کیه لبسته انداز را
 با ستاره گرفتند ساز و سامان را
 که خنده باستی از ان بر بیخ تبتان را
 بشد عنان بصوری ز کف ان جان را
 بر و بگدیه پئے ساز بزم سامان را
 که تازگی ست از د بوستان مکان را
 کسے بیاد نیاورد و خان و خاقان را
 که یادگار بود آصف و سیلماں را
 چو کعبه قبله حاجت شد شایان را
 علم بدوش بود آفتاب تابان را
 که ساخت ست چو کیوان بلند ایوان را
 بود مدارش چرخ گردان را
 فرود گرچه سعادت چو مهر میزان را
 که مهر بر دیش برگرفت میزان را
 اصول فلسفه دانشوران یونان را
 نوازه ز نوایش رسید لغمان را
 فتان خون بگریدل او بد نشان را

براه صحن چمن سبزه لنگشان آمد
 ستاره جمله امیران پاستے تخت چمن
 شقائق و سخن و جعفری و نافرمان
 گل هزاره و صد برگ صدف نازدگر
 شکفت بازم و گفتم که طرفه انجمن است
 مگر ز انجمن انجسم فرو زنده
 بهار گفت بمن این گل و گز شکفت
 متاع رونق بزم چمن که از شوقش
 کرشمه ایست ز بزنی که خود سپهر بریں
 بهار عالم جاں بزم جشن سالگوه
 خجسته بزم شب جم حشم که در دورش
 نظام ملک دکن شهریار آصف جاہ
 خدا یگان سلاطین که است مانند او
 ز ہے سپهر معالی که در صف نیلش
 سپهر قصر و شریا محل قمر منزل
 گزشته است ز افناک رفعت شانیش
 خجسته کوکب بختش باہ میلادش
 و دہ بغیر ترا ز د و نیک بد سجد
 بروز گار مہر دانیش ز بیخ افتاد
 نیم حکمت حقیقت که خوان الوان است
 نشاند غیرت جو دوش سجاک بحر محیط

ز وجود دست که تحصیل صلحش داند
 بر وزیر یاد چو احسان خود اسات غیر
 مکارش بر عیال دولت ست عمیم
 یک بصورت تمیز میراں دعوی
 بلغ عامه بزیم سرور سال گره
 بلائے شاه بچشم که سحر ابر بہار
 قدوم بادشہ مہرباں بہ مجلس عام
 زبان حال رعایا شہ شاد مندا آمد
 ہر سمع آں کہ ادایش بطرز خاص آمد
 ز مصروفیت صاحب جلال جاں افزا
 گزرفتا دیبا لیں کہ در عین حزیں
 رسید روح روانی کہ زندہ شد امید
 ملول غمزدہ را بہ کلبشہ اعز ال
 الم کشیدہ سی روزہ یافت بر لبم
 بہ تیرہ منزل موصیفاً وسے آورد
 بجائے ذرہ قیاب خستہ خاک آلا
 زمین طالع روشن بہ تیرہ منزل شب
 ز نعت تشنہ نقیدہ کام تفتہ چگر
 چہنیش آمد فز ہر در کنار کشید
 سحاب بچہ روان آمد و بہ قطرہ زون
 دہان او کہ پڑا آب بود پرورد شد

کہ کہ خواستہ تحصیل حاصل کماں را
 بنجامش نبود جز دو کار نیماں را
 چہ بانہال و گیاہ و گل ست بلبل را
 بود دلیل کہ بس آید ست بر ہاں را
 نہا و عام رعایا قدم سلطان را
 رسید قطرہ زمان آب اوتیاں را
 فزون ز محفل خاصاں و خاصاں را
 سپاس گوئے قدم خدیو گیماں را
 صلحت عالم بگویم گوش یاراں را
 بجلوہ ساختہ رویش سواد کفاں را
 مسیح چارہ گر جان ناتواناں را
 تن ضعیف و نحیف و فسرہ پشماں را
 رسید عید مسرت فزلے گیماں را
 ہلال عید نشاط آورد دل جاں را
 مگر قبول ضیافت شدہ سیماں را
 نزول جاہ و جلال ست فخر تراں را
 قدم فین لزوم ست باہ تاباں را
 رسیدہ تالپ خود یافت بجہاں را
 چوہن لقطہ بے آب سخت عال را
 رساند آب گرم گشت نہر دجان را
 چو یافت تشنہ صدف آب پشماں را

گھنڈ سائیہ از خاک برگرفت کہ بود
 بہار آمد و از بر تازہ کارے کرد
 بدوش باد صبا گل در آیشاں آمد
 زیبے سپاس گزار و خنے سپاس پزیر
 غمی ز طول سخن باد عاتے شد پزیر
 ہمیشہ تا بہ فلک بزم ثابت و سیار
 خجستہ بزم بود از نظام آصف جاہ
 سر سے بہ شہتم تک آب مہر تاباں را
 نہاں ساختہ اختر وہ بلوغ و بہاں را
 نحو اند کو چمن بلبل شہنشاں را
 کہ باب آمدہ ہر یک سپاس شایان را
 کہ نسبت تاباں زین بیت طبع شایان را
 بود ز خسرو و بخت خجستہ دوراں را
 سپہر و مہر و زمین و زمان گویاں را

ترجیح بند

در تہنیت سالگرہ

الہی تا رسالت فخر باشد نوع انبیاں را
 الہی تا بود فریضہ رسول خاتم رسولان را
 الہی تا بود وحی منزل و صف قرآن را
 الہی تا بقراءت سنی چارم ستیزان را
 الہی تا بود تصدیق اصل ارکان ایمان را
 الہی تا نماز آمد عباد دین مسلمان را
 الہی تا زکات زر بود حقا نصایبان را
 الہی تا طواف کعبہ باشد حج گزاران را
 الہی تا بود سی روزہ مقرون چارگان را
 الہی تا مبارک سنی چارم ستیزان را
 الہی تا مبارک سنی چارم ستیزان را

مبارک باد یارب سنی چارم سال سلطان را

نظام الملک آصف جاہ محبوب علیخان را

چو در دنیا رسول رحمت للعلین آمد
 فیض عشرہ کامل ز اصحاب کرام او
 زین ازواج پاک چار و شتر آفاق تتر
 نام یازدہ از آل پیغمبر کہ ہر فردش
 فراوان فرخندہ عالم دنیا و دین آمد
 لوئے دولت اسلام فیروز می آید
 ظہور خیر و عین ذات ختم المرسلین آمد
 چو طوبیہ رسیدن بودہ چو روز اولیہ آمد

الهی تان زمین آفتاب و محمد مرسل مبارک این چهار وی بحال مؤمنین آمد

مبارک باو یارب سی و چهارم سال سلطان را

نظام الملک آصف جاہ محبوب علی خاں را

مبارک تا بود نوروز رنگ افزو زیہاں مبارک تا بود بیج حل خرنشید خشاں را

مبارک در شتریا تا بود بہر قم منزل مبارک تا بخوشہ شیر باشد چرخ گرداں را

مبارک تا بہر حوت تا قاص فلک آمد مبارک تا ز بہرام فلک صبی دست راں را

مبارک سعد اکبر تا بود در خانہ سرطاں مبارک تا شمار و نخل اکبر بیج میناں را

مبارک تا بہت ہفت منزل ہفت اختر مبارک تا بود ایں سی و چار اختر شناساں را

مبارک باو یارب سی و چارم سال سلطان را

نظام الملک آصف جاہ محبوب علی خاں را

در ازلنگی کہ نقاشی بر پیش کردگار آمد عقول عشرہ نقوش اولیش در شمار آمد

دگر آں جو بہر از مذہ نفس ناطقہ کورا حواس عشرہ در ادراک جزئی دستیار آمد

پیش آں جو بہر قابل کہ میخوانی بہر تلاش بہر دو صورت جسمی نوعی سارگار آمد

سہ پس جسم طبیعی کیس بہر جوہر کہ در تعویض پس ایں جملہ نہ نفس عرض برے کار آمد

الہی تا جان نفس آفاق را ز اول ہمایون و مبارک ایں ہمہ سی و چار آمد

مبارک باو یارب سی و چارم سال سلطان را

نظام الملک آصف جاہ محبوب علی خاں را

بود تا عالم اجسام را اجزائے جهانی ز نہ افلاک گردان ز ہفت اختر گردونی

دگر اسرار ہما صرکات آتش خاک با دشتی پس آں چار کیفیت کہ شد با چار از زنی

موالیہ شلکہ کا تدابیر ترکیب چار عنصر جمادات و نباتات ہمہ انواع حیوانی

پیش آں ہفت علم کی شد در حکم ہفت اختر چہ علم دکن و حکم محبوب علی خانی

عقیقی تا هست ز بس می چهار شاخه بشمرم نظام عالم اجسام از تقدیر یزدانی
 مبارک باد یارب سی و چارم سال سلطان را
 نظام الملک آصف جاه محبوب علی خاں را

قصیده

در تهنیت سالگره اعلیٰ حضرت حضور پر نور خلد الله ملکه

که آب سال بفرودن آب سال رسید	بیا که در دکن آن فصل برشکال رسید
اگر نه روضه عقیقی در اغقیال رسید	اگر نه گلشن دیناست سرزمین دکن
چرا شمال بهر شام از شمال رسید	چرا نسیم ز فردوس هر سحر آمد
باغ و رازغ نصارت چو بر کمال رسید	دکن شدنت بهشت برین نام و کمال
ز شرق رخت سفر بسته چون شمال رسید	صبا بشوق تماشائی باغ و بتانش
سحاب مشک بدوش و بد شمال رسید	بشست شوی رخس باغ طشتی خوش آمد
بسنز کردن ایام برشکال رسید	گزشت سال سیاه و سحاب سرخ و سپید
خوش است گریه که از بهر خنده فال رسید	گر گسیت ابر بهاری باغ شد خندان
صبا چون کیمت یوسف خجسته فال رسید	سحاب اشک فتانده چو دیده یعقوب
کز آب آتش گلشن باشتعال رسید	سحاب معجزه آگینت بر خلاف خلیل
زره ز باد چو بر موج زلال رسید	ملاح آب رسیدست صنعت اود
سند طراوت او تا باه و سال رسید	ز لبکه ابر شب و روز مهفته بار آمد
نه شد سفید سیاهی که از لیاک رسید	به پیش ابر سیاه پس سپیده صبح
هوا کشتاد رگ ابر کا عدال رسید	سحاب بود چو مستقی به نشتر برق

صاحب چون زین هند و سبکو که بر سر داشت
 ز دوش ابر چو افتاد از گرانباری
 چنان فرود بهر جدول آب بر مهل
 چو آب خضر بظلمات آب ابر سیاه
 چو صبر در دل عاشق چو آب ز غزال
 ز فیض بارش باران چو رند تر دامن
 چنان رطوبت باران باو تعدی است
 چمن بدوش کند ز ابر خشک بارانی
 ازین که با دو چو باد میخ جان بختناست
 نبات را به تن مرده روح تازه میدهد
 ز کارگاه بهاران قماش گلین باغ
 بکشید ز ابر سیاه بالا پوشش
 چنان خشک تر آمد ظهور نشو و نما
 بر آمد از قفس خاک طوطی سبزه
 قوسه نامیه از بس که سخت کار آمد
 صاحب زعد و چین خلد و صور اسر فل
 فغان زعد ز هر باب بود و کنون
 همه نهال ز آب سینده سبز آمد
 بروی نوگین خوابیده آب چو صاحب
 شد از نجوم پر انوار خیره راسه حکیم
 چنان شمیم زینل شد صفت عنبر بار

خشکست زعد گوهری برین مقال رسید
 هلال نیز ز مشکش با نهال رسید
 که در جد اول تقویم پار سال رسید
 حیات بخش گیاه و گل نهال رسید
 نماید و کف ابر آنچه از زلال رسید
 به خشک دامن ز یاد هم هلال رسید
 که ز به خشک ریانی با عدال رسید
 که تر شد دست چو باران با بقال رسید
 از نیکه آب چو آب خضر زلال رسید
 نهال سبزه خضر وارد بر سال رسید
 بسرخ کرته شبنم زینر شال رسید
 که ز پر پوشش خود از سبزه نهال رسید
 که برگ و بار بار شاخ سر غزال رسید
 ز کو سهار چو زاغ تدر و بال رسید
 رسید میوه همانم که بر نهال رسید
 که هر دو میوه نوزد جوانه سال رسید
 رباب زعد هم ناله از چه حال رسید
 تمام سبزه ز ابر سیاه نهال رسید
 سبک تر خواب گلن صفتین حال رسید
 که کنگشال زینا بانس در خیال رسید
 که نافه خوں شد و خوں دل غزال رسید

شمالی ز شجر کہ از نساں رسید
 زد دست ابر بہاری با خنکال رسید
 زا برگرہ پے رشتہ لال رسید
 فشانہ ہرچہ ز دریا بہ بیتال رسید
 کہ در پیش ز دادار بہمال رسید
 کہ ملک جاہ پوی از ملک تعال رسید
 دماغ ملک دکن را ازین شمال رسید
 کہ در فرغ غبہ از شعری شمال رسید
 ہر پنج بود بہ ماضی تو جمال رسید
 مگر فرشتہ تو اندین خصال رسید
 کجا بہ مصر غریبے میں جمال رسید
 ترخ پدید ترا از رہ جمال رسید
 کہ در درون لہب علی آمل رسید
 کہ شد محبت و محبوبی از کمال رسید
 بزنگ مستتر و بارز اقبال رسید
 ردان شگفت چو پوئے تو در خیال رسید
 بشام و صبح و شب روز ماہ اول رسید
 کف تو گفت کہ اینک شمال مال رسید
 ز سبیت تو ترچہ پور زال رسید
 بخیل تو چو کپتین کہ تو ال رسید
 ترا از لطف خداوند در کمال رسید

بود زین گلستان بگونہ بگونہ شجر
 کشید در نجوم پنج شب برشتہ صبح
 ہوا گست ہمہ دستماے مرواید
 چناں کہ دست گہر بار شاہ در یاد دل
 خدا نگان سلاطین خدیو داد گرائے
 نظام ملک دکن شہر یار آصف جاہ
 جنوب رشک شمال آمد از شامل تو
 رسیدین دکن شعری میسانی را
 تو آل نجمتہ خلف بودہ کز اسلافت
 خضائل تو نبودست حد ہیج بشر
 تو یوسف دگری ورنہ یوسف کنعاں
 پییدی کہ سیاہی بر آفتاب دست
 تو سرخ روی ازانی بزنگ لاد آں
 بدہر کمیت نظیرت با شتی علی
 دلت بخلق و بجالی ضمیر متصلست
 زباں کید چو نام تو بر لبساں آمد
 ما تر تو چو سیارہا بساں حسیل
 طمع کہ از غم مال و منال می نالید
 ز شوکت تو فریدوں ہند بلاق شکوہ
 بقدر جاہ بلندت رسید کے گاوش
 چیں جلالت شان چناں جلیل شکوہ

ز بخت و تخت بلند تو دام ظلمها
 دو جو بہرست زد دیا و تیغ و توت را
 مکارم تو ز دلہائے خلق پاک بہ برد
 بہاں ناطق و صامت چنان کرم کردی
 ز سیم خام و ز رنجہ آتش بدل کردی
 گدا ز جو د تو از زندہ چوں گہر آمد
 زدست را و تو جو بہر نعت گریہ بہ تیغ
 بقرض نان مہ و مہر بہ صبا و مسا
 محاسبانہ شدہ از کعب تو مال مال
 صریح کلک تو آمد بگوش جبر و صم
 حرام از ہمہ آمد و لے کرامت بہت
 سواد خانہ صورت طراز مشکینت
 چکد ز کلک سیاہت نکات خشنندہ
 سواد روئے زرافشان او کند روشن
 عطار داز قلم تیرہ ات سواد گرفت
 بخط خانہ خورشید بر بیا من سحر
 زمین شعرو سخن مردہ بود و از نصیحت
 عروس شعرو شاہکی دولت شاہ
 گو کہ جو رہتی ست یا پری تماش
 نہ در بہر ات علی شیر کرد بہر مفتش
 نہ بہت حلقہ سنجاب بر قدش بہر
 نجنگلی پئے غل ہا بقال رسید
 بدوست و دشمنت از صلح و جدال رسید
 کہ دور تیکہ ز ظلم سیاہ سال رسید
 کہ لال ناطق و ناطق بشکر لال رسید
 بدل ز قحط اگر ملک را طلال رسید
 گہر زدست تو از زان ترا ز سال رسید
 بگوش و گردن بدخواہ در قبال رسید
 پھر بہر سرخوانت چو تو شہ سال رسید
 چنان بقاعدہ مال و مال مال رسید
 شناس منق تو بچوبان لال رسید
 کہ سحر از قلم مغفرت حلال رسید
 بر دے شاہد منی چو خط و خال رسید
 چنانکہ زابریہ عفتدہ لال رسید
 کہ رشتہ قلمت بر رخ لب سال رسید
 قمر زائے منیر تو بہر کمال رسید
 سواد نسخہ رایت بانقار رسید
 بہ رنگ نذہ بر یغان آب سال رسید
 بچشم شکل و شمائل پری مثال رسید
 پری و حور و نواہد بدیں دلال رسید
 نہ از لہام سرشن بلوس مثال رسید
 نہ در پایازی محمودش این جلال رسید

نکرد دولت فیروز غازه رویش
 تبارک الله ازین جم نظام آصف جاه
 زآبداری معنی و آبیاری کلک
 ضمیر پس نگر و لکے پیش بین ترا
 محال آمده ممکن ز فیض ایجابت
 چنان زیتغ تو جسم عدو شدت دینم
 بریده است عرض راحمت از جوهر
 ز بید برگ تو لرزاں چو برگ بید آمد
 برنج زنده چو ماند بمرده می ماند
 عدو اگر چه نه بنجیده بود موز دل شد
 کجا رسد بتوا فراسیای رؤس تن
 سبک عنان اهل شد گراں کای اجل
 عدو فکند سر خود که حجت قاطع
 ز ضرب تیغ تو جو زاد و پیکر افتادست
 ز سهم گرز تو گاد فلک حمل افکند
 بر آفتاب تب لرزه از تو در خاور
 فضای چرخ سان ترا محالی برق
 رکاب خورش ترا ماه و آفتاب کشند
 ز نیزه تو سماک اغزل آمده ریح
 به کاخ جاه تو قصر زل چنان کوتاه
 ز مهرتست که بر همین میمنت دارد

نه بر مضه بهرام از جمال رسید
 بزین قامت رخسار زلف خال رسید
 زمین شعر تو پرازد گل و نهال رسید
 خبر ز ماضی و از حال از ماں رسید
 ز انشاع تو ممکن بصد محال رسید
 که صورتش ز هیولے بالفضل رسید
 عرض اگر چه ز جوهر با اتصال رسید
 عدو ز زندگی خویشش رو بال رسید
 برنج زنده نه بینی بزشت حال رسید
 ز خجرت چو به تقطیع در قتال رسید
 که پوز زال به پشت چو پیر زال رسید
 چو خورش غم تو در رزم بدنگال رسید
 نسام تیز تو بر دعوی قتال رسید
 که شیر چرخ به پیش تو چون شغال رسید
 سهام تو س ترا در انصال رسید
 بقطب سکتہ زیم تو در شمال رسید
 بساط خاک سمند ترا مجال رسید
 سم سمند ترا نعل از هلال رسید
 ز قمر تو شرف مهر را و بال رسید
 که صدر صفه او در صف فعال رسید
 ز قمرتست که خورشید را زوال رسید

بارگاہِ رفیعت کہ کوس اوجین دست
 ز اوجِ رفیعی بہ پستی نہاد و نازل شد
 بلوحِ فکر تو محفوظ یک تسلّم آمد
 ز انکسافِ زوال و وبالِ مہر سپہر
 ز اتخاف و محاق و کلف بہ ماہِ فلک
 کجا رسیدید و در سپہر مہر زراہ
 زمیں بنا ز کہ صدرِ زحل محل آمد
 فلک برقص ز دور مگر کہ سال گرہ
 نمود منطقہٴ خویش رشتہٴ سالش
 وان یکا دپئے سال حال باید خواند
 غمی خموش چمن از تو فانیست
 ز دل برلئے و عادت بست لب کبنا
 شہا سپہرِ خبا با ترا مبارک باد
 بود مبارک و مسعود و مہینت آمود
 بطولِ عمر تو پیوستہ باد عرض جیات
 خجستہ باد بتو جہنہائے سال گرہ
 عقود رشتہٴ عمرت ز کلمکنان و نجوم
 شتاگر تو سعی جگش ز ماں کیسہ پرست
 کنا دتینت جشن شاہِ ناگویند

شہا تاقب رخشہ چون دوال رسید
 بافتاب چو از امر تو نزال رسید
 ہر انچہ لم یزل و ہر چہ لایزال رسید
 چساں شبیہ برائے تو در خیال رسید
 چگونہ روئے نکوئے ترا مثال رسید
 چنانکہ ز ہرود عہد تو بے زوال رسید
 زمانہٴ شاد کہ شاہِ فلک محال رسید
 برائے جشنِ شہِ مشتری نصال رسید
 ز نقطہٴ حملش عقدہٴ حسب حال رسید
 کہ فرخی و فراخی بحال سال رسید
 زمین شعر ز ایلا پائے مال رسید
 کہ وقت تہنیت جشنِ نیک فال رسید
 سرتے کہ پس سی و پنج سال رسید
 نشاط جشن کہ بر عین عید دال رسید
 چو طولِ جسم کہ عرض بالصال رسید
 مدام تاگرہ رشتہٴ بہر سال رسید
 زیاد یاد و نہ چنداں کہ در خیال رسید
 چہ مال آنچه کہ در دامن کمال رسید
 تو نگری پیل آمد نہ آں بال رسید

قصیدہ

در تہنیت سالگرہ ہمایوں علی حضرت خلد اللہ ملکہ،

باز در قالب بے جان جہان جان آمد	باز در قالب بے جان جہان جان آمد
باز ایام سرور و طرب آغاز نناد	باز ایام سرور و طرب آغاز نناد
باز غم را ز مسرت رہے افاد بدل	باز غم را ز مسرت رہے افاد بدل
باز تیرہ شبِ غم رخت ز عالم برداشت	باز تیرہ شبِ غم رخت ز عالم برداشت
باز بر گلبن امید گل تازہ دید	باز بر گلبن امید گل تازہ دید
باز در خندہ زمیں آمدہ از لالہ و گل	باز در خندہ زمیں آمدہ از لالہ و گل
باز بگفت بہار چہستانِ جہاں	باز بگفت بہار چہستانِ جہاں
باز قمری بسیر سر و فوائے عشاق	باز قمری بسیر سر و فوائے عشاق
باز براج حصول اختر امید دید	باز براج حصول اختر امید دید
باز در طالع تیرست عیان سہم آغیب	باز در طالع تیرست عیان سہم آغیب
باز در جوت پئے زہرہ قرآن ہیست	باز در جوت پئے زہرہ قرآن ہیست
باز شدہ عطر نشان صندل صبح نور روز	باز شدہ عطر نشان صندل صبح نور روز
باز ناساختہ کا نور سحر آمد و شام	باز ناساختہ کا نور سحر آمد و شام
باز آن ماہ نشاط آور طبع و خاطر	باز آن ماہ نشاط آور طبع و خاطر
بلند آمد مہ میلاد حضور پر نور	بلند آمد مہ میلاد حضور پر نور
میر محبوب علیخان کہ بخت شاہی	میر محبوب علیخان کہ بخت شاہی
آن نظام دکن و اصف دوران کردے	آن نظام دکن و اصف دوران کردے
باز در جان جہاں ذوق ہیجان آمد	
باز دور الم درنج پسا پان آمد	
باز اندوہ ز شادی ہمہ با جان آمد	
باز روشن سحر عیش نمیاں آمد	
باز در باغ اہل فصل بہار ان آمد	
باز در گریہ زدن ابر ز بار ان آمد	
باز بلبل بہوائے گل خندان آمد	
راہت سر کردہ باہنگ صفا ہاں آمد	
باز در شیب عدم طالع حرماں آمد	
باز بر جبین بناہید بسر طان آمد	
باز در برج محل مہر در خشان آمد	
باز مشک شب گل عالیہ باران آمد	
باز ناسوختہ عودی ست کہ سوزاں آمد	
باز آن سال فرح نخبش دل و جان آمد	
باز سال گرہ اصف دوران آمد	
نام او تاج لوک افسر شاہان آمد	
روئی گیتی و آرائیتی گیاں آمد	

جم ختم خسرو دوران کہ تاج و بیگیں
 از عطاے تو پر آب است دہان دریا
 تا ز خاکِ قدمت آیدش آبے در دست
 ابرخشد اگر آب زد ریاسہل است
 موج باشد ز کف لعلہ بروے دریا
 از عطاے تو کہ باران گرمی بارد
 آب رودیدہ شد از دست تو بحر عمال
 خیرہ از روی دل افزود تو چشم خورشید
 سرو شد از عنق شرم قدرت پادریگل
 بہر خلق تو ز گیتی ہمہ ذکر احسن
 سبز شد از تو سپید و سیل و نہار
 گرد و نار شد جان داشت ز سمت چہ
 سال خوردہ شد از رائے تو تقویم سپہ
 شمع افزود ز شبتان جمال تو مہر
 یک کمان از تو ترک فلک آمد از قوس
 ہم کمر بستہ ات از منطقہ آمد جوزا
 ہم ترا قاضی خرچ آمدہ صدی اعلیٰ
 شاہ بر جہیں ششم از پیے این ساگرہ
 جذبہ سال نکو فال کہ از مقدم آن
 ہمہ را دیدہ پر نور و دل مسرور است
 نکتہ تازہ شیریں بزم کز ذوقش

طاق گشتہ بہ جہاں جفت سیلماں آمد
 وز کف را و تو خون در بگرگان آمد
 پاز سر کردہ براہت در غلطان آمد
 دست از کیمیہ خود چون گہر نشان آمد
 لعل پیکانے زدنت بدل کان آمد
 گوہر آں قدر گران گشت کز ازل آمد
 خاک بر سر ز کف کان بد نشان آمد
 تیرہ از روی خوشت چہنمہ حیوان آمد
 گل ز رشک رخ تو چاک گریبان آمد
 وز کف بہرہ گیتی ہمہ احسان آمد
 کہ سپید و سیہ را جود تو یکساں آمد
 رشتہ عمر عدو رشتہ بیجاں آمد
 گاؤ خورد دست اگر دفر دوران آمد
 پردہ دار در ایوان تو کیوان آمد
 یک علم دار تو خورشید و رخشاں آمد
 ہم عطا سنج تو تاہید زمینان آمد
 ہم دبیر فلکت صاحب یوان آمد
 کوکب پیش رس صبح بہ سال آمد
 بدہن خندہ بدل عیش بہ تن جان آمد
 ہمہ را طبع خوشش خاطر شاداں آمد
 آب اندر دہن طبع سخن داناں آمد

کہ پئے سال گرہ رسم بود از اول
 لاجرم ز آخر سال دگرہ از رے محل
 در ہمہ سال دو ماہی بود از نام بیج
 اول آمد پئے محبوب فعلئے و در جہاں
 وہ وود آمدہ اعداد عدد از رے بگر
 پس نہ وود شدہ میلاد ختام میل
 نصف آن شش پئے میلاد نظام سادس
 خسروادیر بانی کہ نگہداشتہ
 ز انتظامت در منظوم بود نظم سخن
 بہ شمار تو عینی گوہر شہوار مدیح
 نظم من عمدہ منظوم مناسبت نظام
 گر قبول توفیق دور بتا شد کہ گہ
 خاصہ رخشندہ در نظم کہ از گوہر پاک
 زانکہ این جوہر از زندہ کہ جنس عالیست
 این عقیتے ست بعد خون جگر برود
 لعل یک قطرہ خون ست فرو بہ نجاک
 نظم جان آمد و در جان جہاں است بیجا
 زان براہ طلسمش صد چو منی را بینی
 تا بود رخشندہ دورات فلک مردم
 گرہ رخشندہ عمرت بطولوح مہ و مہر

کاخ سال گرہ از پئے حساب آمد
 سی و پنجسم عدد سال نمایاں آمد
 کاں بمیلاد و دو محبوب نیرداں آمد
 آخر تر در طرف آصف دوران آمد
 حد یعنی طرف و خاتم و پایاں آمد
 کو عدد خاتمہ و ختم رسولاں آمد
 شاہ جم مرتبہ محبوب علی خاں آمد
 رخشندہ نظم کہ شایاں پئے شاہاں آمد
 زان نظام و کنت نام بہ برہاں آمد
 کرد در رخشندہ کاں رخشندہ رگہاں آمد
 نے بود عقد ثریا کہ پریشاں آمد
 بہر اقبال شہاں لایق و شایاں آمد
 ذرۃ التاج پئے حضرت قرآن آمد
 از بر عرش بدل بردن شاہاں آمد
 نے عقیق جگری کردل ہر کاں آمد
 دین و صد خون جگر نختہ در جاں آمد
 مردہ خون نیست کہ لعل درد در محل آمد
 کہ عینی بودہ در خیل گدایاں آمد
 تا کہ نور و زور این رخشندہ گرہاں آمد
 باداں نقطہ مشرق کہ ہزاراں آمد

قصیده

در تهنیت سالگرم مبارک اعلیٰ حضرت حضور پر نور

ایا فدیو جهان و خدا یگان نشتر
 تویی که کاتب سرد قدر قضا و قدر
 تویی که خانه قدرت بد فتر نکوی
 تویی خدیو ثریا علم سپهر سر بر
 باشگر تو سماک سپهر چون راح
 بر زمگاه تو بهرام گترینه سوا
 بد فتر تو پی مشتری قضاے امور
 به تخت همچو سپهری به بخت چون ناهید
 به نیزه تو سماک و بمنطقه جوزا
 بر آسمان نکوئی مه چهار ده
 شد از جلال تو مهر فلک اسیر زول
 سپهر و طبع تو یک مرکز و دگر پر کار
 حیطم کعبه قدر تو گنبد و دوار
 بلند پایه قدرت ز اوج نه طارم
 نه از اطابت طبعت زمانه رست گیر
 سبک عنان تو دیده فلک گزید سپهر
 یگانگه که در پیشش جهت بود رایت

ایا قباد قدر جم چشم فریدون فر
 نوشت از پیئے امرت که با قضاست قدر
 نگار بست ز نام تو بر سر دفتر
 شش ستاره چشم ماه چتر و مهر انسر
 بموکب تو دو سپهر طلائی لشکر
 به بزنگاه تو ز سپهر کیند دنیا گر
 بحکم تو عطار دم محافظ دفتر
 برای ر است چو تیر و بر و نکو چو تیر
 بر رخ ماه منیری به تیغ مهر انور
 به برج طالع فرخنده تو سعدا کبر
 شد از جمال تو ماه فلک ز شهر بدر
 زمان و رایت تو یک منطقه دگر مجول
 حریم کوشک جاه تو ساحت اغبر
 بزیر سایه لطف تو کوشک ششدر
 نه از اطاعت امرت سپهر است گزر
 گران کاب تو آمد زمین گرفت مقرر
 مدار گردش نه آسمان و بهفت اختر

ز ضرب نیزه خلی تو سماک اغزل .
 ستاره رست رضا جویت ماروسیر
 دو پیکری ست بعالم شنشده و بهرام
 نفاذ حکم تو مبرم بود برنگ قضا
 ز نخت اسیر تو قدرت بز نرمت و نحت
 قوی سپهر که هر کس زیر گردش دست
 بلند نعره فتح قریب شد ز فلک
 دما دم ست صدای قدم از کوست
 اجل ز کوب نخت و سر عد و سازد
 فروغ دیده عقلی فراغ خاطر فکر
 به پیش راستی ز زینت که عقل فعال
 یگانہ جوهر جسمی و نوع تو عالی ست
 خدیو جو جم شمشیر آصف جاہ
 نظام ملک ازانی که گوهر پاکت
 کریم طبع ترا هر دم بود بندہ
 زہے سخایتو با هر کس چه شہ چه گدا
 زہے عظام تو در هر کس چه پر چه پستی
 زہے دقالتو در هر دے چه خستہ چه شاد
 زہے دما تو در دہمہ چه شیخ چه شاد
 ز آستین تو بزلے بود عقول لال
 بغض ابرو پیری بیدل جسم محیط

ز خط کلک سیاه تو تیر چرخ ابتر
 سپهر است وفاق تو مرکز و محور
 یکی ست پیکر جوزا و پیکرت به کمر
 قصائے امر تو حکم بود مثال قدر
 بہار روضہ خضر او گنبد بد اخضر
 به پیش حرکت گلکشیدست زیر وزبر
 چو خواند آئیہ نصر من اللہست خنجر
 مباد کا وقت از پایے گنبد بیدر
 بدفع چشم ز تیغ سپند در نجر
 صفائی سینہ علمی جمال روئے ہنر
 چو نمہ متحیر بود عقول عشر
 کہ سا فلند ز جنست عقول در جوہر
 نظام ملکی و فرخ فرد و فرشتہ میر
 بود ز رشتہ نظم فرید گنج مشک
 غیلم لطف ترا بحر و کال بود چاکر
 زہے گنوز تو در هر مکان چه بحر چه بر
 زہے لغو تو در هر گونہ چه سیم چه زر
 زہے ہوا تو در هر دروں چه سینہ چه سر
 زہے شام تو بر هر بے چه فلک چه تر
 ز آستان تو خاکی عمیر و عنبر تر
 بطینت آب زلالی بطینت چو منظر

گفت بعالم اتصال ایر لو بار
 بدست تو چه بود بحر قطره بے آب
 بعد جمل اساکس تو قنہ از سر خود
 برو شگفتہ بہاری ہو شمیم بہشت
 ز رنگ لعل تو آتش فدا و ریاقوت
 حلیم بچو ز منی صفا چو آب حیات
 بگاہ تو میان ملک ہفت تسلیم
 فصلت طبع لطیف چو سخن با بہشت
 خصائل تو ز بہت حدیقہ ریحاں
 شام بہت ز خویت شمیم نوروزی
 بود ز قہر تو ذرہ بقامت خرشید
 بخردی تو و لقا طاعن و باقل
 تنائے تست لہائے یک جان ظاہر
 جمال ملت و ملکی کمال دانش و دین
 امام دین مبینی نظام دولت و ملک
 قوی ست پشت تو زین و کدہ و تیارگی
 بذات پاک تو باشد کہ جاودانی
 فرودہ رتبہ خطبہ ز نام ولایت
 صریح کلک سیاہت بزم در زم بود
 سواد نامہ کلکت ہزار بار بہت
 نقوش ملک تے در دیدہ اولی الالباب

قدرت بگلشن اقبال نخل بار آور
 برائے تو چه بود مہر ذرہ احقر
 نمادہ بہت کلاہ و کشادہ است کمر
 بخوئے مشک تباری نخل غنبر تر
 ز غیرت سخت غرق آب شد گوہر
 سبک چو باد بہشتی لطیف چوں آدہ
 چو در میانہ اعراض سمک جوہر
 صفائی طینت پاکت چو چشمہ کوثر
 شامل تو ز نکت شامہ عنبر
 نظارہ بہت ز دیت نصارت منظر
 بود ز فیض تو قطرہ بہ قیمت گوہر
 بردی تو و حاکم عجیب و جعفر
 دہلے سمت بدلہائے علمے مضمر
 زوال کفر و نفاق و بال فتنہ و شر
 عصام خلق جہانی توام فتح و ظفر
 ز بازوئی اسد اللہ حیدر صفدر
 پناہ ملت اسلام و شرع پیغمبر
 بلند گشت ز پائے تو پایہ منبر
 صدائے نالہ تیر و نوائے نعمت تر
 ز جام جم کہ نثار و ز خط جو راثر
 فروغ دیدہ بیش چراغ چشم نظر

شب بے بات بود میدهد ز خیر خبر
 بود سمند چو پیل و پلنگ و شیر بر
 ننگ ارباب بحر و پلنگ مار به بر
 بهت همچو درخش و بصوت چهل تنده
 بجام او ز نریاستام او از خور
 دلیل ره چو ثوابت شب و چو قمر
 همت طلعت و سمرغ بال و عمار
 که درنگ شتابی چو خاک چوں مصر
 چو بازگشت پس آید از دو گام نظر
 که باد دور تو پیوسته همچو دور
 بود مبارک و بهتر ز سال آئے دگر
 بفضل داوود دادار و خالق اکبر
 طفیل شبر و شیر سبط پیغمبر
 متن زیم چو نخل کمن بر ز تبر
 که شعر او بهد بخت شود نوشته ز بر

سواد کلک کای کال سر نوشت پشانی
 بزیر این شہ کامران بروز و عشا
 عقاب ارباب و شمال دار بجاک
 بقامت ابر محیط و بپویہ بارانی
 سمش زماہ نو داخورشش کاکشان
 جہاں نور دو چو افلاک گردان چوں تیر
 عقاب منظر و طاؤس قصہ ککختم
 دم صعود و نزول ست همچو آتش و آب
 رود بپویہ بیک گام تا بسد نگاه
 سپہر نزلت آفتاب سیما یا
 نجمتہ سی و ششم سال بہر سالگرہ
 ہزار سال ازین بہتر مبارک باد
 طفیل احمد مختار و چار یار کرام
 دل عدو ز نہیبست بود جو بید ز باد
 عنی ست داعی اقبال دولت تو ست

قصیدہ

در تنگت سالگرہ مبارک حضور پر نور خلد اللہ ملکہ و سلطانہ

از بیک وحی ہواست خاستن ز سر گرفت
 سر ز رفت خواب بیرون کرد و رفت از بر گرفت

چوں عروس صبح از خواب گراں سرور گرفت
 همچو گل کز جامہ کھد برگ خیزد با داد

از سروتن چون قبائ لاله احرر گرفت
 خاطر از گلگدنه سرخ شفق هم بر گرفت
 جامه ساده سپید از مهر خورد بر گرفت
 همچو محرم دل ز رنگ احمرو اصغر گرفت
 دامن جامه خورشید چون چادر گرفت
 گاه تن زرب سپید از نور خورد رنور گرفت
 که خمار تابدار تافت بر سر گرفت
 و ز گل ممتاب چون شبود ماغی در گرفت
 پر توش در بحر و بر افتاد خشک تر گرفت
 و از زمین تا آسمان ز نور چون تیر گرفت
 طالع گیتی سادات از خوش کبیر گرفت
 لاله انوار او در گنبد انخضر گرفت
 کام تلخ از خنده پر شور در شکر گرفت
 کاکل او مغزبان و درغ در غنبر گرفت
 پر توش افتاد در آفاق دستار گرفت
 چسبیت تا بلعت ز ترنم زرد زبور گرفت
 از پشه ترنم علی بست و حلل در بر گرفت
 و از میه کامل مرصع تبت بر سر گرفت
 مقله سرخ شفق چون لاله احرر گرفت
 اطلس حیح نمم بر دوش چون چادر گرفت
 گوشوار از گوهر پروین زرب و فر گرفت

در عودی شب با معجز سرخ شفق
 ز زمیل و سیمه تاریک شب برداشته
 لب بس طرب شب زنده دار صبح خیز
 جو صوفی چادر تر ساد دوش انداخته
 آبی شبنم زرب دوش و سینه ساخت
 ز تن زرب سپیده حله زرب تن نمود
 بشعل شمس گانه مقنع زرتینه ساخت
 رگل خورشید زرب افزائے حبیب دوش
 بده اش عالم فروز آمد برنگ نوبهار
 بوئے پر انوار او از ماه تاهامی فروخت
 نیم عالم روشنائی یافت از دیدار او
 تو لمعان او بر ساحت غیر افتاد
 همه دلمائے نگین از رخ خندان کشتاد
 ارض او چهره کون و مکان پر نور کرد
 بوماه نیم ماه و همچو محسّر نیم روز
 تم اسے زیبا نگار ساوه و رو سبب عذار
 و زو شب بینی ز ماه و سال کیں لیلایے لیل
 بهلال آویزه میس بگوشش انداخته
 ق در گردن فگند از ناله ماه منیر
 رده زنبوری از چرخ تو ایت ز دبر و
 لکشان جلے حامل زرب صدر و سینه ساخت

گاہ چون ہندو زن آن شکلیں پرند شوخ و تنگ
 گہ ز کشتان سفید ماہتابش دامنی
 گاہ چون زنگی زن شوخ سیست از نشاط
 بر میان از منطفہ لبست ست یک زین کمر
 از دہ دو و برج یک مالای مردارید ست
 زان صور کہ منطفہ شد در جنوب در شمال
 غیر نیہ لبست برسینہ زیاقوت سیل
 گفت با من شاہد صبح صبح سیمبر
 کایں ہمہ آرایش ناپائدار و بے قرار
 خاصہ بایں چہرہ بے نور و این بے سیاہ
 گنگ باشد گرچہ سون وہ زباں در کام کرد
 کے نماید نیک در چشم و فردا پد بدل
 زیب من پایندہ و باقی بود آثار آں
 زیب من ایں بس کہ گشتم مولدِ فخر سل
 زیب من ایں بس کہ گشتم مولدِ شاہ دکن
 میر محبوب علی خاں خسرو دارائے دیں
 آل نظام الملک آصف جاہ کہ اجلال او
 آنکہ از فرمان دہاں در بادشاہی گوئے برد
 آنکہ تشریف ہی خواہاں ز سر تاپئے داد
 آنکہ از گیتی ستا ناں خواستہ ملک دسریر
 دولت او باجِ ذلت از کفِ نفور خواست

از تریا بہر تریں بر سببیں جموہر گرفت
 گاہ از سینور ظلمت برودہ بر رخ برگرفت
 عقد سین شہابش را گک متن دور گرفت
 دازنات انفس تخت سیم ساق اندر گرفت
 ہفت تیارہ پئے ترصیح آں جوہر گرفت
 بہر جوشن برد و باز وی شش انتر گرفت
 داز بعیق سخن شعری در کف انگشتر گرفت
 لیکن اول زین سخن در خذہ لعل تر گرفت
 بیش ازین نبود کہ جا در خاطر کمتر گرفت
 کے تو اندر طرف خوبی با رخ انور گرفت
 کور باشد گرچہ چشم عاریت ہمہ گرفت
 گر خضاب و سہم و غازہ برد او غور گرفت
 درازل از بہر من این زیب صورت در گرفت
 آنکہ زیب از سہ سپہر و اختر و عنقر گرفت
 آنکہ زیب از مولدش این ساحت اغبر گرفت
 آنکہ بزم و رزم از دآئین اسکندر گرفت
 سکتہ در قطب آمد لڑوہ در خور گرفت
 آنکہ از شاہان پیشیں پایہ برتر گرفت
 آنکہ تاج و تخت از شاہاں زبا تا سر گرفت
 داز سرا فرازان گردن کش سروانہ گرفت
 صولت او تاجِ غت از سر قصبہ گرفت

تخت از پاپوس اورباید پلوژ و تاج
 پایگاہی تختش از تخت سلیمان یافتہ
 نصر و دشمن گنیش کش کش کشور کشتائے
 شہ باقبال خداوندی جہاں بکشادہ است
 از جہاں بخت عالمگیر شد شاہ جہاں
 نام را بخت بلندش سکہ بر زر نشاند
 حوت بر کرسی نشاندہ فلک نقشین نگین
 یک تنہ با تیغ چون خورشید و بار خستہ چو ماہ
 فردیکاتی چہار ارکان کہ صیت سلو تن
 پور زال از صولتش در بر بزرگ پر زال
 ششمہ انصاف و عدلش کامدہ عاجز نواز
 بکنندہ کے آہنیں قصر مشید عہد او
 از نیب او تمانا در دل خاقان شکست
 از کماں تیرش پرید و خورد بر اس ذنب
 آسمان در بزم او از کوب بخت عدو
 صیت او در گوش اہل تصرہ طارم رسید
 ہجو اسکندر عجم در دست از اقبال یافت
 حلقہ در گوش جہاں چون خاتم جمشید کرد
 صد درخیزی چو دست فاتح خیبر کشاد
 تیغ تیز برق لعاش بنگام ستیز
 روئے اورا از قدر بہت اختران مرکز خست

تاج از دنازید و خود از فلک تیز گرفت
 سر بلندی تاج او از تاج اسکندر گرفت
 آگہا یک لشکری صد ہا ک صد کشور گرفت
 گر جہاں اسکندر و جمشید با لشکر گرفت
 دماز جہا گیری بسے بر اکبر و با برگرفت
 سکہ را نام بلندش در زر و زیور گرفت
 بچگین روزے کہ نام نایش جاوہر گرفت
 از سو اقدیران شام تا جاوہر گرفت
 کوشک شندر کشاد و تصرہ کنگر گرفت
 مقنع معجر جبائے جوشن و منغر گرفت
 روئے زال زار دید و روی زال زر گرفت
 گر فلکستی از قضا این طاق نہ خیر گرفت
 و از حلال او نفس در سینہ سحر گرفت
 و از کین زاع کماں سر فلک پر گرفت
 بہر چشم بد سپندے از پئے مہر گرفت
 سلو تن در ساکنان کوشک شندر گرفت
 چون سلیمان ملک جم در کف ز انگشتر گرفت
 در بروئے فتنہ ہچوں سد اسکندر گرفت
 صدہ شور و شہری چون ہمت شہر گرفت
 چون عصلے موسوی رہ بروم از در گرفت
 رلے اورا از قضا نہ آسمان محور گرفت

آسمان از دور می بوسد زمین برود گشت
 رزم از خون سرو پشت عدویش یافته
 چرخ طلسم خو است با فد جامه اش از بافته
 چون قبائے بادشاهی دوخت بر قدش سپهر
 دشمنان را تیغ او در آب چون خورشید حشر
 دست او با پنجه پر زور و تیغ جان نشان
 شیر گردوں را ز زمین زهره گردیست آب
 آب تیغش دشمنان را همچو موج از سر گزشت
 دشمنش چون تشنه گم کرده ره جوایے آب
 ابر آزاری که در افتادند در فصل بهار
 بحر از موج افتادست خفگانے بدل
 باکف زر پیش گله اجتماع زرخواست
 همت او از سخالو مار حاتم طے نمود
 خشک تراز حیرت مشرم ست ابر نو بهار
 حامی دیں آمد و ایسائے رسم شرح کرد
 نال علفاقت ها که بار آورد باور می شود
 خلق او حرفے بناف مشک تلماری نهاد
 آنکه از دستش بنای کفر و شرک از پا افتاد
 فتنه با پیشست چون مهرش پیے داد ایستاد
 از کوردیش فروغ ملت بیضا فرود
 از جمال عالم انورزش گرفت ست آفتاب

تا نزد یکان خدمت خویشین را در گرفت
 آنچه بزم از ساقی و صبا خم و ساغر گرفت
 تار و پودش را شعلع مهر و دم در خور گرفت
 دولت و اقبال بهر ابره و دستر گرفت
 تا بزانو تا کمر تا سینه و تا سر گرفت
 روز رزم از دشمنان صد خنجر و خنجر گرفت
 نسر طائر را از سمش آستے در پر گرفت
 باد تیرش در پیے شان صورت صرصر گرفت
 مرگ را تا جو شب را تیغ او در بهر گرفت
 کتربن بدلیست کردست کف او در گرفت
 تا کف گوهر فتانین کام از گوهر گرفت
 بدان پراکنده بود ششکے که لفظ زر گرفت
 زرم سحی زنده کرد و فضل جبر جبر گرفت
 سائل از دست کرمش بسکه خشک تر گرفت
 ماحی کفر آمد و از کافران کیفر گرفت
 این که نخل طبعش آب از چشمه کوثر گرفت
 خوسے خویش خرد با بر نکست عنبر گرفت
 آنکه از پامردیش اسلام زبیر فر گرفت
 الامان برخواست چون قمرش بشور و شمر گرفت
 و از ریز رایش ردای دین پیغمبر گرفت
 و از رخ رختان او تابش مه و اختر گرفت

پایتیه بالینند از پشته او منبر گرفت
 در دلش از لبیکه حب صادق و جعفر گرفت
 لعبت عینی شد و همچون بی پیکر گرفت
 چوں عروس نوشد و شکل پری بیکر گرفت
 عالم از سهم سعادت بهره او فر گرفت
 دهر در خوبی فرود و زین سرتاسر گرفت
 فیض ابر و لطف باران بسج بحر و بر گرفت
 خطه پاک دکن از مهر شهر یور گرفت
 چو ربیع اولین رونق ربیع آخر گرفت
 ملک از آئین تازه نازگی از سر گرفت
 چهره زیبای عالم رونق دیگر گرفت
 گوئی از بزم جم و جشن فریدون گرفت
 کوی و برزن زین چهل بیت تضمین گرفت
 شمعها در بزم خضر و تابش اختر گرفت
 کیسه فردا گرانی همچودی از زر گرفت
 از نفود معنوی در گنج و در گوهر گرفت
 رشته سال گره عقد سعادت و گرفت
 شش بهم در خورد عقد سی و شش در خورد گرفت
 سی و شش اشکال گرد منطقه بیکر گرفت
 آنکه اورسم الم از اهل عالم بر گرفت

سر بطاق آسمان محراب سودا از قامتش
 شد محب آل پاک و گشت محبوب علی
 جشن جم آئین ادا از غایت حسن و جمال
 سال ماه در روز و شب از جشن جمشیدی او
 بانخصوص این سال فرخ فال گرفت فیضان او
 خاصه این ماه ربیع آخر که از دیلاد شاه
 دکشا چوں باد نوروزی ست باد پر شکال
 آن نصارت ها که گیتی یافت از اردی بهشت
 همچو فرودین نشاط این ماه شهر یور فرود
 لشکر یزدان گرفتیل مقدم سال گره
 روئے دل آراست گیتی آبروئے تازه یافت
 بزم هاگشته فرودان جشنها شد ساخته
 خانه و بام ست چوں بیت العروس آراسته
 بزم جشن شه ز آئین با ملک با ما شده
 دست شه در دامن امروز از بس زرفشانند
 همچو دامان عثمانی کرد دولت او صاف شاه
 عالم را صد گره از کار بگشا دست زانکه
 شه نظام شش بود تا پنج ماه جشن شش
 آفرایز چرخ هشتم در جنوب و در شمال
 رسم جشن سی و شش باد امبارک بهر شاه

قصیدہ

در تہنیت سالگرہ مبارک اعلیٰ حضرت حضور پرہیزگار خلد اللہ ملکہ و سلطانہ

بطور تلمیح ارتجبالاً نوشتہ شد

(۱۹۳۱ھ)

لرزد و فلک از زمینش مع مالہ من شانہ	نام خدا شاہ دکن من سلطوۃ سلطانہ
میخ افتد از فلک من صولتہ شجاعتہ	کیواں ہند سر بر زمین من ارتقاع قدرہ
نفسور آمد ریزہ چین من نعمتہ فی خوانہ	قیصر بود بر دوش من احقر قدماہ
اوسا تر رکابہ او مثلتہ فرسانہ	انسجری بابہ من حبلتہ حجابہ
وہے نکویش از صفا کالبد رنی لمعانہ	راے ز زینش از ضیا کاشمشکے غم قبا
صد لبت چین و چکل کالجور من علمانہ	صد لیل لبے لو گہر کالمنتری لالانہ
مطلوبہ ہماٹے جہاں کالجبان من شجانہ	محبوب چوں ریح رواں لکناسے ابدنم
ماحی آثار قنن بالقر و فیضانہ	حامی ناموس زمن بالجند او اجلالہ
مہر شش نہ جان دل بود لکناسے ایمانہ	جہش در آب گل بود لخلق فی ایامہ
والبلخ من جیونہ و ہاشام من جیجانہ	از بحر فیض او دکن کالقدس من سلوانہ
اوبیت مک الفارس من عدل نوشتوانہ	شاداب ملک ز فیض او کابجنتہ المنخضرہ
سہر ش عیان ست از علن معنہ من عنوانہ	صورت دلیل سیرتیش و خلق لغیتی خلقہ
خرسند از و فلک دکن کالخلد من عنوانہ	خرم دلش از ملک کالنور من ریح الصبا
صدق ست در گرفتار او دلش فی برہانہ	رفق ست در رفتار او العدل فی حکماہ

از کترین افضال او من ادون احسانه
والنصن من اثماره والنخل من اغصانه
والرّیح من یحسانه والدرّ من عّمانه
والسمع من سیماه والسود من مشانه
والفتح من انصاره والنصر من اعوانه
شاهنشهری زین و امتاز عن اقربانه
و ارض لوجه المصطفی عنه وعن عثمانه
بارک الله العالم فیه و فی خلائیه
من احقر خدامه ادعی و دعا گویانیه
ادنی انک خوارانیه عبد الغسی خانیه

صدکیه لعل در دہد لکن ہذا جوہ
خرم دل او از خلف کار و رض من شہار
نازد و لیعدش با و کابل من ضرغامہ
فرخندہ صاحب عمد او عثمان من اسمائہ
والجد من اطوارہ و الجود من آثارہ
یارب بود شاہ دکن من اسع ملکہ
ز در بنا یا ہما فی عیشہ مرضیتہ
زین سی شمش سال گرہ و این بزم شہسوارا
ایں بس مائے جانفرانی حضرت رب العلا
اقصی سبی خواہانہ اعلیٰ شایخا ناہ

قصیدہ

در تینت سالگرہ علیحضرت حضور پر نور خلد اللہ ملکہ

فلک سمند و ستارہ تام و ماہ رکاب
دلت زل و تساقب منفتح الابواب
گہزدست سخاوتویافت تابش و تاب
نشانیہ ایست ز تو زور و رسم و سہراب
گر شمشہ ایست بظع تو بحر نیل و سحاب
نعمت روضے دل تو مگر محبوب صواب
روایتی ست ز رازی تو مسر عالم تاب
بدست پائے تو بوسہ زندگان و رکاب

ایا خدیو شریا جناب و مسر قباب
کفت ز بدل عطا یست معتم الازراق
ہنر ز طبع لطیف گرفت قیمت و قد
فسانہ ایست ز تو جوہ جہر و حاتم
نمونہ ایست ز دست تو قلزم و عمان
ندید رے صوابت بنجاب رے خطا
حکایتی ست ز حرف تو گوہر پر وین
بلایے فرق تو چنید ہمیشہ تاج و کلاہ

کتاب کمنہ عالم ورق ورق گشتم
 نہ مثل جو تو ریدم روایت در فصل
 زہی مہر و موماسا عزیز روح و رواں
 زہی ز شوکت جاہ و حشم تارہ پیاہ
 بود شنائے تو زیب زبان خرد بزرگ
 بہ نعمت تو جہاں را رسید قوت و قوت
 پئے دعائی تو گردن زہر در سجدہ
 بود ز فرق تو اکیل را مرا منہ رازی
 بخ ستم زدگان از تو باغ و باغ بہشت
 ہمیشہ نجی بخت عدد گستہ ہمار
 مخالف تو گئے خوار و پائمال چو خاک
 گئے بادیہ سرد رہا بود چوں باد
 بجنب رای و دلت دعوی سحر کاذب
 پہر خاشیہ ات میکشد بیزیر بغل
 رخ تو صبح فروزاں مئے ز کذب بری
 جنبیہ دار تو مہر فلک ز نقشہ ماہ
 بر یسمان مجستہ بد لو ہفت اختر
 قبائے اطلس نہ چرخ بر قدرت کو تاہ
 عیاں جلال نہ نامت چو تابش از خورشید
 بدست تست کلید خسر این ارزاق
 ضمیر پاک تو مرآت صورت الہام

گماشتم نظرے بر فصول میرا بواب
 نہ ہجو جاہ تو خواندم حکیتہ در باب
 زہی ز جوہر و کرم مالکِ قلوب رقاب
 زہی ز رفعت شان و ہم سپہر جناب
 بود دعائے تو ورد لب شیوخ و شباب
 بدولت تو منہ خلق راست دانہ و آب
 پئے بہتائے تو لہ لہال در محراب
 بود ز پئے تو اورنگ را منہ فرتاب
 دل جفا نشان داغ و داغ و داغ تاب
 ہر دم مرکب جاہش بود شکتہ رکاب
 گئے فنا دہ بسر در شیب صورت آب
 گئے ز داغ جگر سوز سینہ آتش ناب
 بحسب مئے تو ماہ فلک بد ز حساب
 مگر گرفتہ عنان تو میدد و بر کاہ
 دل تو مہر درخشاں یک بڑت و تاب
 رکاب ساز تو گردوں ز مہر عالیاہ
 پہر مزاج جاہ ترا شدہ دو لای
 دو لائے شمس و قمر برتن تو بندہ نیاب
 ننان طفیلہ بی رنگیں چوں طلسم زیر حجاب
 بود بحیب تو گنج نغود بحسب و سماہ
 یدلم طبع تو میا رہ خطا و صواب

ندید از تو گے ترکنا ز شیب شباب
 ز مہر می کشد از سبز و شبنم شاداب
 نہ موج آب کند گنبد جباب خراب
 نہ جوش وصل ز لیلجا صفت بعد شباب
 نہ افترا کند آلودہ کرتہ درخوناب
 زمانہ خواند جناب تر مال و مآب
 فتد بکشور اعدا ز لشکر تو منساب
 نمان بجنج و و اتت جسریہ آداب
 ہمہ فعال تو مستوجب شد و ثواب
 چو در میا نہ روز آفتاب عالم تاب
 اگر چه ساخت نیم ز مہر اصطلاب
 اگر چه خواند ہمہ بست باب اصطلاب
 اگر محاسب رایت رو دسپایہ حباب
 عیاں چو شترہ سلک ست از دہ خوش آب
 نہ ہی شعور و نہ شعریا اولوالالباب
 عیاں ز لفظ تو معنی ست صورت اطناب
 دبیر سپنج بزم تو زانویہ آداب
 شد ست بند رہم منطق از برای جواب
 شگفتہ گشت ز کلکت صحیفہ نامے کتاب
 کہ نیست قلزم حجت ابرو تو پایاب
 شگست کاسہ خالی بفسر قی بحر جباب

نہ زد بہمد تو شبنوں غمے بکشور دل
 نہ ماہ می نگذد چاک در قبائے کتال
 نہ تند باد ز تو بت کند سلاسل موج
 نہ جو رہ ہجر چو یعقوب در دم پیرے
 نہ دست برد جسد یوسفی کند و چہاہ
 پہر ساختہ عزم ترا مدار و میر
 خورد ز شان شکوہ تو بہ پہر نسیب
 عیاں ز نقطہ کلکاب تو دست بچمت
 ہمہ خصاں تو مستلزم موج و سپاس
 فروغ بخت ز سیماے صافیت روشن
 باز قفار بلند آہستہ تو راہ نیافت
 کشاد گر چہ مجبلی و زیچ بست ہزار
 قلم ز دست دبیر فلک فرو و آفت
 تبارک اللہ ز نظمت کہ معنی از لفظش
 نظام طوس بدانش تنظیم ناظم طوس
 تو آں بدیع بیانی کہ در دم ایجاز
 ہمیشہ از پے کسب علوم تہ کردہ امت
 بست چو ناظرہ پرواز گشت از عجاز
 چو تختہ ہائے گلستان ز فیض ابر بہار
 گہر فشانہ دست ترا کجسا پایاں
 گرفت ہوں ہم فیض تو ابر آزاری

بگردد مغز سر و شمشال زنی بر خاک
 حام و خجرتی نیز تو آتشی در دست
 بود زمینت عدل و یمن انصاف
 دو نسر طائر و واقع ز آسمان برین
 برو ز صید تو شیر اجم شود قائب
 زاعت دال تو کهنه تناظر طبعی
 نیک عفانی غم تو تعبیه کرده است
 سمنه تازی تا زنده تو پندار و
 سمنه تو چو رود بر سپهر باز آید
 که در میانه دد سر کشتن خلاف حکم
 بلند مرتبه شاهی که کهنکشان و نجوم
 دهد ضمیر تو گرد زده منسوخ بهر
 زمین ز خاک در تو بر آسمان نازید
 عدوئی سوخته جان غرق آب شد آرزو
 چو راست کرد کمان خمیده تو خدنگ
 چهار طاق بلند سپهر آسایت
 اگر نه ابر کف در فشان تو بار د
 سحر زود تو هراشک دید در تیسیم
 چو جوهریست در اعراض در جوام
 بخد متت چو دیدند حوریان از حنله
 پس از نظام که آمد ز دوده سلجوق

چنانکه آب بریزد ز دلو حاد و لابل
 که می جمد ثمر را ز لبه برنگ موی آب
 که پائے پیل نیار و شکست پر ز بابل
 فقه چو سر و پهی از صید که عقاب عقاب
 ز سهم تیر و تفنگ تو از میان غاب
 بروں شده همه از خاک باد و آتش آب
 بنگ حناره صفا طبیعت سیما ب
 غریب پیل دماں دروغا طین ذباب
 چنان سر بیج و شتاب ست ز ایاب ذهاب
 سکون نیساده حائل و اینکه لهاب
 فلک بدانه و کاه آور دیر لے دو آب
 شود چو روز شب سایه از زمین باب
 سپهر گفت که یا لیت سی آگون ترا ب
 نهاده اند به تیغ تو اصل آتش آب
 بجان خصم تو ناقب شده برنگ شهاب
 بشش جهات کشیده چو آفتاب طتاب
 سفینه بحر به بند و خشک همچو سراب
 گد که از غم گوهر گریست شب در خواب
 ز منسرخ لقب تو میانه القاب
 بهشت گفت که طوبی لهم و حسن مآب
 نظام یافت دگر باریں جان خراب

جہاں پناہ ترا ز پناہ پناہ جہاں
متنازع علم و ہنر آب دیدہ بود ابرو وز
توشست و کشوئے رخسار کردہ زگر و کاد
نجستہ باد ترا سی و ہفت سالگرہ
از ان بنظم سخن آورد چو لولوے ناب
اگر چہ در جگرش نیست قطرہ از آب
دلش ہلک معانی مست ابر دریا بار

قصیدہ

در تینت سالگرہ بندگانِ عالی حنلہ اللہ ملکہ

جہاں فلکفتہ و گربار گشت چوں گلزار
بہار صیت و نور سرور و سور و نشاط
سرور روح روان رسم جشن سالگرہ
نخستہ داور دوران خدیو داد گرائے
جہاں جو دو گرم آسمان مجد و علا
جہاں مطاع زمیں منحنہ و زمانہ میطع
بیاض منتخب نسخہ رسین و شہور
چو عقل صا در اول ز ملت اولے
بہ بخت ہیچو فریدون آفتاب علم
گراں ز حلم چو کوی و لیک جو ہر خیر
بہمداونہ نشست مست داغ بر سینہ
بخاطرے نہ قنادست زنگ در خلوت

ز فیض ابر ببار و ز لطف باد بہار
چو صبح عید سعید و چو شام وصلت یار
بسال ہفت و سی از عمر داور داور
ملا ذمک و رعیت پناہ دین دیار
میط بکرمت و کان علم و کوہ وقتار
تارہ موکب انجم ششم سپہدار
سواد دیدہ فروز کتاب کیل و نثار
چو نفس ناطقہ ذوق پر سین این پر کار
بہ تخت ہیچو سلیمان آسمان معدار
بیک ز عزم چو برقی و لیک صاقتہ بار
بدور او نہ دویدست افک بر رخسار
بچرہ نہ شکست مست رنگ در بازار

نہ جو حسن کہ دیدن گشت چون یوسف
 بود محیط بسایه و لے سحاب بچو د
 ہوئے اوست بہر سر خپانکہ بود گل
 خدائیں گان ملوک زمانہ شاہ دکن
 شہیکہ گردوش پر کار تیز گرد فلک
 ہزار مطرب بزمن برقص چون طاؤس
 ہوئے خاک در او نیم روح آست
 خدیو رستم دوراں کہ تالیش تغش
 نظام جم حشم و شہریار آصف جاہ
 تو ان شہیکہ بدو رنجستہ سازد
 دو پروردہ ساخت پیڈیہ دست پھر
 پراز ثواب و ستیارتد پھر نہ ہم
 سخن بلفظ میرفت از عقول عشر
 ز قہر و خشم اگر بانگ بر زمانہ زنی
 اگر عنان تو آموختش بک سنگی
 چو لطف و قہر تو در ملک قہراں آمد
 رود بچوش چو دیگ پر آب از آتش
 چو تیر دلگشت از سینہ عدو گدرد
 اگر عقاب تو در کوہ قاف صید کند
 بود ز قہر تو دشوار دو سال آسان
 نہ بہت توشہ فتنہ در عدم از خواب

نہ شور عشق کہ تمت نمد ز لیحا دار
 بود سپہر بر نعت ملے زین بوتار
 و فائے اوست بہر دل چون شود رنجبار
 کہ رفت صیت سنجاش بہلک شہر دیار
 نہ بہتیش مبدار امانادہ است مدار
 ہزار نغمہ زن محفلش چو موسیقار
 چو بوی عنبر خام و چو پختہ مشک تبار
 چو آفتاب بر انگیزد از سجا رنجار
 کہ زیب داد بہ تخت شہ سلیمان وار
 ز رنج راہ سفر میل تکیہ بر دیوار
 بلند کوشک قدر ترا ز لیل و نمار
 بروز رزم چو این گنجستی ز تیغ شرار
 زمانہ گفت کہ با عقل تست ہفت و چہار
 رود ز خویش کہ باز آید از رہ و رقار
 شدہ است کوہ پرواز کاہ سان طیار
 نشست فتنہ و برخواست دولت بیدار
 ز تہ چوشیہ سمندت بگنبد دوار
 بسینہ باز بگرد دوز جانہ سوار
 بچنگ آورد عفا چو قاف در منقار
 بود ز قہر تو آسان دشمنان دشوار
 زد دولت توشہ بخت عافیت بیدار

که کوه از پرکاش بر و بگد نیفتار
 که برق صافحه بارست تیغ تو ز شرار
 ز جود تو که پراگنده شد بشهر و دیار
 بخش جبات جهان رفت و میزد هموار
 کشتا و گریه محطی و زیچ بست هزار
 فرود نبت نامت سعادشن بیار
 زمین آصف سادس مشر نحو آثار
 بود فنون تو بر بهفت کوب سیار
 شلغی ست بر نایب شامه عطار
 لصاب بخت حدویت یا بهم شب تار
 جمیل ذکر تو در دو وظیفه اختیار
 بخته خود تو بر د آب طبله عطار
 کسیکه با رخ زیباے تو بهشت بهار
 کشد ز رے تو پیر فلک با پستار
 نمود این که ثوابت بود به سیار
 در آئین تو دست سخاے ابر بهار
 ضعیف مور بر آرد بر دوز مار دمار
 نهاد عافیت و امن پشت بر دیوار
 که رفته اند بفرنگان ز در گه تو غبار
 چراغ دوده صدیق و حیدر کرار
 قلم به دست تو باشد رگی ز ابر بهار

گران رگابی حسم تو در مصاف نمود
 نیک عنانی عزمت بحمد بنماید
 جهاں بهر وفائے تو بختیج آمد
 ازاں نظام ششم آمدی که افصالت
 نیافت رفعت بخت ترا تاره شناس
 چو گشت سادس سیار مشتری ثابت
 نظر میانه سیاره نیست بر زتسیدس
 بود مدیج تو افسانه در عقول عشر
 فضائوش جت از دین داندش عدلت
 کتاب رے نکویت بیاض صبح امید
 جمال رے تو نور و سرور دیده و دل
 شگفته رے تو رنگ رخ بهار شکست
 عجاں مبر که کشید دلش بهار بهشت
 ز نذر رے تو بر خاک آفتاب کلاه
 شراره های سناست بر آسمان نسیم
 بر آستان تو فرق بلندی افلاک
 ز نذر عدل تو بر پیل پشه ناچیز
 ز دار دیگر تو مالید هفته رو بر خاک
 دو چشم چرخ به و مهر روشن ست ازاں
 توئی ز نسبت آبا و امهات کرام
 درق ز کلک تو گردید بخته ریحاں

تبارک اللہ یعنی کہ ملک راست یسار
 شد از مداد و دوات تو نافه تا تار
 جهان بگشتم و دیدم بمجملہ شہر و دیار
 نیا فتم کہ فرو گشتم بخت در بازار
 چونیتم بشماری چہ آورم بشمار
 بود بہ ہفت قرارت و طیفہ اختیار
 ز ختم ہفت منازل نکو بود آمار
 بحق احمد محنت رو آلہ الاطہار
 چو باز میں در دست پوچو بازمانہ مدار
 چہ غم کہ نیت بدست و کفش دُرو دینار
 کہ پنج گوہر بر دین نشانہ مہر نیشار
 بجاکمال صفتا بان ابرو لوہار بار
 زمن دو حرف نیازی ضروری الاطہار
 سفال ریزہ بطرف لالی شہوار
 خرف بگو ہر رخشاں نمادہ در بازار

خجہ کلک ترا ملک و ہر ملک میں
 شد از نقوش تو کاغذ نگار خانہ چین
 ز جو شاہ فرزند ہفت دولت و بخت
 مسج گتہ عرقی کہ حرف موزوں نیست
 من و شمار خصال جمیلہ ات ہیہات
 ہمیشہ تاکہ قرآن عظیم سی پارہ
 ہمیشہ تار مضامین را بحکم کسی روزہ
 سین ہفت وسی از عمر شہ مبارکباد
 بود در زمین و زمان تو یارب
 غنی مست بیح مرے تو بالقوہ سخن
 چنان بیک شایست ز قامہ در دست
 کجاست عرقی شیر از دست لزم معنی
 کج ظہیر کسرخ نظم تا خونند
 کہ بگذرند زمن از کرم چو ہنسا دم
 از نیک رسم قدیم ست و سپہ نی دانند

قصیدہ

در تہنیت سالگرہ عالیحضرت حضور پرنور خلد اللہ لکدہ

باز غم و عیش را بست رہ و در کشاد
 دید ہمہ حال نیک ز ہرہ کہ از آخر کشاد
 خندہ دندان غالب چو گل ترکشاد

باز بروئے جہاں چہ سہر طرب بر کشاد
 یافت نکو جنبشی چسبج کہ از دور زد
 گریہ اشک آفرین پائے بد اماں کشید

پستہ شیریں لبان تنگ ز شکر کشاد
 غمزہ گره ز ابروئے شاہد و لبر کشاد
 بسکہ دل حالے یافت ز ہر در کشاد
 نایمہ گر غنچہ بست با دگل ترکشاد
 بوئے گل یا سیں بسکہ اجنبہ کشاد
 دیدہ خوابیدہ اسنل رشوہ آذر کشاد
 بود گراں گوش گل غنمہ بکتر کشاد
 نعرہ کو کو ز دل ہچو قلند در کشاد
 مرغ چمن بادہ زد ز فرمہ ترکشاد
 لالہ چو آتش فروخت بخت سمندر کشاد
 درد ہن و کام خویش بادہ احر کشاد
 پردہ ز رخ بر فلند رے ز چادر کشاد
 روئے یکے در نعت ہرہ دیگر کشاد
 کیست کہ اندازہ بست چہیت ہر در کشاد
 داد کز ان غنچہ سالیں ل مضر کشاد
 رشتہ عمر آنکہ او کار سہر کشاد
 عقدہ ز کار چمن ہچو گل ترکشاد
 بست در فتنہ و کیسہ گوہر کشاد
 ہچو مہ چارہ دہ نعت فرد ترکشاد
 کرد چو عنبر دم دکن آن ہر کشور کشاد
 قلعہ بسیدر کشاد قلعہ بردر کشاد

تابہر د تلخی کام دل عاشقش
 بسکہ نشا و سرور برد کشایش بکار
 راحت دل بیخ را از ہمہ سودر بست
 بست و کشاد عجب برد بگلشن بہار
 برگ گل ارغوان بست چو رنگ عبیر
 ز گن شملائے باغ چشم چو از خواب بست
 جامہ گل پاک زد فوق سماع ہزار
 سرو چو آمد بپا فاختہ از دست رفت
 جام و صراحی چو یافت از گل و غنچہ ہم
 گل چو نقاب بوفلند پردہ ببل دید
 ببل متانہ و شس از قدح سسرخ گل
 غنچہ بصر چمن انبے بسلوہ گری
 نایمہ مشاطہ وار غنچہ و گل چوں عروس
 بسکہ شگفت آدم زینمہ بست و کشاد
 ناگم از بوستان مزوہ نسیم بہار
 گفت مدار این عجب زانکہ گرہ خوردہ است
 رشتہ عمر کسے کز دم او چوں بہار
 رشتہ عمر خدیو اصعب دؤراں کہ او
 آنکہ بسہ منزل ہشتم دسی سال عمر
 آنکہ خود اسلاف او ہچو ملوک عظام
 آنکہ نظام اولش چوں درہ چہنبری

آنکه بداد و دهن دست چو جعفر کشاد
 آنکه زر و تخت ابخت چو انسر کشاد
 کیسه پر سیم و زر بس بر گدا در کشاد
 مهر به مشرق دکان صورت زر گد کشاد
 بسکه برش جهان مگر متش در کشاد
 قفل ز گنجینه لعل و در و زر کشاد
 هفت فلک برتش چشم ز اختر کشاد
 بیست او از کمر دشنه قیصر کشاد
 تیر ز دیوان کفش عقده دفتر کشاد
 تابه فروغ رخس دیده اختر کشاد
 مهر چو زر گدکان از پله زیور کشاد
 کافج ثریا از ثری رنت فروتر کشاد
 دره و خفتال ز تیر برتن کافر کشاد
 بیم کمانش کمین در ره قیصر کشاد
 عقده صد مفتوحان در همه کشور کشاد
 دشنه سر تیراوسینه بسجور کشاد
 چو اسد الله علی فاتح غیر کشاد
 گرمی طبعش بقهر دود ز اختر کشاد
 لغز بنام علی شهید رصفدر محشاد
 گرز کمان سست او تیر به شهر کشاد
 تیغ و کمر از میان همچو دو سپهر کشاد

آنکه بنواهند گان داد زر جعفری
 آصف جم مرتبت زیب سر بر دکن
 کاسه هرس اعلی پر زر و سیم کرد
 تا چو ز مغرب بی آوردش سیم صبح
 بر گدایان همه بست دبان سوال
 کلک زرافشان اوکان چو کلید ز سبت
 هفت زمین بر درش گنج زر خود کشید
 معدنش در جهان شوکت کسری شکست
 مشتری از طلعتش سهم سعادت گرفت
 روشنی تازه یافت چشم همه روشنان
 تابعش بس جهان سبت ز زیور طلعه از
 اخترش از ارتفاع در صد آنجا رسید
 عزم بلندش قبساتی اسلام سبت
 سهم نانش کماں بردل طغول کشید
 پنجه ز آل افکنش بازو بهمن شکست
 خنجر خونریز او کرده خاتماں درید
 قلعه کفر از دم دشنه چون ذوالفقار
 ز بی خویش بهر داد ز گبلرگ خواست
 وصف اعدا فتاد ز ختم چو اور و زله زیم
 نسر فلک او فتد ریخت پر بر زمین
 ترک پهر برین روز و فایش ز بیم

گاہ ز شمشیر بست گاہ ز خنجر کشاد
 از تن اعدائے دین خنجر خوں در کشاد
 نم ز جگر در گرفت خوں ز جگر بر کشاد
 گردن بدخواہ را تیغ تو چنبر کشاد
 از جگر برفت تیغ دود و دوش بر کشاد
 خنجر فولاد تو مشکل جوہر کشاد
 گر چه بداندیش تو نیک رہ شکر کشاد
 صبح گراز رفتے روز پرده شب بر کشاد
 بر چه ز متغ دید ہر چه ز چادر کشاد
 قضا ضی نہ آسمان خطبہ بہ مبنر کشاد
 راہ کمال خورد بہر حشر دور کشاد
 لفظ پھل از عسد دایمنہ دفتر کشاد
 رہ بنر ویر در کوشک مشد رکشاد
 آنکہ ز سوردنشا ط خاطر مشد رکشاد
 تاکہ بر کئے دین چرخ فلک در کشاد
 تا بہ سحر ملک تو خسر و حنا در کشاد
 تا گرہ کار شب یافت ز خنجر کشاد
 زان پئے عفت شناختہ گوہر کشاد
 بست کہ پرویں بر و چشم ز انتر کشاد

زخم سپانی بر زم بربگ در شمان
 زخم زبس جلد ریز تیغ تو در زم ریخت
 عزم تو بدخواہ را روزناب و نیب
 گردہ گردن کشاں خنجرت از ہم درید
 چون غضبش روز زم چہرہ چو آتش فروخت
 جوہر از انعام اورفت بخنجر نہفت
 خیر تو از ہر طرف جسد در شمر بست
 مسرتو در عالی صبح سعادت نامد
 زہرہ پئے شمع تو پر دہ فانوس ساخت
 چرخ پئے خطبات مبنر خورشید بست
 گر چه پهل سال عمر پیش فقیہہ و حکیم
 ہشتم سی سال شہ کم ز جہل ہیچ نیست
 تا بہ سپنجی سرا جز بسرا فیصل صور
 شمشد ر عنایت تو بشکند از دست سور
 کاخ تو بکشادہ در باد بر کئے فلک
 ہر سحر ت در جہان ملک دگر فتح باد
 رشتہ عمرت جو زویش ز خنجر گره
 مدح سرایت علمی گنج سخن نقد اوست
 تا درہ عقد از پئے شاہد اقبال شاہ

قصیدہ

در تعینت سالگرہ علیحضرت حضور پر نور خداوند مکہ

لے قربا لائے تو قامتِ عروجِ شکست
 بارخ و بالای تو لاف زدی زان صبا
 گل ز رخت گدیہ کرد خندہ ازاں دچمن
 نقشِ رُخ و لکشت دفتر مانی بہ شست
 آتش ز خسار تو شعلہ زد و بسیم آں
 شاہد عذرا عذار چہرہ رخسارے تو
 لے تو از گیواں بہر دم دام زد
 لاف قدر قامت طوبی جنت بشت
 عارض گلغام تو ریختہ رنگ بہار
 جادوئے چشمت شکیب از دل ہاروت بد
 شعلہ عریاں بود سادہ غدارت ز خط
 از پے نظارہ روئے دلارائے تو
 خال سیہ بر رُخ و عارض گلرنگ تو
 باد صبا در چمن طلبہ و عجب کشاد
 جادوئے چشمت رہو در دل ز کف جوین
 چشم یہ مست تو دوش بہ گلگشت باغ
 تا دہن تو شکست تند و شکر در سخن
 نیست ز نوشین لبست بہر شکر جز تری

لولبے لالای تو قیمت گوہر شکست
 داد بگل گو شمال شاخ صنوبر شکست
 امر دکنندہ صفت شاخ زرد و سر شکست
 خط لب لعل تو سائہ آذ شکست
 شہیر ہر وانہ سوخت بال سمند شکست
 آب رُخ لالہ ریخت نگ گل تر شکست
 چشم تو در سینہ ام از قرہ نشتر شکست
 مایہ ذوق از لبث شربت کوثر شکست
 کاکل مشکین تو نگت عجب شکست
 زہرہ ز تو ساز خود دید جو اتر شکست
 کاتش زردشت آتاب در آخر شکست
 بسکہ کشید انتظار دیدہ عجب شکست
 درد دل عود و سپند شعلہ ز بحر شکست
 صبح چو بر عاصمت زلف معین شکست
 قند لبث لذت شربت کوثر شکست
 شیشہ گل زرد رنگ ساغر عجب شکست
 قند ز شرم آب شد قیمت شکر شکست
 شان نبات و عمل این شکر تر شکست

تازتن نازکت بس ز حکمت برد
 سلسله اشکب من رشته باران گسست
 بی تو مرا جسم خون لاله به گلشن نمود
 سر و صندوبر مرا دار نمود از تو دور
 آرزوئی بیدلان می شکنند غمزده است
 داو و جمشید فر آصف سادس نظام
 لات و بهیل را لکه از پئے اسلام ز تو
 چون دره خیبری کش شه مردان کشاد
 صد صعب اعدائے دین ز دروغا غم او
 آمدہ محبوب از ان نزد علی کوز غم
 خنجر غم بر گلو از پئے شہیر زو
 کی طرف او شود ترک فلک بجمال
 بود گران تر ز کوه لشکر اعدا و لے
 غیر شکست سرش ہر چه دستش نمود
 چنگل شاہین شاہ گردن عفت اربود
 سینہ قلب الاسد صفت بہ تیر خدنگ
 زخم ساقش دل دبہ اصغر شکافت
 دوش چوش عروس بزم شہ آئیں گرفت
 دمبدم از کوس لو بانگ فدمم جو غافت
 منظر ایوان اوبسکہ بست آمدہ
 کلخ ستم را از وسط ارم و طاق او قناد

بند قبا ی تر با د صبا در شکست
 رشته دندان تو تابش اختر شکست
 در جگر م برگ گل خنار چون شتر شکست
 در نظرم برگ بید مہیت خنجر شکست
 چون صیف بدخواہ را صولت اور شکست
 آنکے جسم پانگی پایہ قیصہ شکست
 تارک عزای پئے دین ہمپہ شکست
 قلعه کفر و نفاق شاہ زہر در شکست
 از مدد ہمت جسد صعب در شکست
 دل پئے ال علی سبط ہمیر شکست
 زہر بلابل بجام از غم شہر شکست
 خاصہ چو طرف کلبہ بر شہ خا و شکست
 کرد بکتر زکاہ تیخ چو بر سر شکست
 روز و غار غضب بر سر کا و شکست
 بازوئے یمرغ را بازی شہ بر شکست
 تارک جو ز ابدان تیخ دو پیکہ شکست
 ضرب عمودش سر و بہ اکبر شکست
 شاہد پر وین ز غم حقہ زیور شکست
 گوش ستم گوش را بر صفت کر شکست
 طارم کیواں ز غم شرفہ منظر شکست
 چون ز ظہور نبی چسار دہ کنگر شکست

طرفه سلاطون منس جبرائی پناه
 یوسف عدل ترا با هم گرگ آشتی
 جو هر شمیر تو گر چه عن بین نیست
 ترک فلک راز تو چون شده ترکی تمام
 زهره بدیوان تو چنگ دُف نمود خوت
 نرف فلک راست گر شپس و باز بلند
 رخس تو از خنگ ماه در جولاں بردگی
 بزم ترا ساز دید زهره ز پرده فتاد
 مشتری آهنگ کرد لیک چو راهی نیتا
 سریه تریا ز تو حلقه جراب سود
 رونق دیواں گشت دید دبیر فلک
 کاغذ او باد بر د دست بر او گاه خورد
 صبح برایت مگر لاف صف ز دروغ
 شام بر دیت قرچره بد عوی فروخت
 پنجه تو بازوئے رسم یک دست بست
 رومے زمین را گرفت سم سمندان تو
 غم تو بر کشور و لشکر دشمن چو در
 آمد از موکبت بر سر اقسیم کفر
 خصم ز بونت اگر برد بدریا پناه
 بنجر خوزیر تو بهر گلوه عدو
 حاسد جاہت اگر خواست سلامت زکوة

کز ادبش زانوے هر من اکبر شکست
 می ند بد در جباں هیچ برادر شکست
 لیک بعرض هنر قیمت جو هر شکست
 دست ز شمیر داشت دست بنجر شکست
 تیر بدیواں گشت خامه و دفتر شکست
 تیر بلند افقت باز و و شهر شکست
 گوئے تو هنگامه گئے مه و خورشکست
 هر تماشا از مچ گوشه چادر شکست
 آرزوئے بزم تو در دل مضطر شکست
 پایہ کیواں ز تو پایہ مین شکست
 دل ز قلم برگرفت خاطر دفتر شکست
 سنگ زرد و بردوات خامه و مطر شکست
 لاجرمش بر افق شب متبحر شکست
 فوج درش آفتاب صبح بجفر شکست
 بازوئے پر زور تو دست غضنفر شکست
 پشت فلک گرد پای و خیل کجا و شکست
 روی ز کشور گرفت پشت ز لشکر شکست
 چون بسیر ملک شب از شبه خاور شکست
 سیل بلا بر سرش کشتی و شکست
 غوغه خون او در بن خنجر شکست
 کوه ز ممر تا کمر بر کمر و سر شکست

امر تو در فلک مصحف و تبیح خواند
 بار قم و گلشت خام ز حامی خویش
 تیغ بنگ پیکرت سر ز تن خشم بزد
 لے که ز اجلال تو دوده سلجوق را
 ای که نظام اولت کا صفت جم جباه بود
 بر تن اسفندیار تیغ تو جوشن تنگان
 با کف ز پاش تو کاهه گوهر فشان
 نوک نانت گے گرز گرانست گے
 بر بن گودرز و گو بر تن سهراب دسام
 تیغ ظفر پیکرت گشت چو بالایرزم
 دست تو سازد در دست پنجه سدا زرقام
 دور بکامت رود داو گردور گیر
 داو در دیا نوال مع سرایت غنی
 گوهر پرتاب او از فرو فرتاب خود
 لمع او از رخ انوری خاوری
 بر تو همایون کسنا و شادی سال گره
 کوشک طبعت ز سوزش و آباد باد

نبی تو در میکده شیشه و ساغر شکست
 بر تو ویر فلک صاحب فقر شکست
 نشت گران سنگ تو بر سرش افش شکست
 شان ملکته نما ند شوکت سحر شکست
 قلعه بے درکش او قلعه بیدر شکست
 بر سر افرا سیاب گز ترا افش شکست
 زر زبیا او قناد قیمت گوهر شکست
 گرده خاقان تنگت گرفت گردن قیصر شکست
 در عهد و تختان درید افسر و منفقر شکست
 پیلوس جو زارید پشت و سپهر شکست
 فستنه یا جورج اگر سدا سکندر شکست
 گم دران فلک نوبت قیصر شکست
 بر سرت از گنج این گمته تر شکست
 کو کب تنگش پنجم و ختم تر شکست
 فرد فروغ سخن در همه خا و شکست
 آنکه ز شادی غم خاطر شد شکست
 تا که بیاید بهر مورد که غاب شد شکست

قصیده

در همیشه ساگره بندگان عالی اعلی حضرت خلد امده مکده

صبح شد کن خواب خواب خواب جلوه با بر جویزند خند با بر آفتاب از رخ زشت بشوزند

رو نکو تر میشود از حسن شسته در نظر
 چشم شویند از خمار خواب یک دریا و آب
 ز اشتیاق پر تو در مضطر آمد جو نبار
 از عتاب قهر جمال حسد لب عاشقان
 جامه آبی شب بنم همچو گل در بر کنند
 تنگ بر اندام خود در زنده ای شب بنم قبا
 بر کعب هر با چنان بندند از بس ننگار
 کاکل شبنگ از رخسار چون وز فلکند
 خال بلب فازه بر رخسار و افشان چهرین
 زان عذار آتشین و دانه خال سیاه
 سحر بابل از لب معجز نما بر هم نهند
 خنده بر نسرن و گل از عارض رنگین کنند
 رخ فردزند از رعونت با گل رعنا و باغ
 باغ همچو گل خورشید خشنه چوروز
 گل ز شوخی چادر خود را بشاخ افکند دست
 بر عسدر آتش بلبل سسراید و ستا
 بوسه از لب بپیشاند تا دلدادگان
 سر بر چشمک بنرگس باید از چشم سیاه
 اندیس صبح سعید مولد پشاه دکن
 هم نوید جشن میلادش بهر برزن دهند
 طبله هائے بانگ شادی بر فراز نه سپهر

حن شسته تر بود گر شست و شو بر روز فتنه
 هم بر کف فتنه نخواهید بد خورزند
 آب سیم نایب گردد گر بر لب پر تو زنند
 هر گره کز زلف بچشایند در برابر دزنند
 هم قبلے پر نیاس بر کرکته پر نو زنند
 بر قباها از شعاع آفتاب آتوزند
 بر سر دستار با گل از بر کف نو زنند
 خند با بر عنبر و کافور ازین حسد نو زنند
 سر مه در چشم سیاه و دهمه را بر دوزند
 خود بر آتش نهند دلاله آسا بوزند
 بر زمین زهره ز چرخ انداخته جا دوزند
 طعنه بر سر و صنوبر از دستد دلجو زنند
 قد کشند از ناز و بر کف قریاں پوپوزند
 آستین بر چسبند مرغ و سبزه زنند
 خوش بود بر قمع گراز روی نکو بکوزند
 ژند خوانان چمن و پیش او زانو زنند
 خرده بر بے آبی عتاب و شقاوت زنند
 موبودر کار سنبل عقده از گیو زنند
 باید از هر تنینت در هائے گفت و گو زنند
 هم نمک شادمانی بر سر هر کوزند
 نیمه هائے اشک حسرت از عدم آتوزند

بر در شاهنشاهی از تینت با هوزند
 صد صلا بر عالم پیر خرف فروزند
 آنکه نقش نام او بر نامه با چون هوزند
 خنده بر ضحاک افسریدون و کجتر زند
 می برند از پیش گردون گریه میدان گوزند
 بیگ خشت آهمنی بر سینه پیچوزند
 دشته ادر سینه و در دل زهر پیلوزند
 گر شکار بره افلاک چون هوزند
 گر همه جا دوست دشمن تمیز از جا دوزند
 تا خطا شیخوں گے بر کشور پیغوزند
 گرد لیرانش بمیدان روز میجا هوزند
 شعلما نیز از موجش گریه جو زند
 دل نمی آید که گشت روضه مینوزند
 صد گره دیگر و بار رسته لولوزند
 سکه شته بر زر کامل عیار دوزند
 از خط جورش قلم بر جام کجتر زند
 پرده و دلیز قصه از پرده نه بوزند
 روز زورش رستم دستاں اگر بازوزند
 رستم یکدست را بر پشت بر پیلوزند
 چاک گرد و چون ستاں بر سینه گریه لوزند
 از چنچلخ بر خواب دشمنش نازوزند

دست افتاں پای کوبان حلقه زن از هر طرف
 جم چشم شاهیکه از لطفش نوی و تازگی
 میر محبوب علی خاں خسرو در آردین
 خسرو و فخر سلاطین آنکه خدامش
 میزنند از تیغ بر جزا اگر در دل برند
 گریه گویاں گراں بر گردن چپاں همد
 روز ز رمش و شمنال راز استخوان سینه
 برگمان قوس می بند ندره از کمکشاں
 چون عصا و دست موسی نیزه و دوش بزم
 تا صقن که تا صقن آرد و بر خاقاں وند
 بے گماں بر نیزه از لبها و اهدا بانگ هے
 آتش انگیز مست تیغ و دشته نیزمش زب
 بزم آریان اولاد گور و در ضوان ز خویش
 می فشانند از سخا دست و کفن عقد آل
 هر هر سالش میزبان خجده و داره امید
 نیست در جام دل شته نقطه از جسم جو
 کار پر دازان قدرت روزا پس بستنش
 گم کنند از بیم دست و پاسر ایسمه شوند
 پهلوانانش بدنگام و فاعصه پشت پا
 سینه روین تن دولا و دندا در رضا
 مرگ پیچ در دست طاقن و تیغ و تیر او

دوستان از مهر و شام و سحر که بوزند
 تیغ و تیرش آفرین بردست بر بازو زنند
 کاتان بوسان او با خسرواں پس لوزند
 بازو شاهین خواب خوش در پهلوی بپوشند
 دوستان از جام و مینا باد و مینوزند
 در ره او آب افشانند و رفت و روزند
 حوزیاں و محضل او از مژده جباروزند
 فتح و غیر و زوی علم از این زدی نیروزند
 تاگر در رشته سالی زجبت و جوزند
 تاگر در رشته بر حسب حساب اوزند
 نو بار آمد که خوابان عنان از برونزند
 چادر گل بر فراز اسلوی خوشخو زنند

دشمنان از قبر او روز و شبان گویند هائے
 زان بسکستی که بازویش کند در روزند
 شوکتش را شانہ گردانی ز کینچه و رو است
 سازگار آمد بعد عدل او ناسازگار
 دشمنانش از خمی خشت با بر سر خوردند
 هر حسره که ابر آذاری و باد نو بهار
 گستره ضوان میزشش هر کجا فرشتش نیاز
 هر کجا عزم بلندش رو به تسخیر آورد
 تا دوران فلک باشد حساب آه و سال
 رشته عمرش بود چون رشته دوران دراز
 روح علوی شاد و جنت که در هفت پرچم
 چیده ام کلمات معنی تا سخن سخنجان غمی

قصیده

در نوید قدم فیض لزوم علیحضرت بندگان عالی حضور پر نور از کلکته

حیدرآباد گلستان به بهار ان آمد
 آب در چوئے تو از رفته فراوان آمد
 تا باب آمد و بسیار با ماں آمد
 سازگارت فلک طالع دوران آمد
 سایه همه رنگن چون مہ تابان آمد
 ذره بودی بمرت مهر درخشاں آمد

باز آن تازه بهار ان گلستان آمد
 مژده لے بلده فرخنده بنیاد که باز
 مژده لے شهرهایوں که بنائے تو دیگر
 کارسازت شرف و شهرت رونق گردید
 بر سرت سایه فلکد آنکے پے سایر خلق
 قطره بودی تو پویست محیط اعظم

ساحل خشک شدی میج کرم زود دریا
 سیکے بادیه بودی بسرت خضر گزشت
 آب و رنگ تو خزاں گرفتے برد چه غم
 خاک بودی و فلک ما ملت آمد که ترا
 عالم از شخص بود سینه در آن شخص و کن
 وقت آنست که تصریح کنایات کنم
 شد به کلکته و بار دولت بصولت و پس
 حاجی ملت و دیس حاجی کف و طغیان
 آنکه از واد و دهبش دانش و بنیش و دهر
 آن طرفدار دکن حارس شمع و ناموس
 آنکه از مبد رفیض بدیوان وجود
 از حد و بندی و تسلیم کشائے نامش
 شه نظام ششم و ناظم پنجم بهرام
 حمله رستم و هنگامه رزم بهمن
 چون سمند دور کابه بمه و مهر سپهر
 اسپ چو گانی اورا بدم گو بازی
 چون فلاطون آلی سمیت فطین از اول
 همچو آن بید که از باد بلرز و در بیخ
 کاه از سنبند گیر و دبهان شیر فلک
 خوار و خامر زورت خسر و خاقان فرته
 عدل تو بسته بر بخیر شعاعش آورد

صدف کاسه کبف بوده و نیساں آمد
 مور بودی بدرت تخت سیلماں آمد
 که بر بحیان و گل و لاله بهار آن آمد
 مرکز دایره گنبد گرداں آمد
 و ندران سینه چه خوش بار و گرجاں آمد
 چند گویم که قتلان آمد و بهماں آمد
 شاه جم مرتبه محبوب علی حناں آمد
 حافظ امن امان داور ذی شان آمد
 آصف رکن زمین حفسه گهیاں آمد
 که نبیش بدل قیصر و خاقان آمد
 اولین فرد سیر و دفتر امکاں آمد
 روگه نامه هنگامه ترکاں آمد
 بی شش و پنج شش از پنج فراواں آمد
 در مصافش همه بازیچه طفلان آمد
 روز گو بازی یکدانش بمیدان آمد
 کرده ارض چو گو در خم چو گان آمد
 حیدر آباد از ان ثانی یوناں آمد
 شیر در بادیه از سهم تولا زان آمد
 بسکه از صولت تمه تو هراساں آمد
 قدر بشکسته به پیش تو قدر حناں آمد
 صبح را چاک چو از مهر گریباں آمد

راکب ہر شب روز شتاباں آمد
 کہ ترنج زرت از ہر درخشاں آمد
 گز بکام و دہنش شربتِ حیواں آمد
 سام ابرص سپہام نر پیاں آمد
 زید در خواب بشب صبح بداماں آمد
 غیر از تیغ حسام تو کہ عسریاں آمد
 کز سنان تو سر افزا ز میداں آمد
 طفلکی نوستے پیش تو سجساں آمد
 جز کس نہ تو کہ گردن کش گرداں آمد
 آرزو ہا صدف دوست تو نیاں آمد
 طرفہ قدرت بہر مہم در غلطاں آمد
 قطرہ سائلی در نر زباراں آمد
 کتریں خراج ترا دخل بدخشاں آمد
 چاک از جیب تو پیوستہ بداماں آمد
 نمکنی خون کسے گوہمہ بطلاں آمد
 غیر از ان خون کہ بہم در جگر کاں آمد
 رفع تفریق پئے جمع حکیمساں آمد
 از پئے صاحب جو ہر گہر افشاں آمد
 آن مطالع کہ پئے ہر درخشاں آمد
 روکش صبح دوم اول دیواں آمد
 گو سخیلوی و سخن سنج و سخن داں آمد

تا دو اسپہ بر کاب تو دو داز شبِ رو
 با تو پرویز چہ نازد بر دست افشار
 دشمنت را با تر شربتِ الماش شد
 بادم از در تیغت کہ ننگِ اجل است
 از سخائے دل بیدار تو ہست آنچه گدا
 ہر کیے راست از شریف تو خلعت در بر
 سرفرازی ز تو بر خصم ہم آمد مبدول
 پیر فروت برے تو بود کشنج رئیس
 شد در ایام تو گردن کش سرتاب و ہر
 عالمے تشہ لب و طبع تو بحرِ افضال
 نبی از قمر تمیان چو بہرام تر است
 نیست درد و تو نمرائے سائل لیکن
 بہترین دخل تو شد آمد ارباب سوال
 زرد بامان گداریخت ز دوست پناں
 نہ بری آب کسے گر چہ بود باد بست
 بجز آن آب گہر کا مدہ در چشم صدف
 ضرب تیغ تو کہ تقسیم کند جو ہر فرد
 ابرینسان گفت در صدف استعداد
 شد دو اویس شعرا از صفات پاکت
 از نشائے تو پئے قافیہ سنجان جہاں
 شاہ گرد سخنگوی شناسد چہ عجب

میرزا داغ ببادرک فصیح الملک است
 شاہ در شعر پسندی چو علی شیر بود
 شاہ دینار و درم ریخت چو خاقان بداغ
 طوطی تازہ ہندی ست کہ باصوت صیفر
 آئیکہ از رنگ سوادرقم مشکینش
 ہست ہم قافیہ غالب ذوق و موتمن
 داغ در بزم سخن خواجہ شیراز بود
 ذوق چہر چنگدہ ریخت ز میان قلم
 ذوق را آب بروستہ شد از دست ظفر
 چار شنبہ کہ بود از رمضان بست و نم
 شاہ آرزو دل افروز سرت اندوز
 شہر ز آیش و تزیین چو عروس نشد
 ماہ ہفت دم مقدم شاہ دوزاں
 مقدم شاہ پیش مقدم سوال بہم
 ہر دو عید مست سعید مست سعید مست نغم
 عید اول نمکین عید دوم شیرین ست
 عید ثانی ہمہ دانند کہ باشد شیرین
 میر محبوب علی حسان نمکین ست و ملیح
 شاہ مایہ صریح ست و ہمہ سیر ملیح
 خود رسول عربی گفت کہ مایہم ملیح
 چون مین شدہ صغری و مبرہن کبری

از سخن سنجیش استاد بد و راں آمد
 داغ در شعر عنبرالی غزل خواں آمد
 داغ از ریختہ خاقانی شدہاں آمد
 چون کمن بلبل شیراز نوا خواں آمد
 داغ سو و ابدل تیر سخن داں آمد
 کورویف از پئے این قافیہ بنجاں آمد
 ذوق در طرز غزل خواجہ کے گراں آمد
 داغ ہم بہر در ریختہ عمال آمد
 داغ را دولت محبوب علی خاں آمد
 آں مہر بچ شمع جلوہ فردشاں آمد
 شہ بشر آمد و در جسم ہماں جاں آمد
 شہ ز اقبال چو نونہاہ عروساں آمد
 کہ بود ماہ چو خورشید درختاں آمد
 طرفہ عیدی ست کہ شادیش بقرباں آمد
 آں ازین پیش چہ دانی بچہ عنوان آمد
 نمکین پیش ز شیرین ہمہ خواں آمد
 عید اول نمکین نکتہ ہمناں آمد
 این سخن ثابت و مقبول بہر ہاں آمد
 کہ ملاحمت صفت ختم رسولان آمد
 زان ملاحمت پئے میراث ہمیراں آمد
 شکل اول پئے اثبات چہ بر ہاں آمد

بدعا گوش عجمی تن بزین از طول سخن که درازی سخن شاق بشا باں آمد
 تابعید از ره صورت بد و معنی ست فریب و ز قریب ست بعید آنچه با بکمال آمد
 تا بود مومن دین شاد و بعید شوال تا بعید از اثرش صاحب کفر آن آمد
 شاد ز ایام تو پیوسته همه عالم باد چون ز عید رمضان شاد مسلمان آمد

قصیده

در تهنیت عطاء خلعت استقلال عمده مدار لیسامی
 بر ابرو راجگان راجه کش پرشاد بهاد در از پیشگاه علم حضرت
 حضور پر نور خلد الله ملکه و سلطانہ

(سنت ۳۲۰)

بر طبع مشاعره ضیغم صاحب

آن مینت که در مه شعبان رسیده است اثبات آن ز آیه قرآن رسیده است
 کز بارگاه پاک درین مه تمام امو ایجاب یابد آن چه با مکان رسیده است
 در جسلوه گاه کون کشاید ز رونق تاب هر چه از ازل به پرده پنهان رسیده است
 مبرم بود هر آنچه بتعلیق آمده اسرار در مجازی طلال رسیده است
 یا بد قصائے عام باندازه قدر از هر چه در فضیله انان رسیده است
 زان اول از تمام که اولی است از تمام خلعت بود که در مه شعبان رسیده است
 یعنی بروز فرخ ماه سعید سعید خلعت شهر یار بدیوان رسیده است
 فرخنده شهر یار خدیو نظام ملک کاوازه عطاش به گیهان رسیده است
 از خطه و کن بخط او سخن تمام صیبت نجابخان نجاقان رسیده است

از هند تا دیار سیاهان رسیده است
 در تاج و در تاجکستان رسیده است
 انعام او بگردد مسلمان رسیده است
 چون بگویند زمین که کجنگان رسیده است
 گرجو و آفتاب بد میزبان رسیده است
 نوز و زاکر زهر در رخسار رسیده است
 در سال ماه و هفتگیکیان رسیده است
 آب گهر بدیده عمان رسیده است
 با ماه و آفتاب در رخسار رسیده است
 سرمایه عظیم تقصیر رسیده است
 کافسانه اش را در بدور رسیده است
 بر کام دل چه خرم و خندان رسیده است
 بدر از شرف بفر چه شایان رسیده است
 از بارگاه شبچه عنوان رسیده است
 از کسب خضر چشمه حیوان رسیده است
 دینش بحکم جهان جان رسیده است
 باشد حیات کنز پهلوان رسیده است
 اوزار ز آفتاب در رخسار رسیده است
 میر و حد و رنج که فرمان رسیده است
 دست عدو بچاک گریبان رسیده است
 چون ابن بر خیا سلیمان رسیده است

آن خسرو ستاره پای که شهره اش
 در شان و در شکوه گرفت مست جانم جم
 اکرام او بصوفی و رند آمده سبیل
 گریختش رسید ببلخ ارم چه دور
 شهری در بغیر تر از زور و گور
 یک روز بیش نیت به عالم تمام سال
 نوز و زلف و زور و زور و شاه
 فرخنده خلعت که ز تاب لایمش
 خلعت ز لعل و در که در تعبیه شدت
 کال را این جواهر رسید و بحباب
 فرخنده داد بخش وزیر پیش گرا
 بر سنده وزارت عظمی نشست شاه
 بگذشت ز انصرام که گردید مطلق
 این خلعت خجسته بدیوان داد اگر
 دیوان بود سکن در اقبال و بر کس
 یا از مکارم و شرف آمد جهان زیر
 یا گویش که جان بود و خلعتش چنین
 یا بر سپهر لطف چو ماه سنت و بس ماه
 خلعت ز شهر یار بدیوان رسید لیک
 کوه چو شد ز او من دولت بد و راد
 دیوان داد اگر بشه جسم حشم نظام

آمیزه و طبیعت ارکان رسیده است
 آراشی بعالم امکان رسیده است
 تبرید و از آب بسا مال رسیده است
 از بهر آن ز خاک بدین رسیده است
 بتخاله خوشی که بچسب رسیده است
 بکشیدش خاک که بیستان رسیده است
 هر دو رد دل که بود بدین رسیده است
 در دوران خلاصه در آن رسیده است
 در گلب آشتی که ز احوال رسیده است
 بسایه در آفت بیستان رسیده است
 چاک کی بحیب امن پا کا رسیده است
 نے از حباب باد بر بند رسیده است
 از ہالہ ماہ سر بگریبا رسیده است
 صبح از نلال چاک بدما رسیده است
 خفقان ز بوج در دل عمال رسیده است
 آتش ز لعل و جگر کا رسیده است
 در تازگی بروضه رضوا رسیده است
 از بیم او گرفتہ گریبا رسیده است
 مانند بہ آن نمر کہ بیستان رسیده است
 آن و نش حکم کہ بہ لقمان رسیده است
 تا صیدت و بگوش حکیمان رسیده است

در عمد عدل ہمدردار ہمام ملک
 در خاک باد و آتش و آب و قناد صلح
 آتش کہ بود در تپ حرق ز دیر باز
 بود آب را بہ عمدہ رطوبت نفوس
 بحر ان نادرا بلب بچسب حباب
 سر سام خاک چون موسی بود آب از آن
 نازم بداد و کہ بد در انش خلق را
 آسائے کہ خلق جہاں داشت آرزو
 نے انفر تمیص سخن کذب رساند
 نے اشتہم ز عشق کہ حسن عیض پاک
 نے از دراز دستی نفس ہوا پرست
 نے باو کہ در سلسلہ موج را شکست
 در پیش او بگذر کہ حبیب کتاں درید
 شب از فراق روزگن دما تمی لباس
 دستش ز بس کہ گرم در فشانی سخاست
 زان گرمی عطا کہ بچرخ و گم نہ نمود
 ملک از شکوفہ کاری فصل ہبا عدل
 گر چاک کہ دجوش جنوں حبیب و دہنی
 در نعل شاہ نشو و نما کرد ریشہ راند
 دامنش خدائے عزوجل و اہب نعم
 از شرم و انفعال فلاطوں نجم نشست

در هر سخن بطبع سخندان رسیده است
 کایوان اوبلارم کیوان رسیده است
 از مشتری چه ناز بسرطان رسیده است
 ناهید از آن به پله میزبان رسیده است
 تا صیبت تو بگوش قدرخان رسیده است
 خاص از عطای خلعت دیوان رسیده است
 کار سردرب که بسا مان رسیده است
 وقت تبسم گل خندان رسیده است
 تیره شب ملال سپایان رسیده است
 داز تازگی بحجم جهان رسیده است
 از بهر جان حیات بیجان رسیده است
 کین خلعتش کز آصف دور رسیده است
 تا مینت پرخ بشعبان رسیده است

هر مشکلی بدانش مشکل کشا کشاد
 بالا ترست شمه قصرش ز آفتاب
 هر خانه از قدم تو بیت الشرف شود
 سجد عطاے مهر تو بر ماه مشتری
 در خدمت ز حلقه بگوشی قدر گرفت
 این خوشدلی عام که دارد دل جهان
 هر سینه خزینه سور و سرور شد
 ایام زار نالی دلها سر آمده
 صبح نشاط از افق آرزو دمید
 عالم تمام تازه و خسترم شد از نشاط
 تنها نه جان بحجم جهان آمده بگویی
 گویم عننی دعا پئے دیوان دادگر
 باد اباد مبارک و میمون و سازگار

قصیده

در تبیینت قدم حضور پر تو رخدا شد ملکه و سلطانه از دربار دلی

که تاج بخش سلاطین به تختگاه رسید
 چو آفتاب که بر تخت صبحگاه رسید
 بخانه سرتان پشاد و در نجگاه رسید
 بعز و شوکت و بیم چپتر گاه رسید
 بسارگاه شهنشاه کجگاه رسید

نوید عیش ز ماهی باوج ماه رسید
 چو ناهتاب که آمد بنزل اکیل
 چو سعد اکبر مفت آسمان که از جوزا
 چو ترک پرخ که از قوس سوی جدی فلک
 خضر بگو که اقبال طر تو آگویان

بچہ تاج ملوکانہ از سفر آمد
 بہ گلشن دکن از جانب شمال آمد
 چنان کہ ابرہساری و باد نوری
 بدر ملک خود از شہر شاہچاں آباد
 بشہر خویش کہ مشہور حیدرآباد است
 بجلدناز فروش ست شہر ازین کہ در
 عروس نخت بہ برائیہ جمال آمد
 بتسی کہ نیسا مدلب ز دوری شاہ
 پس از فراق دوروزی دکن سجد اللہ
 دکن کہ جامہ جاں چاک ز دوری شاہ
 خدیو ملک دکن بشہر آصف جاہ
 ز شاہ ہفتم برطانیہ نظام ششم
 فلک ببارگش چارطوق ز دہنیں
 بعون او زند اسلام ضرب الا اللہ
 برات بدل نوید بر آفتاب مگر
 ضمیر حق نگرش قال ما سواہ بے
 بدون عرض بجاجات سائماں پر تخت
 بسوئے کاہ دل کہر باکش کامروز
 بعت دیک پر کاہی ز کوہ آسیبی
 ز آبیاری خلق توشتانہائے نبات
 گہر ز بحر سخا ہد گمے گدائے درت

براہ راہ قبائلی شہ ز راہ رسید
 بسان باد شمالی کہ در پگاہ رسید
 بسازو برگ نہال و گل و گیاه رسید
 خدیو ملک تان مملکت پناہ رسید
 نظام آصف دوران جم سپاہ رسید
 لوائے دولت لائے پادشاہ رسید
 جمال شاہ دولت بہ جلوہ گاہ رسید
 شد ست خندہ بوخندہ بقادقہ رسید
 بظل مرحمت سایہ الہ رسید
 فلندہ است کلمہ بر فلک کھشاہ رسید
 کہ جان تازہ ز نامش بحسب جاہ رسید
 بفر خلعت شش تائے ہفت تہاہ رسید
 کہ زیب دولت اقبال معز جاہ رسید
 ز دار کفر اگر صوت لا الہ رسید
 گھر ز کاں بگدایش بدیر گاہ رسید
 اگر تو ہم صورت ز ما سواہ رسید
 بغیر نالہ نگر یاد داد خواہ رسید
 بدر دیکہ چند او ند در دیکہ رسید
 ز عدل او نتواند بر گ کاہ رسید
 بجائے شاخ و ثمر در گل و گیاه رسید
 کہ گدیہ از کف سائل زبوں گناہ رسید

ز داغ ناصبہ برد عیش گواہ رسید
 خدنگ شد بجزگ پریش چو آہ رسید
 کہ تا در تو باین قامت دو قواد رسید
 بروں زمینکده رفت بجانقاہ رسید
 بشال و شملہ و عمامہ و قباہ رسید
 میامن تو بدوران سال ماہ رسید
 بسدر پر تو روی تو ماہ رسید
 دبیر حریخ چو دیوان بسیار گاہ رسید
 ز اوج جاہ فقاد و بقع چاہ رسید
 ز قصر چاہ بر آبد براوج جاہ رسید
 فطانت تو بہ پیشانی جبہ رسید
 چو سجدہ دلغ غلامیت بر جاہ رسید
 دعائے دولت ملک تو بر شاہ رسید
 فروغ از سر و پایت بتاج و گاہ رسید
 بہاں ز فتنہ بہر تو در پناہ رسید
 بہنر ز طبع تو براوج پانگاہ رسید
 ہم از ضمیر تو نیرتے در نگاہ رسید
 ز آستین تو دولت بدستگاہ رسید
 محاسن تو بانسوں اکتاد رسید
 چو در او اکل اردی بہشت شاہ رسید
 وزیر شاہ اگر پیشتر ز شاہ رسید

مگر کہ لافِ غلامی در گت میزند
 ز آہ و نالِ سیا سود و شمنت ز نمار
 فلک ز دور زمین بوسدت چو نتواند
 ز احتساب تو ساقی چو زند تو بہ شکن
 ز احترام تو صوفی باصفا سادہ
 مکارم تو گرفتست عرض طول بلا د
 بہر لمعہ آیت فتاد روز بروز
 شاہ ترک فلک ہجو بندہ ات برد
 مخالف تو نگوں سر بصورت ہاروت
 موافق تو چو یوسف بدستگیری تو
 ضمیر پاک تو سیمائے مردماں در پیت
 چو سرمہ گردوغبار بہت بدیدہ نشست
 ثنائے سیرت و خلق تو در قلوب گرفت
 فرود جو ہر تیغ و نگیں ز دست و گت
 نیافت فتنہ ز قہر تو ہیچ جائے پناہ
 کمال یافت ز مشاطہ دل تو جمال
 ہم از نگاہ تو بگرفت نور جوہر عقل
 ز آستان تو اقبال سر بلندی یافت
 محامد تو برون آمد از حد ادراک
 ہمار تازہ اردی بہشت اما ناست
 شگفت نیست خرد را دریں نجستہ سفر

فریغ بزم وزارت بہ شمع ماہ رسید
 کہ آفتاب ز جہتاپ دیر گاہ رسید
 بجائے خویش ولیکن قمر سبیلہ رسید
 کہ شا کھان شد بر دعویم گواہ رسید
 کہ در قبول توانست خواہ بخواد رسید
 مدام تاکہ ز خورشید ظل ماہ رسید

کہ بہت خسرو انجمن آسماں خورشید
 مسلمست ز تقویم و زریح نزد یکم
 بشکت پنج و سد صد روز میرسد خورشید
 غمی خموشش کہ جانگ شد توانی را
 بقائے دولت شد از خدا بخواہ چنان
 جہاں نفل شے باد و شے نفل الہ

قصیدہ

در تینت قدوم مدار المہام را بہ کشن پر شا د بہاد از دہلی

کہ دلغ بر دل رضواں زلالہ زار آمد
 فتادہ خسروہ مینا بر بگذا ر آمد
 برنگ بوسلمیں بسکہ برگ تبار آمد
 ز غصہ خون بدل نافہ تبار آمد
 کہ غنچہ ہا ہمہ چون نافہ مشکبار آمد
 شبیہ کاکل سپاں ببولے یار آمد
 ز برگ و بار چو ہر شاخ زیر بار آمد
 بشکل شا ہد پگ بستہ چیرہ وار آمد
 کہ سمرنگندہ عرق ریز شاخسار آمد
 گل پیادہ چو از راہ پاسوار آمد
 کہ گریہ اشس سبب خندہ ہسار آمد
 کہ حبیب نافہ تاتار تاتار آمد

بیا کہ درد کن آن طسرفہ نو بہار آمد
 ز بر گمانے گل ولالہ و سخن ہر سو
 شکست شاخ شجر زین تختہ بزاز
 شیم گل چو در آسخت مشک باغبین
 ہوائے باغ بہر آب طلبہ معطار
 سواد سنبل سچیدہ بر بیاض سخن
 خمید چون کہ مفساں ز بار عیال
 نہال از گل خورشید و چچ لبلاش
 چنان ز منت ابر بہار تر گشت مست
 پشت شتوے رخ او سحاب آب آورد
 چنان ز خندہ برق ابر نو بہار گریست
 ز غنچہ چاک بہ پیرایش چنان افتاد

بساغ چوش گل لاله از بار آمد
 کف خضیب ز گل پنجه چنار آمد
 سپهر و کاکشان آب جو بسار آمد
 چو سبز قالی کشیم بر پیکار آمد
 چو تو این به بیکار در کنار آمد
 بوخت عود بر آتش که از چنار آمد
 ز لاله سوخت که دغش سپند و ار آمد
 که کوکب از چو طفلان نی سوار آمد
 ز آب راز دل خاک آشکار آمد
 بجنده رفت چمن کا بر افسکبار آمد
 چو شسته باز صبا شیخ دستکار آمد
 نهالی گل چو عروسیکه سایه دار آمد
 بکار حسنه تکوین مسیح و ار آمد
 چنان بروی جهان رنگ ز بهار آمد
 شده عمیر اگر از هوا غبار آمد
 ز رشک خار دایمان کو بهار آمد
 ز شاخ و برگ بگواره و کتار آمد
 قنطاریک گل و ممد شاخار آمد
 که بهر جنبش گوار سازگار آمد
 بسان دایه کنان گل بجنده و ار آمد
 که ابرو دایه شد و دخل شیر خوار آمد

چو خوش بسینه چو سودا بدل که چوش زند
 شبیه عقدر ثریاست تاک از طارم
 چمن شد از گل متاب و پنجه های سپید
 زمین ز سبزه و برگ گل و سمن یکسر
 گل و شگوفه به برگ و بر از میثمه شاخ
 بر لاله تازه و ناخال بسیار بهر بخور
 بدخ چشم بدار گل سپند در جهر
 چمن ز باد چو طبع رخ عرصه بازی مست
 ز باد راز دل آب شد بجاک نهان
 گر گیت ابر که آتش بجاک ریخت هوا
 ز برگ مهره پنجه مساید و پوشد
 بفرق خویش ز آسب بادی جنبد
 قوای نامیه ز اجای مردگان نبات
 چنان برای جهان شد نسیم عطر فشان
 که شد نسیم اگر غاست از بجار چنار
 زمین چو راز دل خود نهاد و صحرا
 شگوفه با همه اطفال گلبن مست از ان
 بطفل غنچه دهد شیر شبنم شاداب
 از ان بشاخ و زرد صبح نرم نرم نسیم
 صبا ز ندلب طفل غنچه نرم انگشت
 چکید شیر و مادم از ان ز پستانش

نواب کردن اطفال غنجانا نو
 کشاد و بست رو گریه و درختند
 بزرگ پشت چمن رئے دشت دربر سو
 چنین شگفتی و این شمیم درنگ بسیار
 شگفت مادم گوئیم که اندر این ایام
 برگ ریزه خزان در زمان اسفندار
 نہ نماند با ہمگی از ختن شمال آورد
 نہ جوش نشود و نمود اشتعال بریج
 نہ آفتاب چو یونس برآمد از ماهی
 نہ چو جسامت یوسف بدیدہ یعقوب
 پس از پر روئے بدیں رنگ باغ عالم را
 خرد بگفت مگو کاب رفته گلشن را
 کہ این نصارت و نزهت بہ گلشن گیہاں
 وزیر اعظم شاہی کہ سخر سلجوق
 خدیو آصف سادس نظام ملک کن
 بلند رتبہ وزیر یکہ پیش طاق درش
 بشد بدہلی و از دیسرکے سر بظاہر
 دیس آنکہ خطایش چنین زول داشت
 دوروزکے کہ نہاں شد ز دیدہ چون عفا
 زمانہ تھا کہ شد بخت یار د کام روا
 نشاط طرفہ بجان جہانیاں بگرفت

نوائے فاختہ و طوطی و ہزار آمد
 چو ابرو برق گلستاں بچندہ زار آمد
 بود قماشش کہ پشش چو رئے کار آمد
 طلنے وار بحشیم شگفت زار آمد
 طراز تا کہ جہاں را بروئے کار آمد
 بہار از چشم بہ گلزار روزگار آمد
 نہ کہہ ہائیمہ از طسرو کچہ ہار آمد
 نہ ابریش زاندا ازہ جبکہ بار آمد
 نہ در گل پئے نوروز روز بار آمد
 صبا بطیلہ مشک از سوتہ ار آمد
 بہ از بہشت نصارت برگ و بار آمد
 ز ابر موسم و دریا بچو بسار آمد
 ز فیض مقدم دستور شہر بار آمد
 بہ پیش فرو شکو ہشش چو پیشکار آمد
 کہ تاج بختش سلاطین نامدار آمد
 چو آستانہ فرو بام نہ حسار آمد
 گرفت و پشیر از شہر چو پیشکار آمد
 ہمیں کہ سرزدلی نامش آشکار آمد
 در آشیانہ دولت ہماں وار آمد
 نہاں بخت کہ دستور بختیار آمد
 روان تازہ بحشم جہاں زار آمد

که مایه شرف و عزت و افتخار آمد
 اسد بطایح و بسرام نیزه دار آمد
 که در حساب خرد فرد روزگار آمد
 نمان آنجسم و افلاک آشکار آمد
 دلیل محکم و برهان استوار آمد
 و بی چرخ قلم بند در شمار آمد
 قمر بخیل سپاهش رکابدار آمد
 که بارگاه رفیعش فلک مدار آمد
 جهان زخوان نوازش ناله خوار آمد
 ز کلاک تیر فلک سطر زنگار آمد
 گزین سلاله ارکان هفت چار آمد
 که چرخ و بار گمش مرکز مدار آمد
 یمن او بچاس ملک رایسار آمد
 که بحر و کان پئے گنجت خزینہ دار آمد
 مکارم تو بہر ملک دھس دیار آمد
 کہ خیر ہائے کریمیاں بیاد نگار آمد
 خدائے عزت و جلت نگاہدار آمد
 کہ بر مفاوق مدحت زرش نشان آمد
 کہ لطف جوہر اور اعیاسار عار آمد
 درست مغربی ہمہ کرم عیاسار آمد
 ز گنج طبع وے اینک برونے کار آمد

بصدربزم وزارت نشست مؤفاخت
 فلک جنبہ کش و ماہ فاشیہ بردوش
 سپہر پیرنہادست عقل کل نامش
 نہی ضمیر منیری کہ ہجو جام جمش
 صفای گوہر پاکش بساگی کوہر
 شکستہ است قلم سپہر بردستش
 ہلال بہر مندش ز کتل حلقہ بگوش
 مدار کار نہ افلاک بردارایش
 فلک بسندہ چیند ز زخمش خوشہ
 بطاق بارگش چون کتابہ کاشان
 ہمیں نتیجہ آبائی عسوی و غلی مست
 ازاں بصورت پرکار بردر شگرد
 یسار او بکرم ملک رایس انشا
 سپہر منزلت آفتاب سیما یا
 ماثر حسنات بنخاص دھام رسید
 تو شا دباش وہیں طوخیس جاری کن
 نگاہدار حقوق خدا و خلق خدائے
 عنی است مدح سرایت چو گنجوی گنور
 ز ریست پختہ و صفائی و سیم حسام آسا
 بو تہ جلگش آنچنان گداخت کرد
 شنیدہ اند ز خسر و طلائی دست افشا

تراست دست زرافشان زیت و نشا
چنین ز بچهاں دست سازگار آمد

قصیده

در تهنیت عید سعید بعرض بندگان عالی متعالی حضور پر نور

خلد الله ملکہ و سلطانه

دے کہ کرد بگرد افق سپیدہ ظهور
طلیوہ شہ حناور بزنگ زد شجول
زبان تر بسوی نیمروز شام شافت
فلک بہفت قرأت ز بہفت سیارہ
ز ختم سورہ واللیل باقرات شام
بخواند سورہ والشمس والضحیٰ والہجر
کشد صبح چو تفسیر تاضی بیضا
گلندہ مسرب سجد تملوات ست نجوم
برآمد آب حیات از درون تاریکی
بر آسمان شفق و آفتاب و ظلمت شب
خط بطح سیاہ افق سپیدہ کشید
شفق بغیر اشہب عمیر سنج آمیخت
سپیدہ ددخت زرد در افق بدامن شب
نود خشت زرب سنج کیمیای سحر
گداخت آہن شب ز آتش شفق تا ساخت

بحکم فائق اصباح گشت شب کا فور
سپاہ روم شدہ باشہ جشن مفور
گرفت مشرق و مغرب مظفر و منصور
چو خواندہ مصحف برج دوازده چو زبور
چو ابن مامرشامی وقتاری مشہور
فراغ یافت ز ختم شبینہ ما نور
ورق نوشت ز سپارہ در متور
کہ خواند ہر بحر اب صبح سورہ نور
بکان قیہ دید آب چشمہ کا فور
بود چو آتش و انگشت و قرص ناں بہ تنور
شبیبہ قشقہ ہند و ز صندل و کا فور
چو چشم لالہ فد اران میکش مجنور
سجاف سادہ بطرف قباہہ سیفور
قراضہ زر انجم کہ بود چوں کا فور
درست ہر کہ شد ز مرغری مشہور

کشید مرغ سحر خوان چونالہ شبگیر
 سپیدہ بُرد ز گیتی سیامی شب تار
 پس سواد بر پامنی نمود روز افزا
 در آن بیاض کہ آمد کلیم رفت ز ہوش
 مگر تجلی طور و تجلی این صبح
 شگفت ہن کہ چشم جہاں زیل دہنار
 من این شغفم و گفتم کہ طرفہ بواجبی ست
 مردوش گفت کہ یادہ گوی وراثت خانی
 شگرت کاری ییل و ہنار اگر دانی
 چہن بیاض بہ است از سواد مرد و خشم
 صباح عید شہ کامراں کہ عیشش را
 شہنشاہ کہ بزمش با غر خورشید
 خملے گان سلاطین و خسر و آفاق
 علو رتبہ چو آیت نشان او نازل
 نظام طوس بدان شہ نظم ناظم طوس
 نسق گرفت ز نظم تو کار ملت و ملک
 ہمہ امور ز دست تو انتظام گرفت
 ہنار و نغوی تو حریف بناف مشک تار
 زمین شست وز گاد زمین خفاں بر خاست
 نشست کوی ز دعوی و آسمان بر خاست
 یکے ست مرکز نقل زمین و مرکز جسم

در آشیان نغا گشت شپترہ ستور
 افق زدو در آفاق ظلمت دیسور
 نہ آن بیاض کہ آمد پیش سواد چو طور
 دیرین ز خواب بر آیند با کمال شعور
 نظیر اول و ثانی بود ز نغمہ صور
 بیاض جائے سواد دست و نظر نہ طور
 سواد مایہ دیدست نے بیاض چو کور
 ٹوپے نبروہ از سر سری بستہ نمود
 بہیں سیاہ و سپید جہاں چشم شعور
 کہ خاست از سحر عید و صبح شادی سور
 طراز بزم بود از نعیم و حور و تصور
 فلک ز خوشہ پر دین و ہر مے انگور
 خدیو آصف جاہ و نظام ملک حضور
 بلند عزم چو رایت بدست او منصور
 تبارک اللہ ازین دستگاہ شعہ و شعوبہ
 جہاں زصل تو گر دید از نفسیر نقور
 جز نیکہ از تو پراگندہ شد دُر منشور
 گلند ناف و تار تو قاف را ز تصور
 بنائے حلم تو دار و گرانہ ہو فور
 کہ حلم و تدت تو آمد زیادہ از مقدور
 شد از وقار تو بر بخش نقیل چوں منمور

بود معدّل لیل و نهار انصاف
 برستی نرسد رائے مستقیم ترا
 مسخرند بامر تو مشتری و زحک
 نکوست نجات ہی خواه دولت قاهر
 پئے محب و عدوت بود قضا و قدر
 چوماہ مهر تو پر تو دہشت در میاں
 بخد مت چو دیدند ہفت سیارہ
 کندزلے رزین تو مہر کسب ضیا
 مدام ز ہرہ شب خیز کسب بیداری
 نقوش کلک تو باشد ز تابش معنی
 کند قیامت از اجائے معنی مرده
 رسد بنظم تو تعبیر گوہر منظوم
 انامل تو مدارات بہر میل و نهار
 بود ضمیر ترا از مستتر بارز
 بہت ہمت سخایت لب دہان سوال
 شد از سخایت تو معدن سخاک از ان گویند
 ز جو د تو کہ تہیگاہ سیلاں پر کرد
 قرار در کف را تو ہیچ گاہ نیافت
 بشکر تو متکلم چو حاضران غائب
 نہ یاد فضل بر بیع آید و نہ فصل بر بیع
 فراغ و عیش ز عدلت برائے جن و بشر

کہ شد بچرخ نسیم بار گاہ تو مشہور
 کہ در نسا دخط استواست خم مستور
 دلالت ست ز آثار برہنہ از ظہور
 بدعت طالع و اثر ون دشمن مقہور
 چو بہر ماد و حبیب خدا صبا ددیور
 خلاف لیل و نهار اختلاف نسل و نور
 سہر گفت لفظ کان سعیکہ مشکو
 چنانکہ ماہ ز خورشید استفادہ نوز
 کند ز سنجت بلندت کہ چشم بد زان دور
 بعینہ چو سواد بیاض دیدہ حور
 صریر کلک سپاہت کہ ہست ثانی صورت
 سوزد بہ نثر تو تفسیر از در منشور
 نقاط کلک تو مرکز پئے سینن و شہور
 مقدرست برایت مشابہ مذکور
 کشاد کلک تو باب معانی مستور
 کہ بود کان و کنون شد چو لہ لیکن مذکور
 تہی شدہ کمر کو ہمار و حبیب بجز
 بجز عنان صبا سیر باد پائے ستور
 بہ نعمت و کرمت معترف انانث ڈکولہ
 کہ فضل و بدل تو باشد بہ زبان مذکور
 چو آب و دانہ ز جو د تو بہر مانی نمود

فلند تفرقه با درینا و جمع مشرور
 بجز حاتم بفرق ستمگره مقهور
 بر آستان تو فرق بلند می نغزور
 به کید راسه بز چپال ازان بهند نه فور
 عروس ملک ازان با تو شد ز نور نقور
 بصدر بزم سلاطین تویی حجم جمہور
 نینب گرز گرانست چو کاسه نغزور
 چنانکہ محتسب مشرع کاسه طنبور
 بدو رجم تو جرم محرم سمرے سرور
 نظیر صبح ہرات ست و شام نیشاپور
 کہ ہر دو ہست بدل نارسا و نامشہور
 دکن شدشت زہر رخ تو معدن نور
 بجا کہ حیدر آباد ست رشک بیجا پور
 بفر دولت آباے بندگان حضور
 کہ بر مزیتش آمد دلیل دال ضرور
 شد از جل بجمال ایں ازان لبشش موفور
 ہماں شش ست کہ زاید بود بغیب قصور
 نولے بیح زفتانوں حفظ مرتبہ دور
 بشکل کلب علی خاں دگر نمود ظهور
 بہ ہوشش نایبے موسیٰ مگر بروز نشور
 حقیقہ ز اضافت گرفتہ است ظہور

با پس شمع بجز شین ترا عدالت تو
 نراند دست گرفتہ ہیچ گاہ ز قہر
 در آیتن تو او دست سخاوت حاتم
 چو کید راسے تو گرد و کنت گردن ہند
 زبون و خوار چو کا فور خوار دید اورا
 بہ قلب لشکر شاہاں تویی انام ائم
 ہزار کاسہ شکست ست بر سر خاقان
 شکستہ تو سر دشمنان بروز بنبر
 بروند رزم تو ترک فلک پیسالار
 زمین عمد مید تو صبح و شام دکن
 چنین نہ صبح بنارس بود نہ شام اوچ
 زکوه طور پیرس زکوه تور گوسے
 تو شاہ عادل و عاقل تری ز عادل شاہ
 اگر چه شوکت ایں شہریش از پیش ست
 ز حرف ہر دو ہویدا بود چو بشماری
 چو گشت شاہ دریشش جت نظام ششم
 ز نام ہر دو چو حرف مکرر اندازی
 چه دل بنغمہ غالب وہم کہ خوش سرود
 تجلی کہ زموسے ربود ہوش بطور
 اگر بچکے رویت بطور بودی نہ عکس
 شامل تو ز مجبونی عسی پیدا است

عزیز نام تو نام خدا بے ز سما
 شہا پھر حبا با ترا مبارک باد
 من از دعا و ثنایت بمعینم نزدیک
 دطای من بہ بقایت بدوز نزدیک است
 ثنا گر تو بحر من کے نی شاید
 منم غنی و گدا ہست ہر کہ غیر غنی است
 منم کہ پائے من آمد گنج از معنی
 امیر خسرو وقتم نہ طالب و نہ فقیر
 پرست کیسہ اسم من از تقو و نقاط
 کجا رسید نظیری بہ بے نظیری من
 بشیوہ کہ ز شیوا بسا نیم دانہ
 نفعت رون بہ غیبت حضوری نفعی
 کفہ چو مطرب کلکم نو ابراہیم جاز
 جریر و جاحظ و اخلل لبید و اعشی را
 نیم اگر چہ ز ہمدال دسے ہمہ نامم
 بلند تر ز جریرے بود مقاماتم
 مقلعات عرب پیش نظم فناوہ است
 زلاف تو بہ ولیکن بہ نعمت یزداں
 برائے نام غنیم حصار شکر کنم
 غنی ز قلب شود غین و غین راست ہزار

نزول یافتہ اسما بہ گفتہ مشہور
 قدم عید سعید انقبا و جشن سرو
 اگر چہ دور بصورت فتناوہ ام حضور
 کہ می بر بند بقرہ ب اجابتش از دور
 بنندہ شاہ چہ آرد گدائے بے مقدر
 غنا و گدایہ زیبک دیگرند دور و نفور
 بدستگاہ فزونم ز گنجوی گنجور
 نہ بے نواؤ نہ مغلر چو مشاہے مشہور
 چو حبیب طبع شناسیم از در مشور
 اگر چہ آب رخ اوست خاک نیشاپور
 نہ راہ سخ شغالی شد دست دے نیشاپور
 خضای است ظہوری چو آدم بہ ظہور
 چو در عساق رود ز اصناف و نیشاپور
 کفن شود ز مسرت قبسا میان قبور
 بیان معنی من چوں بدیع سلسلہ مشہور
 کہ راویم چو ابو زید نیست ناقل زور
 ز طاق کعبہ دل در میسائے جمہور
 ز بیش و کم نتوان بود کافر نہ کفر
 خدائے را کہ قلیل انداز جہا و شکر
 ہزار شکر کہ آمد ز قلب شد مشکور

قصیده

کاکل برو چو لاه رخ سیمبر شکست
 صد پله عیسر بجیب صبا کتاد
 شور بستم تو نمک زو بزختم گل
 چشمم بگریه آب ز ابر برسا بر زد
 افشان عارض تو ز پروین بود تاب
 لعل لببت عقیق مین از بسا فکند
 از راستی بقدر بلند تو می کشید
 آن کاکل رسا بگر مشکن و گزار
 بیمار زنگت طلبد جان دتن و هم
 آن ابرو دژره بجز گرانو کم فکند
 از روی دلفریب تو عالم شکسته شد
 از تنیدی نگاه تو چون ناله در گلو
 بار غم تو پشت شکیبم شکسته بود
 بشکسته دلم بستم بار با کنون
 ورنه بی پیش شاه شکسته پناه خلق
 شاه دکن که گرز گرانس بر وز رزم
 شاه جهان پناه و خدیو نظام ملک
 صد تخت را بفرق خند او ند تخت زد
 میکرد لاف با کعب گوهرشان او
 بالید شب بخویش که فت در شو شکست
 بند قبا ی تنگ چو از دوش و شکست
 شیرین لب تو قیمت فند و شکر شکست
 لعلت بجنده رونق گلبرگ بر شکست
 تاب رخ تو چه فشمس و قمر شکست
 دندان آبدار تو نریخ گه شکست
 زین لاف شلخ سر و صبا بر لب شکست
 کز ناز کی مباد رسد بر کمر شکست
 ترسم دل مریض ز زمینم کمر شکست
 و آن چشم و غمزه در رنگ جان فتنه شکست
 آید بهر در دست بد و در شکست
 اشکم بچشم و آه درون جگر شکست
 اکنون ز در دجبه تو بار دگر شکست
 مشکن که خوب نیست ازین بنیه شکست
 نالم که با عشق بتانم کمر شکست
 بر لشکر یکم خورد کس در کمر شکست
 کو سنجبه ستم بکعب داد اگر شکست
 صد تاج را بپای ستم تاجر شکست
 دریا شد آب دپل بس ابر بر شکست

درنگ بارقم سر سیمه دشمنش
 شیر خد اچنانکه بخیر شکست صفت
 بهرام صولتی که بهنگام کارزار
 صد خصم خام آرزوی نچستہ فوززم
 شاهین شہر یار که عفت اشکارا دست
 سرخپاش بقوت بازوئے ہمینی
 نوح گہر نمائند بسا زار جود او
 آتش و گر فرو دہبار کہ امت
 خصم اجل گرسنه زیتعت چوز خم خورد
 بشکت شحہ تو سرش را اگر عدو
 دست سخائے حاتم طائی در آستین
 تیغ و علم سپرد بدست تو آفتاب
 کیوان ز ترم کلخ بلندت نشست پست
 رخس تو دم ز ناز بر اس دلب فشانند
 جمشید را ز تحت تو افسند و پایہ
 فغفور چیں ز تیغ تو گردن نمادہ است
 نام تو شان سبجو و قیصر بسا داد
 خصم گرسنه مرگ کہ از جاں شد دست سیر
 دست بحیب فشک و تر از بس گہرقاں
 از تیغ برق تابش و از کوس سعد شور
 آمد ز کیند رای تو در دام کید رائے

بشکت نگ بر سر و برنگ بر شکست
 صفائے خصم شاہ حکم نظر شکست
 تا آستین شکست عبد ارکام شکست
 از عقیقش چو آہ درون جگر شکست
 یسمرغ را بفتان ہمہ بال بر شکست
 دست شجاعت پس زال زر شکست
 بازار ابرو و مجسمہ ز بذل گہر شکست
 گر آتش خندان نم گلہر گہر شکست
 خوش ناشتا ز ذوق باین ہاضم شکست
 طرف کلاہ خویش ز سخوت بر شکست
 انضال بیکران تو از بذل زر شکست
 بر تو قلم عطار د صاحب ہنر شکست
 برجیں را ز بخت تو نقش اثر شکست
 وز سرم نشان لعل بروئے قمر شکست
 افراسیاب را ز شکوہ تو فر شکست
 جہیساں را ز گزر گران تو سر شکست
 شانہ شکوہ خسرو خاقان اگر شکست
 ناہار زاب خنجہ ز تیغ و تبر شکست
 ناموس مایہ داری ہر شک و تر شکست
 چشمان و گوش خصم تو چون کور و کر شکست
 قوراز و فور فوج ظفر موج بر شکست

خصم تو خواب و خنده و امید و آرزو
 آشوب دار و گیر تو در جهان دشمنان
 شاه تویی پنهان پنهان در جهان
 دریاب ورنه کشتی خود را پنهان بکش
 جاوید زمی بجز خصم بغیر پنهان باد
 مداح تو یعنی است که نظم لاییش
 تا با ظفر تصاد و جدال شکست هست
 خصم تو باد و خوار چون غاشاک گرد باد
 از بیم و در چشم لب و دل جگر شکست
 غوغای رستخیز ز هول حشر شکست
 آدب بقدر راجع علم و هنر شکست
 بست است بیل تعلیم اش کابل بر شکست
 گویند حلق کشتی آورده اخضر شکست
 نزع گران بمانی نولک تر شکست
 تا در حد و همیشه کم است از ظفر شکست
 پیش آید زب که بریزد ز بر شکست

قصیده

چه خوش است سال سی و نهم و قدمه بر حسب
 چه رسید سال مبارکش بسلامت و کرامت
 گری زدند برشته اش بیامن و مکارم
 دم قدمش همه دوستان عنق الیه صبا تبه
 شه کامران جهانیان بصلا ت و سما طه
 ظفر و مکانت و کمرمت کایا لته و بسا لته
 بدیار خاور و با ختر اقلت بنجوم ملوکما
 گزر از فسانه حاتم با زار و وصف سخا ت
 چون قلابه های کند او ببلعت بعنق حسود
 دهرش غذای بنجان شان کراضع لرضیعها
 چوننگ از ورو صاعقه رایت اوان ضرابه
 پی عمر آصف جم چشم و لحدرب موهب
 به کشود کار جهانیاں و لغوزیم بطالب
 کف و حیب خلق شد دست پر غایب غراب
 همه دشمنان شده چشمها فلظن لظن مرقت
 و سخا ت و عطایه فله صم ملا ذآرب
 برکاب و ت اودوان اخذت عنان جناب
 چو دمید مهر جلال او بشارق و مغارب
 که حکایتش که شنیده مر جبت بشوب شواب
 گرفت قدرگ گردنش و تعلقت بشوارب
 شده مرگ جسمه دشمنان لحامه کر باب
 بود آن ضریبه صارمش که تقلبت بقوالب

که رسید صیت سخا و او بنجاب و جوانب
 بخار و گردن دشمنان کفلا ند لثائب
 گرفت گردن دوش او و خطیفت بنجالب
 چه عجب که تو فرس افکنی الثبات کل کتابت
 که بماند هر چه ز صیدا و فاکالة لاکالب
 بزودمان سلامتی که غدا خیم عواقب
 تو بریده سر دشمنان بقواطع و قواضب
 که ز بیم تیغ برهنه تو قلبت سوا بجلاب
 به گلو عدوی ز خجرت فخرت عیون شوارب
 همه مضرب کرضیعة لفران حجر باب
 که نندرت ترکیب خود فنا خة لکاتب
 که مکارم تو دل از جهان جذبت اشد جوایب
 که و نور بذل و مکارم متکفل ملآرب
 به بغل گرفت ز رحمت نخصنها کن باب
 که شد ارتفاع مداجت لهم انکار مناصب
 به حال دیده فردز تو کشفتم جمع غیایب
 بخنار کلک بنان تو متضایع کصوایب
 که ایادی کف را دو تو وصلت بکل جوانب
 بشگست ز روشک و شان فستا زلت بمراتب
 تو یگانه بسخائے خود یک حاتم کجائب
 چو زنی به لشکر دشمنان فاسود هم کشتالب

ز فیوض او چه بگویم لقد استفاض حدیثا
 شده ز همتای عالمی لحسامه با کفه
 چو عقاب تیغ نمدت ذات اصطیاح سود
 رخ تو پاید اگر نند فرس انجول کر اهل
 کف و آن سیوف صوارم کجنا الغضنفر
 بکین دشمن تست اهل لیعا قبن عقابه
 تو دیده جگر عدو بشواقب و صوارم
 بنود عجب که بدل کند شمار هم بلثاهم
 چو بخورد زخم و دانش کسجا به بسکو بها
 دل عالمی بمقائے تو کفر شده سراهما
 بود آستان بلند تو لهم کقبلة حساجة
 بنجاب تو همه عالمی تمیل میله زغبه
 به یسار ملک یسین تو کر باب لولا دها
 دل و دهنش و دهنش و گفت متمنیات خلافت
 برفع کوشک دولتت نخصنت تصور قافر
 به طلوع کوکب نجت تو ملاء الخلاء بنور
 لخصنت چو بانوی با وفا بحلیها و حلالها
 ز نور بذل و کرم توئی کفایة بسکیدیها
 چو رسوم عدل و مکارم کست شیون کاسر
 تو فرید و هر مکاری ملک لجة کسرابه
 چه بر زنگه فرس افکنی فرجا لهم کنسایم

زینب جاہ و جمال تجلبت عداک فاقلعوا
 نبرد و در تو جان اگر هوا طری بذلت
 چونقادگر زگران تو بروسم و نکسترت
 کف و دست گنجشان تو تشاکلت بسجامة
 زفضائل تو فانه شد خبر سخاوت و حاتم
 دل تست ابرگر نشان و رخائب کقطار
 کرمت بگونه تازه چو می رسد به جانیاں
 بود از سخاوت تو بره لصلیهم و طلیحهم
 زطور جو دتوال تو علمت حکایت حاتم
 بود آستان بلند تو بضیاء کوبک مجدک
 چو غنی بنده بودم یصف جمیلک دائماً
 چه عجب جو ابر نظم او بنظام سلک قبولک

قصیده

دور از دل از خوش باشد با ماں زیستن
 پئے تا سرد میان آب و آتش همچو شمع
 که بدشت آواره و اسیمه همچو گردباد
 که خرمشیده بناخن رسته ریش سیندرا
 که ز حضرت بر نشاط خلق گریاں همچو ابر
 آتشی در پنبه دل غنسیاں ریخته
 جان بدل ز دست داده با تن زار و نزار
 خاک بر سر باد و رکف چاک دامان زیستن
 که زخم سوزان که از دیده گریاں زیستن
 که بشهر آماجگاه شک طفلان زیستن
 گاه بشکسته بزخم دل منسکه ان زیستن
 که بخود از یاس همچو برتن خندان زیستن
 بخیه بکشاوه ز چاک زخم پنهان زیستن
 دست بر سر پئے در گل خوار و چیراں زیستن

چوں صدائے ناله زنجیر بیرون دروں
 رخنہ بانداختہ در پرده ناموس و تنگ
 چوں کباب نیم خام از سوز دل نم در جگر
 گاہ تلخاب جگر در کام دل ریزاں ز غم
 نفتمے آرام جاں چوں سر نغم روز فرقا
 گفت ہجرانم بلائے جانناں باشد بے
 زیستن خواہی اگر آسودہ می باید ترا
 زندگی باطل و عرض عمر میدانی کجاست
 میر محبوب علی خاں آصف ساہن نظام
 خسرو دارا دیں کہ بخش اہل اسلام است
 داد و رشا ہیکہ ہر کس است در و درش نصیب
 گر خضر دستی از اول نکر دی التماس
 آصف جمشید اگر میدید ملک جاہ تو
 از حیات جاوداں خوشتر شہر دی محض
 با بزرگیامے غم و وصلہ کو چکل دست
 دور از بزم نو آئینش بگلزار جہاں
 میزید رضواں ولیکن از فراق بزم شاہ
 از بک روحی تو بر خویشتن بالہ حیات
 گردم معجز طراوت رُو با عجا ز آورد
 دولت صد گنج قارون از برائے زندگیت
 دشمنت یاد اہل کردی ز بعیت در حیات

پائے در بخر و دارفت ز زندان زیستن
 چاک با انگندہ در جیب دگریاں زیستن
 چوں چراغ صبحگاہی سینہ ہوزاں زیستن
 گہ ز دل خاکستری در دیدہ بنیزاں زیستن
 زانکہ مردن خوشترم آید از میناں زیستن
 ہر کسے رایت در وی سہل آساں زیستن
 در پناہ خسرو جمشید دوراں زیستن
 جز بجد آصف ملک سلیمان زیستن
 انکہ در دورش تناداشت خاقان زیستن
 ہم مسلمان مردن ہرچوں مسلمان زیستن
 با چراغ خاطر و با ساز دوسماں زیستن
 جز بجاک در گت با آب جواں زیستن
 گفتمے ایس طوریت بلکہ سلیمان زیستن
 در پناہ پادشاہ روئے گیاں زیستن
 جان تازہ یافتہ زیں سازد سماں زیستن
 مرگ پندارند آری حور و غلماں زیستن
 می شمارد آید افسوس و رماں زیستن
 و از حیات روح آسائے تو نازاں زیستن
 می تو اند قالب ارواح بے جاں زیستن
 و از پئے بیخ شہر حبیس ایواں زیستن
 در عدم نہاد خود بہ طاق نیاں زیستن

چوں بقا شاه خواهن از خداوند دست
 جز بعد عدل مدخسر و ملک دکن
 میکشد دامن از خمض و آب زندگی
 لے بدورت بی خبر از گردش گردون میتا
 زنده کرد مشکر نعمت های تو دم درکش
 زنده جاوید باش ای سایه فضل آله

وحش فطیر و مرغ و ماهی جن انسان زیتن
 خلق را مشکل بود در دهر کساں زیتن
 در جایوں عمد محبوب علی خاں زیتن
 مے بهمدت بی خطر زایب دوراں زیتن
 مرده باشد که بروی هست تباں زیتن
 که تو دارد منت بسیار برجاں زیتن

قصیده

بنامیزد غیر تری و تجز آب ابر نیسانی
 امیر دادگر دستور دانش گستر
 عطا بخش درم ریزی در افغانی که در دوش
 کفش بحر نوال دکان جو دو ابر بخشایش
 نخل از نو و مشکلی بے روح افزای دلجویش
 رخ خوبش تجلی زار شمع وادی امین
 کیسے کایتد حاتم سر راهش بدریوزه
 هنر سخی که فرمودست تار سم همنه ننده
 فراداں مید بدل دلگه زان حاصل کان را
 ایاب کریم دریائے بخشش کان بخشایش
 ایاقیاض دهر و حاتم دوراں که در عالم
 ایامکت پردهی دانش آموزی خرد سنجی
 چه خابار بی مثالی چه املاطون اشراقی

کف بحر کرم دستور اعظم از در افغانی
 خرد پر در هنر پرد از چون میر علی خانی
 زرد گوهر گراں سجد گدائے اوزان زانی
 رخ اوشع طور و صبح عید و ماه نورانی
 شمیم باد نوروزی و موج آب حیوانی
 ضمیر صافیش آئینه اسرار زردانی
 عظیمی کا وقت بدر و گمش دار ابر بانی
 شده نام علی شیر از فروغ نام افغانی
 نگیرد جز بدست کم عطایش از فراوانی
 که شد بدل تو یاقوت و در و دل بخشانی
 پناه گیتی و ناز جهان و غمخه گیمانی
 که تہ کردند پریش تو زانے سبق خوانی
 چه فیتنا خورس مصری چه بطلمیوس یونانی

تریا منزل و خورشید جاہ و آسمان شانی
 چه کم گردد محیط اعظمت را از فراوانی
 کہ از ریحانیش گردد مشام روح ریحانی
 فرہ زان رنگ او چون سئے پر زورت فروغانی
 کشیدم بست سال از عمر در جمعش پریشانی
 کہ تا بسیندرہ در ترکیب بند سئے آسانی
 در آید چون تر با نذائناں بزرم فارسی مانی
 شناسد شیوہ شیوہ زبانان ایرانی
 نشانیدم بکسی بی سخن حرف زبانہدانی
 کہ در شیرازہ جمعیت آید از پریشانی
 کند ہر قبولت بخت رو گاہش فروغانی
 کہ بر طاق فراموشی نندازد رنگ را مانی
 بقدر ماندن جاہد ناماں جا و داں مانی
 بہمد خرو و حجابہ محبوب علی خانی
 بدین دولت داد و دہش دانش فراوانی
 طفیل فوٹ اعظم حضرت محبوب سبحانی

ابا بر عین طالع شتری طلعت کز میں نخبے
 گرازد در یاد دل رشی بہ کام تشنہ ام رینے
 زبنتان معانی بستہ ام گلدستہ رئیس
 دل آساہوی او چون خوری دلجوی تو جاں پرود
 کتاب فارسی تالیف کردم تازہ ترتیبی
 نمودم کہین لغت را مصدّر و زو حرف صلیت
 رود بر نقش پائے پیشوایان سخن گستر
 عیار ہندیان فارسی گور انکو سجد
 بہ حرفے سنا اور دم از قول سخن دانان
 پریشان نسخہ ام سررشتہ لطف تو میخو اہد
 ز دنیا نام نکویت فازہ بر رخسار عنوانش
 چنان از رنگ اقبال نگاریں گردو این نہ
 بماند نام نیکت جا و داں زیں نامہ نامی
 بدو بر افتخار دودمان دولت آصف
 سد و سال و شب روز و سحر شامت بود یار
 طفیل خواجہ دنیا و دین محبوب حق برق

قصیدہ

پئے خدیو زمین آصف زمان بر خاست
 بدو دمان شے فخر دودمان بر خاست
 زمین زد و بر بسو سید و آسمان بر خاست

سپہا گر پئے تعظیم دجہاں بر خاست
 خدیو آصف سادس نظام ملک کہ او
 نظام ملک دکن کہ جلال او خورشید

صدای تینیت از چرخ و اختران برخواست
 ز ساکنان فلک بانگ الاماں برخواست
 کہ نقش بخل ز لوج دل جہاں برخواست
 ز پیر زالی چہ خیزد چو با جواں برخواست
 فروغ از رخ خورشید خاواں برخواست
 چو خار پشت زہر موعے اوستاں برخواست
 ز لوج یاد جہاں نقش ہفتخواں برخواست
 بہ خانمان مخالف اماں زجاں برخواست
 کہ اعتبار ازیں یادہ دستاں برخواست
 صدای خرمی از جان انس و جاں برخواست
 فروغ صبح تجلی چو طور ازاں برخواست
 بو دنیسم کہ از بلغ و بوستاں برخواست
 بتازہ کاری کشت جہانیاں برخواست
 کہ نالہ از لب فریادش از دہاں برخواست
 مگر بر موعے زمین ممدی زماں برخواست
 کیس گزشتہ از گوشہ کساں برخواست
 بباد خلد گرش گرد آستاں برخواست
 نجائے خویش بتبظیمش آستاں برخواست
 ز مایہ داری دریا و کاں زماں برخواست
 ز لاف بہیدہ رفعت مکان برخواست
 سخواب نیز گزشتہ از دہاں برخواست

نہا د تاج بس چوں شہ پہسر سریر
 بسوز رزم چو شمشیر از نیام کشید
 بہ زرنشاند چنان سکہ کرم دستش
 چو پور زال بود پیر زال بازورش
 چو تافت نیر رخشان لائے روشن او
 ز تیرہا کہ بحجم عدو گزشت آنسو
 تہمتنی کہ بسازوئے رسم انگن او
 چو دست برد بہ تیغ و چو تیغ برد بسر
 ز زور در رسم دستاں گلو بازوئے شاہ
 چو بر پشت بہ تخت شہ سلیمان وار
 زہی جبین مینش کہ در شب دیچور
 پئے شگفتن دلہائے عالمے لطفش
 عیم جو دو نوازش بان ابرہبار
 نشست ہول حاش چاں بجان عدو
 بتارک اللہ ازیں عہد فرخی مددش
 عدو ز سہم خدنگش چو داد جاں تیرش
 بچشم حور کشیدست سمرہ ساں ضواں
 ز پانگشت زمین از وقار سنگیش
 دیکہ بست میان دکشا دست نوال
 تو آں ریفح مکانی کہ پیش تو کیواں
 گرہ ز سیم تو سہد گرہ یہ در گلوعے عدو

بنائے علم تو آمد گراں کہ از بارش
 بعدل و داد و جو برخاستی میاں بستہ
 بر آسماں ز نینبت بان کو نشست
 بوستان جہاں پہنچ کس نشان ندہد
 دل تو قبضہ و لطف تو ابر دریا بار
 پناں پنجنگ و ترافشانہ زرد گوہر
 کشادہ گشت در دین برشے اہل زمین
 شد از کف تو بزیر قلم سپید و سیاہ
 نشست در سرد در سیدہ نامیان و مہری
 فتادہ بود ز پا پیر آسماں لیکن
 چو دید دست گہر پایش زرفشان ترا
 بود نہ خود تو باور حکایت خاتم
 نشست تیغ تو چون بر قساں فلک لرزید
 ز دشمن تو اہل فارغ از کمین بنشست
 ہما ببال و پر خود ازاں ہمایوں شد
 بتخت باش کہ خیزد مدد ز تخت از بیم
 غنی تیغ نظم کمال کرد کہ گفت
 سخن کمال صفا ہاں نشانہ بر کرسی
 و یک ختم نشد بر کمال حسن سخن
 چرا بیدہ گشتی ہچو سہرمد از کوری
 فغاں بجال نراب جہانیاں اینست

زمین نشست زگا و زمین فغاں برخاست
 نشست فتنہ و آشوب از میاں برخاست
 بسا کہ کوہ ز امرت چو آسماں برخاست
 کہ چون تو تازہ نبال ثمر فشاں برخاست
 ز قبلہ ابر جو برخاست بیگراں برخاست
 کہ شور از لب دریا و ابر و کال برخاست
 ز دست تیغ تو چون فصل آسماں برخاست
 تبارک اللہ ازین سحر کز سیاہ برخاست
 بخون خصم چو تیغ تو از میاں برخاست
 بدستاری بخت تو چون جواں برخاست
 ز بحر بانگ برآمد ز کال فغاں برخاست
 کہزین معائنہ ظاہر آں مناس برخاست
 ز بیم مو بہ تن ترک آسماں برخاست
 کہ تیر بخشش تو از خانہ کماں برخاست
 کہ زیر سایہ چپت رضا یگانہ برخاست
 مدام تا کہ کند از یقین گماں برخاست
 کہ بندگی ترا آسماں بحساں برخاست
 باین نشست سخن کم زد یگراں برخاست
 سخن زخم کہ اور اندر این گماں برخاست
 ہراں غبار کہ از خاک اصغماں برخاست
 کہ رسم داد و دین دور از جہاں برخاست

قصیدہ

اجل بغارتِ خصم تو از کین برزد
 کاجل زردی زمین برد و بر زمین برزد
 سبک بنجاک عدوئے ترا زین برزد
 بیام و شام ز بام چہا میں برزد
 چو بست دست تو دامن استیں برزد
 کہ ابر آب بہ گلزار یا سہیں برزد
 گئے بزرگ در افتاد و گہ بچیں برزد
 بنا گھاں لحد او سر از زمین برزد
 قضا ز جاش بدناس کہ بڑی برزد
 کہ در متوز تہہ جب تہہ پوتیں برزد
 ز خون او بچیں حنیہ پوچیں برزد
 چو عزم رزم تو بر ساعد استیں برزد
 کہ مہر مہر دو لایش بہ رنگیں برزد
 کہ تکبہ بر سر اورنگ ہفتیں برزد
 بچہ چیں نزدہ گر شاہ چیں برزد
 چو مہر نقش رخ ختم مر سیلےں برزد
 طراز تازہ ایاک نستعین برزد
 بشیر و شیرہ انگور انگبیس برزد
 ز خسروی بفسریدون آبتیں برزد

چو خنجر تو سہرا ز برگ یا سہیں برزد
 بگرد باد فتنہ خصم تو بہ خس باند
 گراں رکاب نکر دی کہ دست برد پھر
 فلک ازینکہ بود ہر گویے چو گانت
 کمر شکست عدو را بست بازویش
 چنان شگفتہ زد دست تو شد جہاں گوی
 ازاں سپید و سیہ شد ترا کہ اقبال
 عدو بہرگ مفا چا چو مرد از بہیت
 بنا و خصم تو منت چو بر زمین برداشت
 چنان فسر دعدویت ز سر دہری دہر
 تراست خنجر ہنسہ دکہ شقہ احمر
 بچیب جان عدو چاک رفت تا دامن
 خدیو آصف دوران نظام ملک دکن
 نہ ہی ستارہ سپاہی زہے سپہ سیر
 بہ پنچہ روئے نہ پچید اگر بہ شیر زند
 شمع کہ از سر حلاص بزرگی نزل
 بر استین جلالت برکے فتح میں
 غذائے طفل جہاں را مہربانی طبعش
 ز داودی بانو شیر داں طرف آمد

تو باش خرم و خوش دل از نیکه بر خصمت
 بود بنائے یقینت بسا بفضل خدا
 بخت با تو تر سال از بعین از عمر
 غمی ز درد دلم خون شود که گفت نظیر
 بخورین کندش همقران که در قرآن
 اصل کشادگان و قضا کس برزد
 همیشه تا که بنائے گمان یقین برزد
 خوش این دعا که سر از جیب ایا همین برزد
 نعمت بر خستن غم آستین برزد
 مثل بلو لوی مکنون و جور عین برزد

قصیده

خسرو سال نوت سال سرور و سوری باد
 رشته عمرت چو دورات فلک طول طویل
 صبح و شام حیدر آباد از سر در سال نو
 باد از شام و کن شام اوده روشن سو
 هر چه در تملیک باشد ناظر افلاک را
 هر سعادت که دکان مشتری سودا کنند
 دال نخست با تو بد کا یوان کیوان جای است
 چون بریح اولیس که شاه دین شهرت گشت
 زهره هر روزت سر اید نعمت سرور و
 آسمان آسا بگیتی بارگاه تو باشند
 گرضیائے بے رضایت هر بخشد ماه را
 هم شنایت را کند نظم جو اهر تیر سیخ
 آفتاب زرگرد در یاد کانت گنجدان
 قصر جاہت را ثوابت خشت و مہار آسمان
 و از سرورش از ثریا تا اثری سرور باد
 عقد ہائے او چو انجم افروز موفور باد
 غیرت شام ہرات و صبح نیشاپور باد
 برہ صبح بنارس از صباحش نور باد
 از نظر ہائے محبت مسرت و منظور باد
 سودا دبر ماہ و برسال نوت مقصور باد
 در حصارش خانمان و شمنان محصور باد
 ایس بریح آخر از شاہ دکن مشہور باد
 ماد ہر طب چون چراغت در سر لے سور باد
 آفتاب آسا بسالم را بیت مقصور باد
 دیکوٹ و زخرف آن ہر دو ذور از نور باد
 ہم نارت را ز ہر دین گوہر مشہور باد
 دست تو گنجینہ بخش و بخت تو گنخور باد
 ہم نزل میر عمارت ہر دم فرد در باد

خوشه پر دریں بجائے خوشه انگور باد
 پرده دار اندر حریم حرمت تو حور باد
 در سعادت همقران طالع تیمور باد
 رسلے وردیت پرضیادین دولت پزیر باد
 نه فلک گوید الهی سعیم مشکور باد
 ساغر ت خورشید جای ساغر بلور باد
 چشم بدین فلک یارب ز دورت زرباد
 آستان سجده گاه قیصر و غفور باد
 سرمه مست از برای چشم شوخ حور باد
 بالش پر مهر خواب معوه و معفور باد
 نامه اش بر کاغذ افشان چشم مور باد
 شهره هر شهر باد و در جہاں مشہور باد
 کشور دلما ی خلق از ہر تو معور باد
 سینہ پر سوراخ ہا چون خانہ زنبور باد
 و از سر تک خون عدو را چشمہا ناسور باد
 ہم سبب نجات عدو زلفت شب و بچور باد
 و انجہ نزدیک بدست از دستانت دور باد
 در بقعہ سوسیس عیان خاصیت کافور باد
 دشمنانت را دلی پر شیون پر شور باد
 از دکن تا ہند و سند و قاہرہ قہر باد
 دشمن و آئین انصاف تو طشت و مور باد

از بر لے بادہ صافت بجام آفتاب
 یاسان بارگاہت باد ترک فلک
 طالعہ تا زیاوری سعد اکبر مشتری
 ہجوماہ نیم ماہ و ہجوماہ نیم روز
 ہفت سیارہ و دو در خدمت و زوشاہ
 باد و در چرخ گرداں وقت و ساعت
 دور دورت شاہ داد اگر از مینت
 آسینت دستگاہ دولت شاہ و گدا
 ہر غباری کرد زرت بر خیزد از باد ہشت
 در جایوں دور تو بال و پر شاہین باز
 خود سلیمانی ترا گرم نوید عرض حال
 عیت اقبال چو آبانے کرامت ماہ و سال
 خانہ بچورہ جہاں قہر تو باد اتراب
 دشمنت را از سان نیزہ و شمشیر تیر
 باد زخم آب و زویدہ و ہا نش از لعاب
 ہم خمیراغ خانہ اش خال رخ لیلای لیل
 ہر ہر دور دست از کونی و شمنت نزدیک
 در لب و کام عدو ہر نوش بادیش زہر
 دوستانت را درونی باد پر سور و سرور
 قہرمان شوکت را کادمہ کشور کشای
 از فساد و رعنے اود باد ایمن ملک تو

در بماند زنده یارب زنده در گور باد
 همچو آشی از سیه روزی عدو شب گور باد
 گاه در کفنی ز رود گه در کفن مستور باد
 چون شکست نشد رو هر ارضه ای صبر باد
 از کف دست گهر پاشت مگر مغز و پاد
 و از تجلی خاطرت چشم و چرخ طور باد
 تلخ فرق قیصر و چتر سر نغفور باد
 کاسه سر باک اعدا کاسه طنبور باد
 رسم خود و کرمت را دست تو دستور باد
 صادرای صامت تو قیام منشور باد
 روی کبیده جبهه جیبال و فرق نور باد
 انکسرت چون شکر صاحبقران تیمور باد
 شرکت و شانت چو شان قیصر و نغفور باد
 داستان عمر جبار و سر پایانه در باد
 جلا از تقدیر یزدانی ترا مقدر باد
 بد ضایع تو قضایا شش سر سبز مقصور باد
 را حکمید و لشکر جیبال و ملک نور باد
 جام ایامت ز خط جوهر و اکم دور باد
 و از صفای خراسان تا به نیشاپور باد
 در فرغ و در فراغ از سایه و از نور باد
 چون پهلک کاف بنا کرد در جهان مشهور باد

خصم تو بد زندگانی او فاده مرده
 همچو آتش خصمت از غور شد باشد روز کور
 دائم از فقر و فنا خصم تو گر داند لباس
 از سردرت نشد در غمهای عالم رشکست
 بجز اگر کشتی نجاتی بست از شرم آب شد
 از دید حیفا کف موسی بود دست و کفست
 سایه چترهایون تو چون بال هما
 یکنند تا پاره پاره احتساب قمر تو
 نقش ملک سلطنت را خدایات مانی رقم
 گر شود مرفوع منشوری ز دیوان قضا
 سجده سینه آستان عالیت صبح و مسا
 ملک تو چون ملک و القربین ابن فیقوس
 سله تو چون سله افلاطون و زینون کبیر
 داستان رسم و ستان بر دوز و زور تو
 هر چه از امرکان فردا قدر و دوکان قدر
 و آنچه از کان قدر آید به کان قضا
 در دل و در حکم و در ملک بان تو بند
 شهر یار ادا و اگر شاه غلاف جام جم
 راست آنگ شایسته از علق و نغفور
 عالی در ظل چتر و نور سله سله تو
 یارب این جشن چهل ساله عمر شهر یارب

چوں ادیبی در چهل روز از بسیل اندین
 زین چهل سال سید و لغو ز جانفزا
 همچو قلب صوفیاں کز ابیس گیر و قرار
 این چهل سال از برای کاسه احوال خلق
 این چهل سالی ہمارک بہرین و مینست
 مسخ خواں و غنی شہا تفضل مسخ تو
 حیدر آباد از ظہورم غیرت تر شیر بہت
 نظم من بر خاک عربی شیخ کا فوری نہا
 زین چہل رونق ادیم ملک امو فور باد
 چوں چہل سال نبوت عالمی پر نور باد
 قلب عالم زین چہل سال از صفا محمود باد
 غیرت چہل سال صنی کاسہ فغفور باد
 چوں چہل شہا و موسیٰ برفس از طوبیاد
 چوں نظام گنجہ از ترسخن گنجور باد
 داز فروغ صبح عدلت رشک بجا پویاد
 خاک او از نظم من در نور و در کا فور باد

قصیدہ

ایں قصیدہ در ۲۲۳ ہفتہ نوشتہ شد نتیجہ استاد محیر سلیقانی و مہوندا

”صبا چون سبیل تر گر دلالت تاب دہد
 سپیدہ دم کہ جمالت یرات نور دہد
 در بخویش نیاید جہاں بساں کلیم
 یکی تو غمزہ یہ کارم کن ز نزدیکی
 شکیب از دل زاہد بر ولب لعلت
 بس ست بادہ ز ساقی مرا انجام سقا
 می ز تعلق مینا بد در جام صبور
 من آن نیم کہ گم گوش گفتمہ دعا
 ز داغ غمائی بگر خانہ ام بود روشن
 بہر طرف کہ رسد بوسے مشکاب دہد
 چراغ صبح فروغ حسیل طور دہد
 اگر رخ تو تجلی بطور طور دہد
 کہ ز گس تو فریم بسی زد و دہد
 فریب چشم تو با عسا بد صبور دہد
 چرا احتیاج کہ در ساغر بلور دہد
 می طہور نوید ہوا لغور دہد
 اگر ہزار فریم ز روے حور دہد
 چنانکہ دوزخ سوزاں ز نار نور دہد

صبا بخور شمشیر پئی بخورد
 و میکه شربت کوثر بجام خورد
 لبست بجام دل من می طهارد
 ببا و نیچه مریم پئی بخورد
 که غیبت تو مرا عشوه حضورد
 شهیکه نه فلک او را لقب حضورد
 شکوه تخت فریدون و تاج نورد
 کز فلک سیلان بلک مورده
 بقصر غلش قرار دو صد قصورده
 بنجم و فتنه از آن خوابش بگورده
 خیزد رسته گردم ستورده
 بیند و عود بسوزد اگر بخورد
 ضیای روی تو بنیش بچشم کورده
 خبر بجان عدو از فتنه رگورده
 چو گرد راه تو سبره بچشم کورده
 بدوستان تو زهره نوید سورده
 بجان خصم خواص صدای صورده
 رسوم مشعل داری باه دورده
 چراغ ماه چه تا بد چه تاب نورده
 برک و ایشلم دیده فکر نورده
 سپهر خطبه بنام تو در حضورده

چو عود بر سر آتش نهد رخ از دست
 زلال لعل لبست یاد میکند رضوان
 در بهشت کتاید رخ تو بر رویم
 بغدایب چو ترسایخ آتشین ترا
 چنان بیاد تو لذت برم شب بجان
 گذشت لفظ حضورم بلب که یاد آمد
 حضور آصف دران که تحت تاج ازو
 خدیو تخت ستان تاج بخش و بیخ نواز
 بیزم و لکش او گذر کند رضوان
 چو خصم و فتنه و خواب اجل کز بنس اند
 صبا ز غصه جولان او بدیده حور
 فلک بجز خور از نجوم در بر مشر
 لطیف لفظ تو صد گوشش که نشنوا
 ز قهرت که هراستخوان پلوش
 کشته بر وزن سوزن تنبیده مریم
 بدشمن تو ندا سے اهل دهد با هم
 تفنگ رعد خروش تو درو غاصد باد
 سپهر از پئی بزم خجسته آئینیت
 با قباب جهان تاب روی روشن تو
 هزار زنده در آئین سلطنت رایت
 سر و ش غیب ترا چون خطاب حضور

بعینیت چو سودی تو بر ستارہ عنایت
 بلاے حمد تو چنید غنی کر اقبالت
 پناہ و بہشت جہاں آید از ناپائیب
 ہمیشہ تاکہ بناے الم بیا و فنا
 طفیل احمد مرسل عدلے غزوجل
 بطول عمر تو عرض حیات ارزانی
 کہ ماہ پوسہ رکاب ترا ز دورد بہ
 زمانہ اہل زمین را صلایے سوژد بہ
 امان و عافیت از فتنہ و فتنہ زد بہ
 نوید عیش و صلائی سرور و سورہ بہ
 سرور و سور تراتا بر و ز صور د بہ
 کنا و عرض حیات ہمہ سرور د بہ

قصیدہ

ایسے بخت تو جو بخت سکندر جہاں گ رفت
 دامان سایل تو بزرگستین فشانند
 تنہانہ از تو بستی عروس دکن نگار
 اقبال تو بہ بخت سکندر شدہ تریں
 جو دو تو خوان لطف ہند بہ پیر زلال
 ہم از فروغ را تو خیرہ شد آفتاب
 ہمت نسیم صبح کہ تازہ کت رشام
 گوئی بود زمانہ بمیدان آسمان
 ہر شام ساخت ست نثارش پائے تو
 سیم ستارہ زرگر خود ہر سحر گداخت
 ہم دہرا ز رواج خلق تو یافت جان
 عالم بسایہ کرت از تو ز دھر
 از پر تو جمال تو چوں ہر نیم روز
 بادی جہاں بیا زدی بخت جواں گرفت
 تازہ بدامن از کف گوہر شاں گرفت
 خال و خط از تو شاہد ہند و ستاں گرفت
 بختت بقال طالع صاحب قرآن گرفت
 غمت ز پور زلال دو صید مہنخواں گرفت
 ہم از ضیای روی ہمہ آسماں گرفت
 قہر تو آتشی کہ بمغز استخوان گرفت
 تا صولت ز کاہشاں ہولجاں گرفت
 ایں طاس پر گہر کہ کبیر آسماں گرفت
 زان طشت تو بے شستن دست دہاں گرفت
 ہم جان دہر زندگی جاوداں گرفت
 بگرنجیت و پناہ در اں ساہباں گرفت
 فرو فروغ روی زمین وزاں گرفت

از تیغ بندی تو توان صفها گ گفت
 از ککشان سبند خن ز دها گ گرفت
 چون آسما که روشنی از روشنا گ گرفت
 و ز منطق فصیح تو بلبل زبا گ گرفت
 و از رله چو صبا ح تو رونق جهان گرفت
 نیک و بد زمانه زیار رگا گ گرفت
 فال از برله سال ز نور و زکا گ گرفت
 و از مشتری و زهره حساب تو را گ گرفت
 بر بان رنج و راحت و سود و زیان گ گرفت
 گاه حیفیض و اوج بزبب بیا گ گرفت
 تسلیم در مقابله دشمنان گ گرفت
 اندازه حوادث کون و مکان گ گرفت
 تقویم کهنه و غلط در انگا گ گرفت
 ناست ز قرص ماه بدستار خوا گ گرفت
 خوی تو پر شمیم گل و گلستا گ گرفت
 مرآمد و دوال رکابت دوا گ گرفت
 هم نسته ز فیض تو در یاد گگا گ گرفت
 جا در دل عده تو سم از سنا گ گرفت
 پیل دما ز ناخن شیر زبا گ گرفت
 بر شاخ سدره همت تو آسما گ گرفت
 سهل است خار و خس زره دوستا گ گرفت

یک آهنی بهارس چو یولا و هند میت
 شیر فلک ز بیم خدنگ در مصاف
 روشن شد از فرغ تدا بسیر تو زمین
 از خنده بلخ تو پر شور شد چمن
 از صورت صبح تو گیتی فروغ یافت
 هر چند ز بیچ بست مخم ز ماه و سال
 تحویل آفتاب بر برج محل شمرد
 از ماه و مهر حرف کسوف و خورشید
 انظار هفت کواکب سیار آسما
 گاه ز احراق و محاق و دبال گفت
 تکیه را تمام محبت اسما و نام
 بالجلد زین نقوش جدا اول که بیچ بست
 لیکن بحسب رای زین تو این حساب
 چرخ از بره کباب نهادست در تنور
 رویت خنده بر رخ صبح دوم زده
 رفت آفتاب و بوسه غمان ترا اسما
 هم بهره ز لطف تو بر دبر آفتاب
 همچو غرور در سر گر و نکشاں و بر
 تعویذ باز دانا ترا در نیگا رشیر
 چو طایران قدس ببال و پر بلند
 لطفت بر گداز عدد گل نشانده است

پشت چمن ہر آنچہ باگیر دازیسار
 گوشہ عطا و ماتم طے شہرہ در حجاز
 نیکو شیم کہ زہرا ز کسب خیر کرد
 کلک کفکش بگرفت عطار دلم کشید
 دوران دوید غاشیہ بردوش ز رکاب
 در بندل وجود شیوہ ہاتم گاہ داشت
 روز یکایتا دوبراد ہم سنا دزین ق
 بہرام در رکاب دوید و پناہ جست
 گر ہدیش چو سہرہ ستارہ تخیم کرد
 گریخ و نجوم بمشرق علم کشید
 تا مملکت بر آصف دوران قرار یافت
 دانند ہم گناں کہ بزرگی بسال نیست
 آسائشی کہ داشت تمنای آل و خواب
 گر نسبت لشکرست و گرد و کشتورست
 کان اگر بود ز خنساو بان شاہ
 شہ آفتاب ثابت و سیارہ اش صفات
 زان تن زدن ز مع خوش آمد کنوں غنی
 تا مشتری بزہرہ قلن سعادتست
 با شاہ شاہزادہ قران تا ہنراہ سال
 روے جہاں ز رایت روت بہاں گرفت
 صیت سخا و آصف دوران جہاں گرفت
 عالی ہم کہ رفت از آسماں گرفت
 دست و دوش بچو دم بچو دکان گرفت
 بیکر ان دور کاہ چو در زیر پاں گرفت
 در عدل و داد شیمہ نوشیرواں گرفت
 روزیکہ بر نشست و فرس راغان گرفت
 بفر فلک پیلے قادیوا ماں گرفت
 نقش سمش چو تاج بسرفقدراں گرفت
 شاہ و کن جہاں زکران تا کراں گرفت
 ملک کن قرار زد و روز ماں گرفت
 زان پیر حیح پذیرشہ جہاں گرفت
 گیتی نطل آصف سادس عیار گرفت
 بس این چنین تنگست و بسی آنچان گرفت
 بیرون و بہ بطن گر ہر چہ کان گرفت
 نتوان شمار ثابت و سیارگان گرفت
 بایرہ دعای شہہ کامراں گرفت
 تا مینت زمین و زمانین قران گرفت
 بادا کہ ماگ مین از این فہراں گرفت

قصیدہ

در تبتع مرزا غالب ہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ
 وہو ہذا سخن زرد و ضہ رضواں بکوئے یار کشد

چہ دل ز خطابت سو کی سبزہ زار کشد
 بیا کہ خستہ دلان غم فساق ترا
 ہمیں نہ ہجرت عشاق را بدور انگند
 امید نیست کہ خوئے ستگرت گاہے
 فغاں کہ کس نرساند بگوش گل کی بار
 ز عارض تو دل لالہ داعیہ دارد
 نہ روئے وشت نہ پشت چمن مرابے تو
 جمال رویتو آتش بخرمن گل زد
 ولے برد و ضہ رضواں گراید از کویت
 بنجاک و خون رود آن دل کہ باقدور دیت
 چو شمع طور یکے جلوہ زماں جمال نماے
 تراش سینہ بلبل ز نوک خار گذشت
 بہ ام زلف پیمان دلم کہ مے ترسم
 وزاں یکے یکند بگوشش کہ صفت عجاہ
 شہی کہ ناقہ لیل سے دولت اورا
 جہاں دو پردہ کشد بر درت زلیل ہمار
 قمر کا ب تو از دور بوسد و ترسد

چہ خاطرے ز زخمت جانب بہار کشد
 بسینہ خنجر خونریز انتظار کشد
 فراشتے تو ہجو را بدار کشد
 عنان بہ تربیت عاشق بر بگذار کشد
 ہزار نالہ اگر عند لیب زارہ کشد
 زینچہ تو شرر در جگر چنار کشد
 بسیر باغ و تماشائے مرغزار کشد
 بلوکہ شعلہ گل از آتش چنار کشد
 کہ سر بکوبہ و بیاباں زلالہ زار کشد
 نفس ببا دگل و سر و جو بیار کشد
 کہ دل زد دست من و دست من ز کار کشد
 تو ہم بیا کہ دل از رشک خار خار کشد
 کزیں جفا نمودل نالما سے زار کشد
 کہ داد مو ضعیف از گزندہ مار کشد
 فلک کجا وہ کشد ہر وہ ہمار کشد
 سپہر ہر حریم تو نہ حصار کشد
 کہ طر قوی تو اور از رہ گزار کشد

بروز رزم اگر تیغ آبدار کشد
 بدوش غاشیه مثل رکابدار کشد
 که تیغ بر سر اعدا چو ذوالفقار کشد
 ز آب انگر دوز برین دیح تشار کشد
 بر مننه میت بدورت تنی که عار کشد
 که شب ز تیر گشیش باهگ زینهار کشد
 هزار حصن بگیرد اگر حصار کشد
 کجا چین بی گل منت بهار کشد
 قباے خسرو تا تار تار تار کشد
 بچشم نور فلک سرمه از عبار کشد
 جزا دلکجاست جوانی که در کنار کشد
 گئے ز خون عدو پنجه درنگار کشد
 گئے ز پرچم رایت بسرخار کشد
 دمیکه دشمنه براعدا بکار کشد
 چو زین بر اشهب تا زنده لاهوت کشد
 شراره که از ایل تیغ بر قبار کشد
 پاپے سلسله از موج جویار کشد
 که انفعال ز غدر گناه گار کشد
 چیا بزیرنگامش چو شرمسار کشد
 گرش شمار نمائی بی بی شمار کشد
 که از دیار بسوسے دگر دیار کشد

شبیکه بگذرد از فرق و شمنان آبخش
 بکف رکاب تو گوید چو سفته گوش هلال
 شگفت نیست که محبوب با علی ست بنام
 تف تفنگ تو بر جا که آتشش افروزد
 بجز مصاف تو کا ندر مصاف جویان است
 چنان ز قهر تو شد روز و شمنان تیره
 هزار قلعه کشاید اگر گسر بندد
 جهان تمام بگستاخ شدت از رویش
 چو تا فتن بخطا تا فتن کند عویش
 ز گروم سمدت کز آسمان گذرد
 عروس ملک جهان را محبت اقبال
 گئے ز تیغ محامل کند بگردن ابد
 گم ز پشت سمندش ندر سر ریایے
 ز بیم کار بزاری کشد معاذ اللہ
 کشد جنبیه اش از خنگ ماه نو بهرام
 شود چراغ عدو در ایتیره راه عدم
 ہو الیقید جباب اوفتد چو سرو آزاد
 بزرگ حوصله کو چیک دلی خطا بخشے
 سخا بلند کند نام او چو ابر بهار
 مکار میکہ خدا در نهاد ادبش داد
 بود نوازی نوات بصاعت دلکش

چو صیب غنچه گل چاک از بهار کشد
 اگر خماش تن گل ز نوک خار کشد
 بر دوز معرکه نوبت بگیرد دار کشد
 سگه به نیزه تنی بر سر اندازد کشد
 چنانکه ابر سیاه سر ز کوه مبار کشد
 چو خامه تور تم های اعتبار کشد
 چو قطر ها که ز ابر سیاه قطار کشد
 چو زین بر ادا هم نازی بیفتکار کشد
 که بار دیر سی پشت شاخسار کشد
 که تا دال رکاب تو استوار کشد
 فتنه ز بیم سنانت اگر شکار کشد
 هزار زخم محاسن بشکل بار کشد
 چنانکه دل شکن طره نگار کشد
 بچار یار که اید بهفت و چار کشد
 بکار هاهمه حکمت چو پیش کار کشد
 رقم کنیم بدانسان که خام کار کشد
 غمان اسپک خود طفل نیوا کشد
 اگر دل تو به صحرای زلالینا کشد

خزاں عقوبت او میکند سربلگی
 قوای نامیه آید بجاں ز به نامی
 به تیغ و نیزه چو برد دشمنان بدخواهش
 گله به تیغ مسری دورا نگند از تن
 ز موبک تو علم سر به آسمان ساید
 قلم بد فتر خودیش کند دبیر فلک
 گهر ز فلک تو پیوسته باره دو پیهم
 کشف به بت کند هزار شیر غریب
 ز شاخ پنجه بر آرد غر بهار از بیم
 بصد زین چو نشینی ز پے دود بهرام
 در اضطراب ثوابت بصورت سیار
 بدوش دگر دن جو زله آسمان آنتین
 خم کند که گردن عدوی ترا
 همیشه تا که دل مومنان بحکم نبی
 چهار عنصر سفلی و هفت سیار
 غنچه بطرز دلآویز پنجهت غالب
 بدان طریق که پاشمسوار برق عنان
 بیا و میل بنظم ز نظم غالب کن

قصیدہ

در تہنیت سال گره عالی حضرت خداوند ملکہ بابتہ سال چہل و سوم در ۳۲۵ھ

دیکہ در برم آن شہنشاہان زمین نشست
 کجاست آتش بید و دلا کہ سرا
 نشد جال قرم زگر داگر برخواست
 نشست تیر جگر دوزاگر بسینہ صید
 نہ آتش است کہ نشست و دود از ان برخواست
 خدنگ ناز بجا نم نشاندی و برخواست
 تو خاستی و قیامت زہر طرف برخواست
 غریب کو توتر کرد و دغم ز جاں برخواست
 نشست بکسی من جہاں بمن بے تو
 بجو تیغ چہ بنشانی آتش شو قم
 فغاں ز کا فر زلفت کہ بیج دنیا سے
 برم پناہ ز کفرش بدیں پناہ جہاں
 چو تو بہ تخت شہی شہر یار چین نشست
 چہ شاہ چین و فریدول کہ خسرو انجم
 چہ جاے خسرو انجم کہ قصر شاہی را
 سبک عنان چو تو چین بزم رزم نہاست
 بر جاے جہاں بر مرقع تلو کو یں

بنم شستم و غم از دل خریدن نشست
 کہ در بہار از ان روی آتش نشست
 ز خط غبار بخار مرہ چین نشست
 چو تیر عطر زہ تو بردل غمیں نشست
 چراغ رنگ تو از خط غمیں نشست
 بسینہ درد کہ جزر و نود و پس نشست
 تو بر شستی و یک فتنہ بر زمین نشست
 دمی زیاد تو بے نالہ خریدن نشست
 کہ باستم زدہ ہر سچ ہمیش نشست
 کہ آب تیر تو ہم بردل غمیں نشست
 بند ایمن از ان ناصد و پس نشست
 کہ بر سر ریشمی جز بر لے دیں نشست
 نہ شاہ چین کہ فریدون آتین نشست
 فراز چرخ بر او رنگ چارین نشست
 چو تو خلاصہ نظرت بکشین نشست
 گراں رکاب تراز تو بسنگین نشست
 برنگ رو تو تو یک نقش و کشین نشست

ز جو رفاقہ کے درجہاں عنین نشست
 کمان قوس کشیدہ پے کین نشست
 نہ مرغ سدرہ کہ برتر ز ہفتین نشست
 چاند نشست کہ کن خزاں جنین نشست
 فلک نجم تو لرزیدہ چوں زمین نشست
 چو ہر وہاہ تر اسکے ڈنگیں نشست
 دے زپاے طرفدایچھیں نہ نشست
 عمل شد و برصدگہ صد نہیں نشست
 کہ مشتری بتواز رشک ہمقرین نشست
 کہ از تو داغ غلامیش ہر جس نہ نشست
 بہ بزم عیش نشستی و جم جنین نشست
 چو تو سوار شدی فتح ہر زمین نشست
 کہ از عدو تو در سینہ غیر کین نشست
 کہ تیر غزنہ ز فرنگاں مہ جس نشست
 بلوچ خاطر اوقش جو زمین نشست
 جو پاپے علم تو شد در میان زمین نشست
 سخاست بر سر اعدا کہ بر سرین نشست
 ز باد صحر کفر اں چرخ دیں نشست
 کہ در قسطنطنیہ سعادت تو قرین نشست
 ز جوش تلخ زخم از سگ جنین نشست
 گس ز بیم سرایت بر انگین نشست

پے کفالت ارزاق تا کفت برخاست
 شبے نشد کہ برا عدلے دولت بہرام
 ہلے ہمت از نہ فلک بر آں پر زد
 ز احتساب تو رفاصہ فلک بر گاو
 زمین ز علم تو از جانخواست ہجو فلک
 کدام روز و شب آمد کہ بر سپید و سیاہ
 بخدست تو تھا تا ز دست او برخاست
 چو اوج اختر بخت یافت ز اصطلاب
 ہمین بخت تو نہاگو نہ ہفتہ ان آمد
 خداداد شہسرت بجان ہر زماہ
 ہر زم خاستی و چوں تو کے کجا برخاست
 چو تو بہ تخت نشستی فلک زمین بوسید
 چنان زہر تو دلہا کین او برخاست
 نشست تیر تو در سینہ عدو زاناں
 کسی کہ روئے نکو تو یک نظر دہست
 نشست خواست زمین از دو قار سنگیت
 چگونہ جان برد از روی عدو کہ شمشیرت
 چو رخ بخت تو روشن کہ زیر دامن تو
 کجا بہ بخت رسایت رسیدہ و القرین
 ز رود تلخی عیشش لبر کہ قمرت
 ز تلخ عیشی دشمن کرد و جہاں تلخ ست

تبارک اللہ بقصر شمشیری چون تو
 غبار ہم محنت چو داد سر ہوا
 بروز داد ز غوغای عام و بذل عمیم
 شکستہ شد کمر و شمنان ز بیم و ہنوز
 خدیو عامی و لہنی کہ حساطت یکدم
 خراب خانہ نصحت شد از ہلاکت او
 نشست تیغ تو چون بر سرش زجاں برخواست
 ز صورت تو نبر خاست خاطر می از سر
 طراز نام تو آمد قبایے شاہی را
 مجستہ باد تو احشیں سال چہل و سوم
 ز لفظ چہل و سوم حرف اول و آخر
 ہمیں نہ جام طرب جم نہ ناد القابیت
 تو جم بہد خودستی ہم از حساب عمل
 تو باش بر سر تخت شہی نشستہ بفتح
 عینی بہدحت شاہ دکن توانی را

فلک جناب خدیوے بر شہ نشست
 نشست بر سر اعدا و بر زمین نشست
 بلب ز رفت ترا لالہ بچہ چہن نشست
 ز پنجہ تو شکستی بر آستین نشست
 ز چارہ سازی و تیمار دادین نشست
 بے مکان پیشیند اگر مکیں نشست
 کہ با حیات دگر دشمن ہمیں نشست
 ز سیرت تو بیکدل غبار کیں نشست
 جز از تو نقش قبارا بر آستین نشست
 ز نقطہ حال سیدہ تابد روی سین نشست
 نمود سال کہ یک حرف بہ ازین نشست
 ہمیں ز جاہ تو این نقش د نشین نشست
 فراز مسند جم جہز تو جانشین نشست
 مدام تاکہ نباشد یکسر شین نشست
 چنان نشاند کہ از دیگران چنین نشست

قصیدہ

بتقریب و مامیر کبیر نواب قارا لامرا اقبال الدولہ مدار المہام و وزیر عظم
دولت آصفیہ صانہا الدولہ الیہامن الآفہ و البلیہ از شملہ کشمیر بمقام علی گڑھ

ہاں علی گڑھ کہ ترا کارب ماں آمد
برسرت سایہ فلند آنک پی سایہ خلق
آمد از شملہ و گل برسرو دستارت نزد
سر سری مگر ازین آہ و دروش سن
مردہ بودی برسرت طیبی دوران آمد
قطرہ بودی تو پویست محیط فضیلت
ساحل خشک بدی نوح کرم نوریہ
بکیں باد یہ بودی برسرت حضرت گذشت
خاک بودی فلک مالت آمد کہ ترا
سجدہ شکر بجا آرد یہ تعظیم بگو
حامی ملت دین حارس شرع و ناموس
نائب سلطنت پادشہ ملک دکن
صدر جم مرتبہ نواب وقار الامرا
آں طرفدار دکن حارس شرع و ناموس
آں گرامی گھر بجز وزارت کورا

ساز گارت فلک طالع و دوران آمد
سایہ ہر فلک چوں مہ تاباں آمد
بہجواں باد شمالی کہ بہیستاں آمد
تا گونی کہ قلاں آمد و ہماں آمد
مور بودی بدرت تخت سیماں آمد
ذرہ بودی برسرت ہر درخشاں آمد
صدف کاسہ بکف بودہ نیماں آمد
تشنہ خستہ بدی چشمہ حیوان آمد
مرکز دائرہ گنبد گر داں آمد
کا دلین فرد سرد فترا مکان آمد
حافظ امن و اماں داور ذیشان آمد
ناصر دولت محبوب علی خاں آمد
آصف رٹے زمین جعفر گیماں آمد
کہ نہیںش بدل قیصر و خاقاں آمد
منستے برسرو ہر انسریشاں آمد

آنکه در ذکرش و صفتش جذر احم
 اصفت و می بر علی شیر و نظام ست ذریه
 در خرد مندی و فطنت ز فلا طول بگذشت
 خلق را آنست خلقتش بر شام دل جهان
 فیض ابرگرش صورت فیضان بهار
 عالی تشنه لب طبع تو بحر افضال
 بهترین و نعل تو شد آمد را باب سوال
 از بعد و بندے و اقلیم کشانی نامت
 همچو آل بید که از باد بلرزد در بارغ
 حلا رستم و بهنگامه رزم بهمن
 گاه از سنبله گیرد بهان شیر فلک
 بادم از درخت که زنگ اجل است
 روز سر نیچو تو بازوے بهمن بشکست
 عادل و بادل و دانا و دلیرت وزیر
 نه گمی خون کسی ریخت نه آب کس بر
 بجز آل آب گهر گامده چشم صدف
 روش معدلت و داد کبیری که حجت
 قصر قدرت که قضا که دنیا نشد در آب
 پاسه ایوان تو همپایه کیوان با داد

هر نفس ناطقه سا منق گو یان آمد
 شاه گز قیصر و غفور و قدحان آمد
 حیدر آباد از دغیرت یونان آمد
 چون شیمی است که از روضه ضنون آمد
 یخس و خار و رود بر گل و گیاه آمد
 آرزو با صدف و دست توتیان آمد
 کمترین خرج ترا دخل بخشان آمد
 روگه نامه بهنگامه ترکان آمد
 شیر در بادیه از سهم تو لرزان آمد
 در مصانت همه باز یچو بر طفلان آمد
 بسکه از صولت قهر تو هر اسان آمد
 سام ابرص بسرام نریسان آمد
 دست بر لبست اگر رستم دندان آمد
 چشم بد دور پشانی است که شایان آمد
 حافظ مرحمت او که بحفظان آمد
 غیر آل خون که بهم در جگر کان آمد
 که حرفت روشش دانی مشردان آمد
 کمترین زمینه اوطارم کیوان آمد
 تا بهین قافیه ایوان پیگیوان آمد

قصیدہ

در تہنیت صحت اعلیٰ حضرت حضور پر نور از مرض ہیفنہ خلد اللہ ملکہ در ۱۳۲۵ھ

برطرح مشاعرہ مولوی اسد اللہ صاحب نوشتہ شد وہو ہذا نوید صحت شاہ دکن مبارک باد

رسیدہ شاہ و گفقا بمن مبارک باد	سپیدہ دم کہ ز طرف چمن مبارک باد
خدا یگان ملوک زمین مبارک باد	بلک از نیکو پس از پنج رومی در آستید
شگفتگی بہ مزاج حسین مبارک باد	ز غسل صحت شد شد جہاں شگفتہ چمن
سرور و سوری ہلک دکن مبارک باد	شد از نشا تا سراسر دکن سراسر سود
چنین سرور بسرو علن مبارک باد	جہاں بظاہر و باطن پر از سرور شدت
بد ہر سیر و پیر خ کمن مبارک باد	ہم آں نشاط جوانی ہم این نوید نوی
چو شام وصل و چو صبح وطن مبارک باد	ز شہر یار دکن صبح و شام او بر ہلک
بہ تن زجان و ہم از جان بہ تن مبارک باد	رسید جان بہ تن و تن زجان شدہ زندہ
و گر نغصہ بمسیر د کفن مبارک باد	ز صحت تو مبارک بختنت کفنی
فرا ز ظارم چسب کمن مبارک باد	بشہر یار دہ خسر و نجوم امروز
چو تفت ماہ بدست پر ن مبارک باد	بشت و شوے رخ شاہ آفتاب ہر
ز انجم ست بہرا نجن مبارک باد	نشاط خلق چو آراست انجن ہر سو
پے اویم سہیل من مبارک باد	زمین مثال اویم ست و شہ سہیل من
ز سیتہ بلبلان و دہن مبارک باد	بہ نفس چو نفس آید بگوشش رود
دہد بسرو گل دیاسمن مبارک باد	چو آب تادہ پے خدمت شدہ است بیابغ

کسی بوست چه گنج زخمی کا مروز
 توندہ کردہ رسم گرم تراشا ہا
 فزون ز تمنیت کیجاں بصد آداب
 فدا قبول تو یارب بجائے ختم رسل

نبودہ است چو در پیرین مبارک باد
 زمعن وجعفر و کجی معن مبارک باد
 غنی بہ خسرو دوران زین مبارک باد
 با احترام حسین و حسن مبارک باد

قصیدہ

در تقریب مذکور نوشتہ شدہ

خداے راست مسلم شاہ برون زعداد
 بیزوہ صد و بہت و چار سال سعید
 کہ شہر یار دکن یا نیت صحت کلی
 زہت شہی کہ چو در تیسیم بکدانہ
 دو روز کی ز مرض شد مزاج شاہ طول
 چو روی روشن در ایزدین شاہ دکن
 شہر کو کبہ شاہی کہ مشتری بروی
 ز عدل داد تو شاہ و کن گفت چو باغ
 تراست نہ فلک ہفت کوکب سیار
 بچرخ میر عمارت ز حل ترا گوید
 چو نفس ناطقہ گوید سر رکک ترا
 بیج مادہ صورت نہ بند از نیست
 کند ز امر تو کام قضا صفت مہرم
 شکست نہ انوسے آداب درد بست
 ترا بہ نجت سکندر سد فلطونی

کہ عیش رفتہ نامادگر بار و داد
 مدجادی اولی در نشاط کشا و
 نشست شاد و تخت شہی لبان قباد
 ز لطف جو ہر اصلی ست مغز اجداد
 ظال رفت و نشاط آمد و جہاں شد شاد
 نہ مہر چرخ منور نہ تیرا و نقتاد
 وان یکا د بخوا ند کہ چشم پد مر ساد
 رسد مرا کہ گویم بعینہ بغداد
 بساں چار عارضہ سختی و منقاد
 کہ باد گوشک جاہ تو تا اید آباد
 دبیر چرخ ہزار آفرین ہزار آباد
 بطبع چار عارضہ قبول کون و فساد
 فلک قبول تغیر سخت کم استعداد
 عقول عشرہ چو شاگرد از پئے استاد
 بایں طبیعت نعتا و خاطر وقاد

فراخ عرصه جولا محک تو مبتدا قلم
 بجان خصم لعینت و بال باد بدست
 نمود آتش قهرت بخصم خاک لود
 ز بند جو رزاقان زان شدت سرد آرز
 کشید جو بد تو در بار نصیب بحر عدن
 شد از تو ربع شمال زمین همه مسکون
 کیے زو سع تو نعم خانه شرافت و ش
 چو تیغ و سکه ستانی ز قیصر و قفور
 بچین در ورم فتنه ز لاله چو نغمه صبور
 عدد چه جاں بردار و کی که نوکنا و ک
 رسید شمره عدلت بجله ملک دیا ر
 با اعتماد ز عدل تو جیدر آبادست
 بر ای بخت بزندت زل بود مبد
 عدد که خانه خود ساخت بجهو باغ ارم
 مربع و کن از فیض حسن لطفت
 صبح میخ تو خوش آدم ازین گفتن
 غمی ز میخ تو گشتم بدل شهنشک نیست
 از ان درازی دامن و آستین ارم
 بلندرتیه فصلم شد انجان که مرا
 تو اعتماد بمن کن که نظم من خالیست
 سنین عمر و شهر حیات تو با دا
 دوام دولت و اقبال بی دولت باد

بلند بارگت چار طاق سبح شداد
 عقوبتی ست تو گوئی که کرد و عود بعباد
 هرا نیجه آب بفرعون کرد و باد به عباد
 که نهدگی ترا در چین سپاست
 کشاد بذل تو در بار برے خلق و عباد
 جزین دو خانه که هر دو فقا د از دنیا د
 دگر ز بدل تو گنجینه خراب آباد
 چو تخت و تاج ربانی ز کعبه و وقبا د
 بنک فرس ز افلاک بگه ز ذفریا و
 غید و رنگ جانش چو نشتر فضا د
 چنانکه نصیحت سخاوت بعرض طول بلاد
 نه معدل دینای عرض طول بلاد
 بر سکه دولت پاینده استا به میعاد
 گلند قهر تو دورش ز باغ چو شاد
 بود نکاشته کلک مانی و بهزاد
 که شد طویل نجاد دست یا کثیر رما د
 تیگر می بدل آمد چنانکه گفت استاد
 که از شنای تو بر قامت تم قب افتاد
 ز خواجگی چو عبیدت صاحب عباد
 ز لافنامه عمید و گزافهای عماد
 بری بسا عقول عشر ز نقص و نفاذ
 چو دودهای فلک در از شمار و عباد

قطعه

تاریخ وصال مولانا و مرثیة شیخ فضل الرحمن صاحب فرات برهانه و افاض علینا فیضاً
در سنه یکمزار و سه صد و سیزدهم هجری نبوی علی صاحبها الصلوٰة والسلام در بیستم پور نوشته شد

بود یکتا بمیان علمای فاضل	آنچه در فقه و احادیث و اصول تفسیر
شاه و اسحق گرامی گزید یا دل	ادب آموز علومش بیدار دہلی
داز غلام علمیش دولت شاہی حاصل	دلن درویشی او بود ز شاہ آفاق
یافتندش خلعت و بہر خلعت قابل	آن دو فخر سلف و پشت پناہ اخلا
کا در خلق زگر داب بسوی سائل	نا خدا از پے کشتی ہدایت کردند
عاشق احمد مرسل چو اولیس و اصل	محو اخلاص ادب بود بآل و اصحاب
کہ بر قلم پیش پیش مردان منزل	آنچنان پر ہمت شد دسر گرم آمد
بیان فتہ دل از کف نہال حاصل	ہرچو اصحاب گد صورت و شاہ معنی
مجمع داد اگر شد متفرق حاصل	ہر جمع آمدہ از مال پریشان کردش
کہ ہر آسوی و سہر سیمہ بدو شد دل	حضرتش مرجع امید و مال آمال
پاک از غیبت محرف غلط و لا طائل	بزم اوقدہ کرہ سیرت و وصف پاکان
بوریا بستر او کا سہ و کوزش از گنگ	مندش بود سریری زر نہای بیاس
شاد از ان مسجور بریدہ بشکستہ چو دل	خوش بآں حجرہ تنگی کہ شد خواہمیش
کہ تعلیم مقامات بحجہ مشاغل	گمہ بتدریس احادیث بسجہ مشغول
گاہ از فارس گمہ از اردو و بہا کا قائل	میشد از ذوق با شاعر حقیقت اشار
گنج چشمش نہ الم چشمہ اشک سائل	چوں جناب نبوی گاہ لبش در طہیت

گہ بازار خراماں پی سوداؤ ثواب
 گہ بازار گہ طفلان برسید و پرسید
 گہ بدر دازہ مسجد نگران شام انکام
 گہ سحر گہ بدر استاد و جمع اصیاف
 گہ زوی آہ نبا گاہ کہ سوز و سینه
 یکصد پنج شدا ز عمر شرفش لیکن
 نہ نہم پوش قلندر نہ فرخرف صوفی
 نہ نہ سبح و مصلانہ بدلی و جبہ
 نہ بجزب و نہ بچوش و نہ بحال نہ بقال
 سادہ پیرایہ و آمیختہ با سایر ماس
 داشت دو پلہ کلا ہی ز فاش کپور
 ہر چہ گفت ست کیں بندہ دل خستہ
 غیر از صدق و صفائست نہ سخنش
 شد چو صلش بخدا فصل زتن پر سیم
 گفت از فصل وصال است کہ فضل رحمن

کار دازہ بر عجز آورد ملح و غفل
 کہ ازین جملہ کدام ست تیم و عامل
 از پی مقدم ہماں غریب منزل
 بی گفت کہ فاخوج بدر گفت از بل
 گاہ محی گفت معاذ اللہ کہ خود کوزل
 نہ معطل ز شنیدن نہ ز دیدن عاقل
 نہ خطیب سخن آرا نہ فرا کم عامل
 نہ پستار و عمامہ نہ بشملہ عامل
 نہ بغلطیدن خاک و نہ برقص بسمل
 باز نشاخنہ از عالی و وسط و سافل
 جامہ جلہ شنش بود شریک شامل
 نیست اغراق فضول و نہ غلو فاضل
 کہ ہمہ جو بہ حق ریخت بہ پردیزن دل
 سال بی فصل و صالش ز خود چوں سال
 از سر تیم چو بر جاست بچی شد و اصل

$$۱۲۰۸ + ۱۰۸ = ۱۳۱۶ - ۳ = ۱۳۱۳$$

مطلب یہ ہے کہ لفظ فضل رحمن کے عدد لفظ حق کے عدد سے ملے اور سرسرم یعنی جیم کے
 عدد اُس میں سے دور ہو گئے تو ۱۳۱۳ عدد باقی رہتے ہیں یہی وفات حضرت کا ہے۔

کتبہ محمد عبدالغنی عقی عنہ در ۱۳۲۶ قوشہ شد

قطع

در حیدرآباد بر طرح مشاعرہ نعتیہ میرزا اعلام حسین خان در ۱۳۲۶ھ نوشتہ شد

سُبْحَانَ الْقَبْلِ مِثْلًا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

خواہم علم ز شعر سوئے ابر آورم	نام از سخن بلند چو نثری بر آورم
باد امین در از کہ دارم در آیتیں	شاید کز آستینیں بدیہنا بر آورم
افقدت سلم ز دست دیر فلک فرو	چوں دست بر قلم پئے انشا بر آورم
کبری نهم بعرض بلند سخنوری	خود را مگر بہ عیش معلی بر آورم
خوانند از سپہر بریں آفریں بر آں	تحمیں لب ز لہاء اعلیٰ بر آورم
افقد ز چرخ زہرہ بروئے زمین خمین	در نعت ز فرمہ چو یکسا بر آورم
نعت رسول پاک سرایم چنان بہ نظم	کز آنجناب رسر بہ نثر یا بر آورم
بر صاحب براق بگویم سنازدل	دم از مدیح صاحب اسری بر آورم
گوایم از صریح کنایہ بودوئے	من نام شاہ شرب و بطحا بر آورم
ختم رسل محمد مرسل کہ بر سپہر	ذکر لبند او ز رفعت بر آورم
اٹھ توئی کہ رایت حمد ترا بہ حشر	فرمود حق کہ از مہمہ بالا بر آورم
شاہا توئی کہ گفت خدا نام نامیت	بانام خویش ہمسرو ہمت بر آورم
ایزد و دیگر کم ز نعمتا بتو کشاد	فال فتوح تو ز مینا بر آورم
بر معجز تو حجت ناطق پئے عدو	حرفے کہ گفت جبرہ صما بر آورم
قال زوال چارہ تاجش ز قہر تو	از کنگرہ شکستہ کسرے بر آورم
احیے مردگان شود از نقش پای تو	این مژدہ در سامع موتی بر آورم
گرد و دلم ہزار سویدا بود خوشم	تا داغت از ہزار سویدا بر آورم

شاخ از نهال سدره و طوبی بر آورم
 گر یک نفس ز تو بتو آلا بر آورم
 نامت چو در کشت و کلیسا بر آورم
 سر از کفن بیا و توشاها بر آورم
 بر آه گرم کزد دل پیدا بر آورم
 گر خود دے ز تو بهمت بر آورم
 در عرصه شفاعت کبرے بر آورم
 صد خواب خوش بدره طوبی بر آورم
 فرماید ازیں بدر گه والا بر آورم
 از خویشین بر آه تو مولی بر آورم
 زین مصحف نکو پئے فدا بر آورم
 باخری دعیش میا بر آورم
 از فضل تو کلیم زد ریا بر آورم
 چون ناله در فراق توشاها بر آورم
 زین هنرگی خوش بست که خود بر آورم
 داغ غلامیت چو بسیا بر آورم
 از زنگ هر دو دل و مصلاب بر آورم
 تمار و سفید پیش تو خود را بر آورم
 دل از نعیم جنت علیا بر آورم

دانم اگر بدره و طوبی قدرت شبیه
 کار دم مسیح کند نفس مرا
 هرت بسر آید و از پائے او فدا
 در روز رستخیز که خیزند از قبور
 در بحر توشان ز حجیم دستر دهد
 من بگزم شها ز تهنائے سرد کون
 داغ غلامیت که از ان به شفیق نیست
 غلطیدم بنجاک رهت به از ان که من
 والی شده بملک دلم تهرمان نفس
 در چشم حور سر مه کند مش اگر عیار
 گر نیت بخواب تسلی شوم که فال
 روز و شبهاں بهر و دلاوی تور درگا
 از اشک انفعال بدر یا شدم غریق
 بانگ گداز خانه بر آرد کریم را
 ترسم که سر ز روضه بر آری ز خوابنا
 سیماے رستگاری جا دید من بود
 بخشی گرم خلوص ز روی دریا خلک
 با عاصیاں پناه بخش بروز حشر
 بی تو مرا بهشت بدوزخ برابرست

من هم معنی کمینه غلام شمم از ان
 سر از غلامیش به ثریا بر آورم

قطع

به تقریب و ادع مولوی سید حسین بگلگرامی ملقب به عماد الملک از حیدرآباد و بکدو
ایشان از خدمت نظامت تعلیمات حیدرآباد و قبول ممبری پر یوی کونسل
پارلیمنٹ لندن بموجب پتروہ ہزار روپیہ سالانہ از سرکار انگریزی در ۱۳۲۵ھ

پس از ثناء رسولین رُف و حرم
عماد ملک فلاطون بود ز رائے سلیم
چو بید پائے بر بن بدورد و شلیم
بود شگفتہ و شش از سخا چو گل ز سلیم
جدار غنی و غزوات بحکم طبع سلیم
عطوف و غدر نیوشندہ و غیور و حلیم
لطیفہ سنج و سخن فہم بذلہ گوی و ندیم
بیاد اوست ز ہر فن ہمہ حدیث قدیم
فسون اوست بہر کس قلم و تعلیم
بہر گیانہ فضل و بہتر شریک از سلیم
نشست سکہ او از قلم ہیفت اقلیم
کہ ابرو بحر بنا زندگردد رست یتیم
زمینش از چہ گرامی شد از نزار کرم
زلنم و نسق تو گوئی کہ گوہری ست ظلم

پس از سپاس فدائے جہان علی و علیم
گو بہ حمد ہمایون آصف جم جاہ
بدور آصف سادس رشتے رلے بو
بود نہفتہ بہمدش و فاجو بود رگل
بری ز صنعت و سازش بہ طینت ساڈ
ہمین و مہر گرا دیر گیر و زود آمرز
ہنر سپند و ہنر و شناس قدر افزا
بخاطرش ز علوم ست جملہ کہنہ و نو
فسانہ الہیت بہ بنش ہمہ علوم و فنون
بہر معانی بیگانہ آشنا طبعش
ہمیں نہ شترہ لفظش ز ہر طرف برقا
با دست نازش آبا اگر چہ احرازند
ز بگرام بسے گر چہ آمدند گرام
من و خدا سے کہ سید حسین پاک گمر

با ستادی شهزاده امتیاز او راست
 تبارک الله زبندی که شه باو کرد دست
 ز بار دین بک کرد چون بکسار
 بلائے شاه بچینم که طول عمرش را
 بدور او دو دهنم شد از میانہ بند
 شد از نگارش کلکت که جاودان ثانی
 ز چند روز که گرفت از سرش سایه
 گذشت بر زوریا و منتش باقی ست
 پاس باد نسیم از شکفت لاله و گل
 همیشه تا که خط و سطح و جسم را اجزا ست
 تو شاد باش به ظل شه دکن اصف
 طفیل سرور عالم نظام آصف جاہ

که پیش اہل تیزست امتیاز عظیم
 کسے نہ گشت ز اقران بدو قرین سہم
 کتا دولت در خمی راہ غریم
 سپردہ است بعرض حیات ناز و عیم
 بہ بزم خسرو برطانیہ چو رکن تویم
 نگار خانہ چینی سرشتہ تعلیم
 چہ غم کہ بر سر او از توتتہ ست عظیم
 بجان بجر کہ از فیض اوست در تیم
 بدوش باغ بود گور و دز باغ نسیم
 ہمیشہ تا نبود نقطہ قابل تقسیم
 چو شہ بہ ظل شہ انبیا رسول کریم
 بیاش تخت شہی باد بر سرش دہیم

صحت نامہ

نوٹ: ذیل کی فہرست میں گویا زیادہ تر نقطوں درم کردوں یا شو شوں اور شنبہ
 حروف کی غلطیاں ہیں جو سیاق و سباق سے بھی بخوبی معلوم ہو سکتی ہیں، تاہم
 حتی الامکان ان تمام مقامات کے واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ناظرین کرام
 تکلیف فرما کر درست فرمائیں۔

ہتمم

صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط
شعشع	شعشع	۱۹	۶	بزم وجم	بزم جم	۸	۲
بہ لقا	لقما	۲۰	۷	زر بخشش	زر بخشش و	۱۲	۷
نہیش	نہیش	۲۱	۷	آذاری	آذاری	۱۸	۷
ندار	ندار	۱۶	۱۰	رغم	زعم	۶	۶
سپس	سپس	۱۳	۱۳	سراید	سراید	۱۳	۷

صحب	غلط	ک	نص	صحب	غلط	ک	نص
هم	مه	۶	۳۲				
مه	سه	۶	=	پخته	پخت	۱۵	۱۵
نه	ز	۲۰	۳۵	راد	راد	۷	۱۷
سپرو	سپر	۹	۳۶	تت	هست	=	=
دواب	دوآب	۱۱	=	باد	یاد	۱۷	۱۹
ش	ش	۷	۳۹	راد	راد	۲	۲۱
سج	سج	۱۳	۴۰	دوتا	دوتا	۱۳	=
هر	بر	۹	۴۳	مکینه	مکند	۱۰	۲۳
خورد	جوژد	۱۷	=	عقود	عقول	۲۰	۲۳
نادره	تادره	۱۹	=				
دار	دار	۴	۴۵	ببخزوی	بخزوی	۱۲	=
زد	زو	۷	=	جلال	طال	۱۳	۲۹
روز	زور	۹	=	بردم	بردم	۲۰	=
چو	جو	۱۹	=	روائی	ردای	۲۰	۳۰
زد	در	۱۷	۴۶	ازسج	ازخ	۲۱	=
زکوه	زکوة	۲۱	=	الارزاق	الارزاق	۱۳	۳۳
شکافت	شکافت	۶	۴۷	دقایق	دقایق	=	=
سنبه	سنبه	۱۵	۴۹	دیم	ریم	۲	۳۳
				بهر	هر	۳	=
بگری	بگری	۹	۵۰	عزیز	عزیز	=	=
		۱	۵۱				

صفحہ	غلط	صفحہ	صحیح	غلط	صفحہ
۵۱	۱	بودہ	بودہ	۴۹	۱۱
۵۲	۲۱	گو	کو	۶۰	۲
۵۳	۲۰	مس	میر	۶۱	۱۲
۵۵	۱	سیاہاں	سپاہاں	۶۲	۴
۵۶	۵	ناد	باد	۶۰	۹
۶۰	۶	دمومی	دموی	۶۰	۱۱
۶۰	۱۲	برندال	بزندان	۶۳	۲
۶۰	۱۳	جیب	جیب	۶۰	۱۴
۶۰	۱۶	بکنج	بکنج	۶۲	۱۰
۵۶	۱۳	باد	بہ او	۶۶	۸
۵۹	۱۳	گفت	گفت	۶۰	۱۶
۶۱	۵	بکسار	یکبار	۶۶	۱۹
۶۳	۲	بطایح	بہ طایح	۶۸	۸
۶۰	۴	نہاں زانجم	نہاں انجم	۶۰	۱۳
۶۳	۱۶	انگشت	انگشت	۶۰	۱۳
۶۰	۱۸	بغیر	بہ غیر	۶۹	۱۴
۶۵	۸	ٹو	تو	۶۰	۲۱
۶۶	۶	طسل دوز	طسل دوز	۸۰	۱۰
۶۸	۱۵	وٹے	وٹے	۸۱	۴
۶۰	۱۴	نظم	نظم	۸۲	۴
دہم	دہم	دہم	دہم	دہم	دہم
بہ خیر	بخیر	بہ خیر	بخیر	بہ خیر	بخیر
چہ	چہ	چہ	چہ	چہ	چہ
لغات	الغبات	لغات	الغبات	لغات	الغبات
کسجاہ	کسجاہ	کسجاہ	کسجاہ	کسجاہ	کسجاہ
حاجہ	حساجہ	حاجہ	حساجہ	حاجہ	حساجہ
طری	اطری	طری	اطری	طری	اطری
اسیمہ	اسیمہ	اسیمہ	اسیمہ	اسیمہ	اسیمہ
ہم چون	ہمچو	ہم چون	ہمچو	ہم چون	ہمچو
ٹیوا زبانان	ٹیوہ زبانان	ٹیوا زبانان	ٹیوہ زبانان	ٹیوا زبانان	ٹیوہ زبانان
برحق	برق	برحق	برق	برحق	برق
اماں	زماں	اماں	زماں	اماں	زماں
بناں	بیان	بناں	بیان	بناں	بیان
فسان	فان	فسان	فان	فسان	فان
تخش	بخش	تخش	بخش	تخش	بخش
پہچید	پہچید	پہچید	پہچید	پہچید	پہچید
بہ اوشیرواں	باوشیرواں	بہ اوشیرواں	باوشیرواں	بہ اوشیرواں	باوشیرواں
سرور	سرور	سرور	سرور	سرور	سرور
دین و دولت	دین و دولت	دین و دولت	دین و دولت	دین و دولت	دین و دولت
دہر	دہر	دہر	دہر	دہر	دہر

صفحہ	ک	غلط	صحیح	صفحہ	ک	غلط	صحیح
۸۲	۵	ارضد	ازصد	۹۲	۴	نخز	نخز
"	۱۱	س	سابر	"	۷	دے	دے
۸۳	۴	چل	چل	۹۳	۵	داد	داد
"	۱۹	ے	مرا	۹۶	۱۳	طارم	طارم
۸۷	۴	دکان	دکان	۹۷	۱۴	شپہر	شپہر
"	۸	بر	شیر	۹۸	۷	بدل	بدل
"	۱۴	یسی	یسی	"	۱۲	میناے	میناے
۸۸	۳	رحمتہ اللہ	رحمہ اللہ	۹۹	۲۱	گا	گا
۸۹	۶	بانگ	بانگ	۱۰۱	۴	سوسے	سوسے
"	۱۱	بجھلہ	بجھلہ	۱۰۲	۱۸	باعصیاں	باعصیاں
"	۲	بگیرد	بگیرد	۱۰۳	۴	سپہر	سپہر

اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (قرآن)

من صلَّ علی واحد صلَّ الله علیہ عشر (حدیث)

حدیث من حبیب ذو جنون جنون من جنون من جنون

ذکر اکسب

۱۰ ۱۳

از تصنیف لطیف ادیب ارباب مثنوی بیب اقفار و موزیع و معانی

جناب مولانا محمد حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی رئیس مجسک پور

صاحبها اللہ عن الفتن والشور

بارشانی

باہتمام مالا کلام محمد مقتدی خاں شروانی

مطبع ای بیوٹق علی گن طبع گشتہ ۱۹۱۶

مطبع طبایع اهل الذکر شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وروزِ باں جنابِ محمد کا نام ہے

قابلِ درود پڑھنے کے اپنا کلام ہے

اللہ اللہ کیا شرف ہے اس محلِ نہایوں کی جس میں جنابِ محبوبِ کبریا
سرورِ اصفیاء المرسلین خاتم النبیین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ فضل و صلوة
والثناء کا ذکر خیر ہو اور سبحان اللہ کیا سعادت ہے ان اہل ایمان کی جو اس مجلسِ مبارک
میں حُسنِ عقیدت اور خلوصِ نیت سے حاضر ہوں۔ یہ وہ بزمِ باصفاء ہے جس میں انوارِ عالم
قدس سے نازل ہوتے ہیں اور یہ وہ بیانِ روحِ افزا ہے جس کے سننے کو فرشتے
آسمان سے اترتے ہیں شاہِ ولی اللہ صاحبِ محدثِ دہلوی فیوضِ الحرمین میں
لکھتے ہیں کہ میں بارہویں سیرِ الاول کو اس مجلسِ پاک میں حاضر ہوا جو کہ معظمیہ میں
خاص مکانِ ولادتِ شریف میں منعقد تھی اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے تولد کا تذکرہ تھا۔ وقتاً کچھ انوارِ وہاں بلند ہوئے۔ میں نے جو بنظرِ تامل دیکھا

تو معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے اُن ملائکہ کے جو ایسی متبرک مخلوقوں میں خاص ہو کر
 کرتے ہیں اور وہ انوار تھے رحمت الہی کے پس اے مسلمانوں تم کو چاہئے کہ
 اس انجمن عالی میں بصد ادب بیٹھو اور خوب ذوق و شوق سے احوال خیر شہال
 سنو۔ اور حاضرین پر یہ بھی واجب ہے کہ درود شریف کی کثرت رکھیں! اللہ تعالیٰ
 نے قرآن مجید میں آنحضرتؐ پر درود پڑھنے کا امر فرمایا ہے اور حضرت سرور
 کائناتؐ نے فرمایا ہے کہ جو میرے ذکر کو سن کر درود نہ بھیجے وہ نجیل ہے۔ اللّٰهُمَّ
 صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ حدیث میں آیا ہے کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُوْرًا
 یعنی سب مخلوق سے پہلے خدا نے میرے نور کو پیدا کیا اور ایت ہے کہ وہ نور عالم
 وجود میں آکر ستر ہزار برس تسبیح میں مصروف رہا اور پھر اُس سے ملائکہ عرش و کرسی
 لوح و قلم آسمان و زمین جن و انس غرض جملہ عالم کا ظہور ہوا۔ ازاں بعد حضرت آدم
 علیہ السلام کی پیشانی اُس نور سے نورانی فرمائی گئی۔ اُسی نور کی تعظیم منظور تھی
 جو ربُّ العرش نے فرشتوں کو حضرت آدمؑ کے سجدے کا حکم دیا اور یہی وہ گرنہا
 امانت تھی جس کے ٹھل سے پہاڑ اور زمین و آسمان عاجز ہو گئے اور انسان کے صلئے
 بلند نے بسر و چشم کھکڑاٹھا لیا ہے

آسمان بار امانت تو انت کشید

قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

یہ نور رحمت ظہور شہانے پاک سے ارحام علیہ میں نقل کرتا رہا یہاں تک کہ عرب

کی عزت افزائی منظور ہوئی اور یہ ودیعت بدیع حضرت اسمعیلؑ سے بنی اسمعیل کو
 اور بنی اسمعیل میں قریش کو اور قریش میں بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں عبدالمطلب کو
 نصیب ہوئی۔ آنحضرت کے والد ماجد عبد اللہ عبدالمطلب کے میٹھے تھے۔ یہ تو بوجہ
 معلوم ہی کہ چاہہ زفرم حضرت اسمعیل علیہ السلام کی ایڑیوں سے کھد گیا تھا ایک
 مدت تو وہ کنواں بدستور بالیکن پھراٹ گیا اور اُس کا نشان تک باقی نہ رہا۔ عبدالمطلب
 نے اُس کنوئیں کی جگہ خواب میں دیکھی اور ارادہ کیا کہ اُس کو پھر کھدوائیں قریش
 سدراہ ہو کر اور لڑائی کی نوبت پہنچی۔ بمصدق چاہہ کن راجاہہ در پیش قریش اُس
 معرکہ میں مغلوب ہوئے اور عبدالمطلب غالب۔ عبدالمطلب کے اُس وقت ایک ہی
 بیٹا تھا اُنھوں نے نذر کی کہ اگر پروردگار مجھ کو دس بیٹے عطا فرمائے اور چاہہ زفرم
 بھی بجائے تو میں اپنا ایک بیٹا قربانی کروں۔ خدا ایتعالے نے اپنے فضل سے
 عبدالمطلب کا مطلب پورا کر دیا دس بیٹے بھی ہوئے اور چاہہ زفرم بھی درست
 ہو گیا اب اُنھوں نے ارادہ کیا کہ نذر پوری کریں قرعہ جوڈالاتو عبد اللہ کا نام نکلا
 عبدالمطلب اُن کو فوج کرنے پہلے۔ چونکہ اُن کے چہرہ میں نور احمدی کی درخشانی تھی
 اسلئے سب کہ اُن کا فوج ہونا ناپسند تھا آخر سواونٹ اُن کے سر پر سے قربان کر کے
 قربانی کر دی۔ عبد اللہ کی شادی بی بی آمنہ سے ہوئی جو ورسب ابن عبدالمطلب
 کی بیٹی تھیں جس سال نور محمدی صلب پر سے منتقل ہو کر بن ماریں آیا قریش سے
 قحط سے سینہ ریش تھے آپ کے قدم مہینیت لزوم کی برکت سے مینہ خوب سا

اور ساری سرزمین عرب سرسبز اور سیراب ہو گئی تھی کہ اس برس کا نام قریش نے
 سَنَةُ الْفَتْحِ وَالْكَرْبُمُتَّحَاجِ رکھا یعنی فتح اور خوشی کا سال آپ کی والدہ ماجدہ کو خواہ
 میں آنحضرتؐ کی ولادت باسعادت کی بشارت ہوئی اور بشارت دینے والے نے آپ کے
 واسطے نام محمدؐ بتایا۔ بارہویں ربیع الاول کو پیر کے دن صبح صادق کی وقت حضرت مرو
 کائنات فخر موجوداؑ نے اس عالم خاک کو اپنے وجود باوجود سے رشک افلاک بنا دیا۔

شعر

یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت اداناک بطحانے کی وہ ودیعت ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا	بڑھا جانب بوقبیس ابر رحمت چلے آتے تھے جس کی دیتے شہادت دعاے خلیلؑ اور نوید مسیحاؑ
وہ نبیوں میں رحمت لقب پائیوا مصیبت میں غیروں کے کام آئیوا فقیروں کا لجا ضعیفوں کا مادی	مرد دین غریبوں کی بر لائیوا وہ اپنے پرانے کا غم کھائیوا یتیموں کا والی غلاموں کا مولی
خطا کار سے درگزر کرنے والا مخاسد کا زیروز بر کرنے والا	بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا قبائل کا شیر و شکر کرنے والا

شعر

تو محبوب جانی و جانِ جہانی نورِ ہدایت چسبغِ زمینی	فدائے تو صد عمر و صد زندگانی برفخت فزوں تر ز ہفت آسمانی
--	--

<p>ایمن زمینی امان زمانی بنو حبیبیں رہبر کا مرانی جمال جوانی سماع افغانی زفیض تو باشد شراب منانی طریقت تو داری حقیقت تو دانی معان المبادی مبادی المعانی کہ باتو نیار د کسے ہمعنانی تراقت سہمی بندہ جاودانی</p>	<p>علیہ صلوٰتی علیہ سلامی تو سلطانِ جودی و شاہِ وجودی چو شوق تو دیدم فراموش کردم تو ساقیِ حقی و جانِ جہاں را امانِ دیاری شریعت و تباری شریعت چہ گوید حقیقت چہ جوید ز سیر سلوک تو جب بیل د اماند جمیلی کریمی جس بلی کفیلی</p>
--	--

خالقِ اکبر جل جلالہ نے اس لئے کہ غافل ہو شیار و خبر دار ہو جائیں آنحضرتؐ کے تولد کے وقت بہت سے اموز عجیبہ ظاہر ہوئے۔ ام عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ جب حضرت پیدا ہوئے تو تارے جھک کر زمین سے ایسے قریب ہو گئے تھے کہ گمان ہوتا تھا کہ گر پڑینگے۔ اس میں یہ ایما تھا کہ حضرت سرورِ کائنات کل انوار کے مرکز ہیں اور ہر شے اپنے مرکز کی طرف مائل ہو کرتی ہے۔ ملک فارس کے آتشکدوں کی آگ جو ہزار برس سے دہک رہی تھی بجھ گئی ہمیں یہ رمز تھی کہ دین حق کے جلوہ سے آتش پرستی کی گرم بازاری نہ رہیگی۔ دریائے ساوا اٹو کہ گیا اس میں یہ اشارہ تھا کہ اب آب پرستی اور پرستش دریا پر پانی پھر جائیگا۔ تمام رشتے زمین کے بت اوندھے منہ گر پڑے اس کا یہ مطلب تھا کہ

آپ کی رسالت سے بت پرستی کا منہ کالا ہوگا۔ نوشیرواں بادشاہ ایران کے محل میں زلزلہ پیدا ہوا اور اُس کے چودہ کنگورے ٹوٹ گئے۔

لرز لگ کر پڑے چودہ کنگورے قصر کسریٰ کے

اٹھا جب شور عالم میں نبیؐ کی آمد آمد کا

پنچہ آج تک وہ محل جس کا نام طاق کسریٰ ہے، بنداد کے قریب شہر مدائن کے

دیرانہ میں پٹا کھڑا ہے۔ سیاح و حاکم جا کر اب تک اس معجزہ کو دیکھتے ہیں ہمیں

یہ راز تھا کہ آپ کی برکت سے شجاعان عرب کے قدم تختِ جم پر جم گئے اور شاہان

عجم کی حکومت کی بنیاد مل گئی چودہ کنگورے گرنے میں یہ سہر تھا کہ اس کے بعد

چودہ بادشاہ اس خاندان نوشیروانی میں اور فرمانروانی کرینگے پھر قصر مہض کا

خزانہ غازیان عرب کا مال ہوگا۔ آپ کے والد ماجد تولد شریف سے پہلے وقت

پاگئے تھے چھ برس کی عمر تھی کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے رحلت کی اور جد امجد

عبدالمطلب پرورش ظاہری کے متکفل ہوئے جب بن اقدس آٹھ پر پہنچا وہ

بھی دنیا سے اٹھ گئے پھر آپ کے عم بزرگوار ابوطالب نے سہر پرستی اپنے ذمے لی

بارہ برس کی عمر میں ابوطالب کے ساتھ آپ مکہ شام کو تشریف لیگے رہتے

میں ایک نصرانی عابد نے جس کا نام بحیرہ تھا ان علامتوں سے جو اُس نے اپنی

کتابوں میں دیکھی تھیں آپ کو پہچانا اور دست مبارک اپنے ہاتھ میں لیکر کہنے لگا کہ

یہ بیشک رسول رب العالمین ہیں۔ آپ کے ہمراہیوں نے پوچھا تم نے کیسے جانا تو

اُس نے جواب دیا کہ جبوقت تم یہاں آئے میں نے دیکھا کہ شجر و حجر نے آپ کو
سجدہ کیلئے ۲۵ برس کی عمر میں آنحضرتؐ نے حضرت خدیجہ الکبریٰ سے شادی کی
اکتالیسویں سال حضرت جبریلؑ وحی لیکر آپ کی خدمت آئے اور سورہ اقرآنزل
ہوئی جب بن شریف پچاس کا ہوا معراج واقع ہوئی نزول وحی کے بعد تیسرہ
برس مکہ معظمہ میں قیام فرمایا پھر ہجرت کر کے مدینہ شریف تشریف لگئے اور دس
برس مدینہ منورہ آپ کے جمال باکمال سے منور و مشرف رہا ۲ غزووں میں
بہ نفس نفیس شریک ہوئے اور نولڑائیوں میں تلوار چلائی۔ تین حج ادا فرمائے
دو حج کے فرض ہونے سے پہلے اور ایک اُس کے بعد یہ اخیر حج حج الوداع کے
نام سے مشہور ہے۔ خالق اکبر عم نوال نے آپ کو جمال ظاہری بھی کابل عطا فرمایا تھا

وہ نبیوں میں ہوئے ایسے کہ ختم الانبیاء ہے

حسینوں میں ہوئے ایسے کہ محبوب خدا ہے

حلیہ اشرف یہ ہے قد اقدس میاں۔ رنگ ہمایوں سُخ و سفید بانگینی و ملامت
سہر بزرگ بڑا موئے شریف سیاہ و نرم اور کسی قدر گھونگر والے گہی گردن تک
اور کبھی کان کی ٹوٹک۔ بالوں میں مانگ نکلی رہتی اور تیسرے روز تیل پڑتا۔ گوش
حق نبوش متوسط۔ پیشانی نورانی کشادہ و تاباں۔ ابروئے مبارک باریک خمیدہ
اور کسی قدر ایک دو سکرے جدا دونوں ابروؤں کے بیچ میں رگ ہانسی تھی جو
غصہ کے وقت ابھر آتی۔ چشم خدا میں بڑی پتلیاں خوب سیاہ اور سپیدی میں سُرخ

کے ڈورے۔ مَرگان شریف بڑی۔ زخارِ مُعلیٰ نرم اور پُر گوشت لیکن نہ پھولے ہوئے۔ بینی پاک بلند اور روشن۔ دہن مقدس بڑا مگر نہ ایسا فراخ جو بد نما ہو ذنِ مبارک تابدار اور کچھ کچھ جدا۔ وقت تکلم یہ معلوم ہوتا تھا کہ دانتوں میں سے نور نکلتا ہے اور ہنگامِ تبسم بجلی کی سی جلا محسوس ہوتی۔ چہرہ نہ لانا نہ بالکل گول۔ ریش احسن خوب بھری ہوئی اور اُس کے گھنے بال سینہ کو پُر کرتے۔ گردن نور معدن صاف و شفاف گویا سانپے میں ڈھلی۔ دوش اقدس پُر گوشت باہم پیوستہ نہ تھے اُن کے پنج میں مُہنوبت۔ دست حق پرست لائے انگلیاں لمبی اور سُنتا۔ تمام بدن کے جوڑ خوب قوی اور مضبوط۔ کف دست کشادہ اور نہایت نرم۔ بغلیں سپید خوشبو جنہیں بالوں کا نام نہیں سینہ صفا گنجینہ چوڑا۔ پنڈلیاں گول ہموار اور صاف اور فی الجملہ باریک۔ کف پا (خاکش آبرئے سرم) پُر گوشت اور بیچ میں خالی۔ پانوں کی انگلیاں مضبوط انگوٹھے کے پاس کی انگلی انگوٹھے سے بڑی۔ جن خوش قسمت بزرگوں نے وہ جمالِ جہاں آرا دیکھا اُن سب کی رائے اس پر متفق ہے کہ ایسی پاکیزہ شکل نہ آپ سے پہلے دیکھی نہ آپ کے بعد۔ مزاج عالی میں نفاست بہت تھی ہمیشہ صاف ستھرے رہنے کو پسند فرماتے اور میلے کھیلے آدمی سے ناخوش ہوتے۔ جسم اظہر سے بونے جان پر در آتی جس راہ سے آپ تشریف لیجاتے خوشبو سے مہک جاتی اور جوہاں سے گذرتا اُس کو معلوم ہو جاتا کہ حضورؐ اس طرف سے تشریف لیگئے ہیں۔ آپ کا سایہ تھا۔ سایہ تو اجسامِ کثیف کا ہوتا ہے

آپ تو سر پانور تھے پھر سایہ کس کا ہوتا ہے

یہ تھی رمز جو اُس کا سایہ تھا کہ رنگِ دونی واں سما یا نہ تھا

آنحضرت کو جو دفعتاً دیکھتا جلالِ نبوت سے اُس پر بیتِ طاری ہو جاتی مگر جب حضور میں رہتا اور لطف و مدارا دیکھتا اُس کا قلب آپ کی محبت کے مالامال ہو جاتا۔

معجزات آپ کی ذاتِ بابرکات سے بہت صادر ہوئے چند یہاں تحریر ہوئے ہیں جب آپ نے مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی حضرت ابو بکر صدیقؓ ہمراہ تھے راستہ میں

سرفراہ بن مالکؓ کافروں کے بھیجے ہوئے سوار نے آسٹیا حضرت ابو بکرؓ کو دیکھا کہ

کہا کہ یا رسول اللہ کافران پیچھے۔ آپ نے فرمایا لا تھزن ان اللہ معنا لے ابو بکرؓ کچھ

بیخ نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے پھر آپ نے بد دعا فرمائی فوراً اُس سوار کا گھوڑا پیٹ

تک زمین میں دھس گیا۔ وہ فریاد کرنے لگا کہ مجھ کو اس بلا سے نجات دیجئے۔ جو کافر

راہ میں ملیگا اُس کو لوٹا بیجا و نکاحا آپ نے دعائی اُس کا گھوڑا نکل آیا اور اس راستہ میں

جو کافر اس کو بلایا کہ لوٹا تا گیا کہ میں دیکھ کر آیا ہوں لوہر کوئی نہیں گیا۔ دوسرا

معجزہ غزوہٴ خدیبیہ میں پانی نہٹ گیا اور پیاس کی شدت ہوئی۔ آنحضرت کے پاس

ایک لوٹے میں پانی تھا جس سے آپ نے وضو فرمایا اہل شکر حاضر خدمت ہوئے

اور عرض کیا کہ سوائے اس لوٹے کے پانی کے فوج میں پانی بالکل نہیں نہ پینے کو

اور نہ وضو کرنے کو۔ آپ نے دستِ مبارک اُس لوٹے میں رکھ دیا اور آپ کی انگلیوں

سے پانی چپٹے کی طرح اُبلنے لگا سب نے خوب پیا اور وضو کیا۔ حضرت جابرؓ سے جو اس

حدیث کے راوی ہیں لوگوں نے پوچھا کہ اُس روز سب کتنے آدمی وہاں تھے انہوں نے کہا کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے تو بھی سیراب ہو جاتے ہم سب پندرہ سو آدمی تھے۔ تیسرا معجزہ حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت کے ہمراہ ایک مرتبہ پہلے ایک مکمل میدان میں منزل ہوئی آپ قضاے حاجت کی واسطے تشریف لیگئے اتفاقاً وہاں کچھ آڑھ تھی میدان کے کنارے پر دُور دُور البتہ دو درخت تھے آپ ان کے پاس تشریف لیگئے اور ایک درخت کی شاخ پکڑ کر فرمایا اِنْقَادِیْ عَلَیْ مَا نَزَّلَ اللّٰهُ یعنی خدا کے حکم سے میرے ساتھ چلا آ۔ وہ درخت اس طرح آپ کے ساتھ ہو گیا جیسے کوئی اونٹ کی ٹیل پکڑے لانا ہی پھر آپ نے دوسری درخت کی طرف تہم رخ فرمایا اور اُس کو بھی وہی ارشاد کیا وہ بھی ہمراہ ہو گیا۔ جب بیچ میدان میں آئے آپ نے حکم دیا کہ خدا کے حکم سے دونوں مچاؤ دونوں ملگئے : اُن کی آڑ میں بھیجا اپنے فرخت حاصل کی پھر وہ دونوں الگ الگ ہو گئے۔ چوتھا معجزہ حضرت سلمہ بن اکوع کے ہاتھوں میں زخم کا نشان تھا کسی نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ خیبر کی لڑائی میں میرے زخم لگا تھا اُسے دیکھو ساتھ والوں نے کہا کہ اب سلمہؓ پیچیں گے میں حضور نبویؐ میں حاضر ہوا اور آپ نے تین بار لعاب دہن اُس میں ڈال دیا اور سب شجائیت جاتی رہی۔ پانچواں معجزہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میری والدہ مشرک تھیں اور میں ہمیشہ اسلام لانے کی واسطے اُن سے کہا کرتا تھا ایک دن میں نے ان کو دعوت اسلام کی انہوں نے آنحضرت کی شان میں کچھ کلماتِ مکروہ استعمال کئے میں روتا ہوا دراتھیں

پر حاضر ہوا اور گزارش کی کہ یا رسول اللہ میری ماں کے لئے دعائے ہدایت فرمائے
 آپ نے فرمایا اللھم اھد اُمّ الجھم یرتہ یعنی اے اللہ ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت
 دے۔ میں آپ کی دعا سے خوش ہو کر چلا آیا گھر کے دروازہ پر جو پہنچا تو دروازہ بند۔
 میری والدہ نے میرے پاؤں کی آہٹ سن کر کہا کہ ابو ہریرہؓ وہیں کھڑے رہو میں
 کھڑا ہو گیا اور پانی کے گرنے کی آواز سنی والدہ ہٹا کر اور کپڑے پہن کر کوڑکھولنے
 آئی اور ایسے جلد کہ دوپٹا بھی نہ اوڑھا دروازہ کھولا اور مجھ کو مخاطب کر کے کہنے
 لگیں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُهُ مِنْ بَعْدِ
 آپ کو جو بخیر سنانے دوڑا اور جوش خوشی سے میرے آنسو جاری تھے آپ نے سسر
 شکر ادا کیا اور کلمات خیر فرمائے۔ چھٹا معجزہ۔ ایک شخص آپ کا منشی تھا شامت عام
 مرتد ہو گیا اور مشرکوں میں جا ملا آپ نے سزا فرمایا زمین اُس کو نہ لگی۔ حضرت ابو طلحہؓ
 کہتے ہیں کہ اتفاقاً میرا گدرا اُس سرزمین پر ہوا جہاں وہ مرا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ اُسکی
 لاش باہر پڑی ہو میں نے سب پوچھا لوگوں نے کہا کہ ہم نے بہت دفعہ دفن کیا
 زمین اُس کو قبول ہی نہیں کرتی۔ ساتواں معجزہ حضرت جابرؓ سے روایت ہو کہ آپ
 خطبہ فرمانے کی وقت ایک چوبی ستون سے تکیہ لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے جب منبر
 تیار ہوا اور آپ نے اُس پر اتار دیا تو وہ لکڑی کا ستون اسطرح
 چنچنے لگا کہ گمان ہوتا تھا شق ہو جائیگا آپ منبر سے اترے اور اُس کو پکڑ کر چٹاپا
 تب وہ چپ ہوا اور ایسی مسکیاں بھرنے لگا جیسے کسی بچے کو رونے سے چپ کرتے

ہیں اور وہ سسکتا ہے حضرت جابر نے کہا ہے کہ وہ اُس بیان کے شوق میں رویا جو آپ سے سنا کرتا تھا۔ آنکھوں میں حضرت ابو بکر نے روایت آئی ہے کہ اپنے فرمایا کہ میری امت کے لوگ ایک وسیع زمین پر آباد ہوں گے جس کا نام بصرہ ہے اور اُس دریا کے کنارے پر جس کا نام و جلد ہے دریا پر پل ہوگا وہاں آبادی بہ کثرت ہوگی اور وہ شہر بجلد ان شہروں کے ہوگا جو مسلمان آباد کریں گے آخر زمانے میں قنطورا کی اولاد جن کے منہ چوڑے اور آنکھیں چھوٹی ہونگی حملہ کرے گی اور لب دریا اترے گی اہل شہر کے تین حصے ہو جائیں گے۔ ایک حصہ جان بچانے کو بھاگے گا اور جنگل میں ہلاک ہوگا۔ دوسرا فرقہ امان لیگا وہ بھی قتل ہوگا۔ تیسرے فریق کے آدمی اپنے اہل و عیال کی حفاظت کیلئے لڑیں گے وہ شہید ہیں۔ سجان امدیہ پیشین گوئی ہماری ختم المرسلین کی کیسی سچی ہوئی۔ و جلد کے کنارے پر خلفائے عباسیہ نے متصل بصرہ شہر بنوادیا کیا اُس کی رونق اور آبادی سوج کمال پر پہنچی۔ آپ کی وفات کے چھ سو چالیس برس بعد تاتاری ترکوں نے ہلاکو خاں کی ماتحتی میں بغداد پر حملہ کیا۔ بڑے بڑے علما اور فقیہ مستعصم باللہ اماں لیکر باہر نکلے تاتاریوں نے سبکو فوج کر ڈالا۔ ہزاروں مسلمان لڑکر شہید ہوئے بہت سے بیچارے جان بچا کر بھاگے خدا جانے غربت اور پریشانی میں کس مصیبت میں بیچارے مرے۔ حضرت کی ذات بابرکات جامع جمیع صفات و کمالات تھی خالق عالم جل جلالہ اپنے کلام پاک میں فرماتا، اِنَّكَ لَعَلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ اے محمد تمہارا خلق بہت بڑا ہے۔ آپ کے علم اور عفو کا

یہ عالم تھا کہ جب جنگ احد میں مشرکین سے لڑائی ہوئی تو آپ کا نیچے کا ایک انت
پتھر کے صدمہ سے شہید ہو گیا۔ سر گنجینہ اسرار میں ایک زخم لگا اور چہرہ مبارک پر
نون بننے لگا۔ اصحاب نے جو یہ رنگ دیکھا ان کو بہت شاق ہوا اور عرض کر ڈلے
کہ یا رسول اللہ ان کافروں کے حق میں دعا بد فرمائیے آپ نے جواب دیا کہ میں دعا
کرتے کیواسطے نہیں بھیجا گیا ہوں خدا نے مجھ کو اپنے مخلوق کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے
پھر ان کافروں کے حق میں یہ دعا زبان حق ترجمان پر جاری ہوئی اللھم اھد قومی
فاھمہرک ایلھون یعنی اے خدا میری قوم کو ہدایت دے وہ جانتے نہیں ہیں۔ اللہ
اللہ یہ لہندی حوصلہ کفار کی وہ شقاوت اور آپ کی یہ شفقت انھوں نے رحمت
پہنچائی اپنے دعائے خیر سے ان کو یاد کیا اور پھر اس لطف سے کہ قومی کلمہ اور بارگاہ
آسی میں ان کی طرف سے عذر خواہی بھی کر دی کہ وہ یہ جہالت اس لئے کرتے ہیں
کہ میرا مرتبہ نہیں سمجھتے ہیں۔

لا یکن لہ شناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جو دو سخاوت کا یہ حال کہ حضرت جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ اپنے
کبھی سوال کے جواب میں لائیں فرمایا۔ ایک مرتبہ نوے ہزار درہم آپ کے پاس
آئے ان کو آپ نے بائٹنا شروع کیا جو سامنے آیا اسی کو عطا فرماتے گئے یہاں تک کہ
سب اسی وقت بانٹ دئے۔

برونے زدہ کفِ نجالت با جو کفِ توحسِ مواج

شجاعت اور بہادری کی یہ کیفیت تھی کہ حضرت علیؑ شیر خدا فرماتے ہیں کہ جب انی
کا معرکہ گرم ہوتا تھا تو آنحضرتؐ سب سے آگے ہوتے تھے۔ ایک شب مدینے والوں
کو کچھ خوف پیدا ہوا اور آدمی باہر دوڑے کہ دکھیں کیا ہر دوہاں کیا دیکھتے ہیں
کہ آپ سب سے پہلے مقامِ خطرناک پر اس شان سے پہنچ گئے تھے کہ ابو طلحہؓ
کے گھوڑے کی تنگی میٹھی پر سوار تھے اور تلوار شانہ سے آویزاں تھی ان لوگوں
کو آپ یہ فرما کر تسلی دینے لگے لم ترا عوالم ترا عوامت گھراؤ مت گھراؤ

وصفِ بیجا بوقتِ صلواتِ اعدا

کوہِ خجسل ماند از شباتِ محمدؐ

حیا کا یہ نقشہ کہ اگر کوئی شخص بُرا کام کرتا اور آپ اُس کو سنتے تو نصیحت فرماتے
کیونکہ اُس آدمی کا نام نہ لیتے بلکہ یوں فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو
ایسے بُرے کام کرتے ہیں۔ خلقِ خدا پر عنایت و شفقت کا یہ حال تھا کہ آپ کی
رافت و مہربانی اپنے بندوں کے حال پر ملاحظہ فرما کر خود خدا تعالیٰ نے اپنے
دو نام نامی آپ کو بطور خطاب عطا فرمایا یعنی **وَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُفٌ رَحِيمٌ**
دوسری جگہ فرمایا ہے **وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ** اُس رحمت پر روج
فدا ہو جس کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے کافروں پر بھی اگلی امتوں کے گنہگاروں
کی طرح عذاب نازل نہیں فرمایا اور منافق بدسرسرت آفتِ قہر سے بچے رہے۔ آپ کے

پاس بیٹھے والے سب ہی خیال کرتے کہ سب سے زیادہ نظر عنایت مجھی پر ہے
 حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں آٹھ برس کی عمر سے اٹھارہ سال کی عمر تک
 آپؐ کی خدمت کرتا رہا کبھی آپؐ نے ہوں نہیں کہا اگر میں نے کوئی کام کیا تو
 یہ نفرمایا کہ کیوں کیا اور نہ کیا تو یہ نہ پوچھا کہ کیوں یہ کام نہیں کیا۔ اگر نماز میں کسی
 بچے کے رونے کی آواز گوش مبارک میں جاتی تو غایت لطف سے آپؐ نماز جلد
 ختم فرمادیتے تاکہ اُس بچے کے مرنے کی تسکین و تشریف کر سکیں۔ بتی پیاسی آتی
 تو آپؐ پانی کا برتن اُس کی طرف جھکاتے اور جب تک وہ خوب نہ پی لیتی
 آپؐ برتن جھکائے رکھتے۔ عہد کی استواری اور وفاداری اس قدر تھی کہ آپؐ
 یہودی کا قرض آپ کے ذمہ تھا ایک دن اُس نے تقاضا کیا۔ آپ نے فرمایا
 کہ اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں ہے اُس نے کہا کہ اے محمدؐ میں تم کو یہاں سے
 بے لے نہ جانے دوں گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اچھا میں تمہارے پاس بیٹھا جاتا ہوں
 یہ لکھ کر آپؐ وہاں بیٹھ گئے اور پانچوں وقت کی نماز وہیں آپؐ نے پڑھی صحابی
 اُس یہودی کو ڈراتے اور دھمکاتے تھے۔ آخر آپؐ سے عرض کرنے لگے کہ یا رسولؐ
 ایک یہودی آپ کو روکے بیٹھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو عداوت سے منع فرمایا ہے جو جب
 دن چڑھا تو وہ یہودی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ اور عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ
 یہ گستاخی میں نے اس واسطے کی کہ دکھیوں تو رات میں جو صفت نبیؐ آخر الزماں
 کی ہے آپؐ میں پائی جاتی ہے یا نہیں اب مجھ کو معلوم ہو گیا کہ بیشک آپؐ سچے نبیؐ

ہیں۔ وہ بیوہ بڑا مالدار تھا اپنا سب مال لاکر آپ کی خدمت میں پیش کیا کہ
 اس کو راہ خدا میں صرف کر دیجئے آپ کو حضرت حلیمہ نے دودھ پلایا تھا جب
 کبھی وہ آتیں تو آپ اپنی چادر بچھا دیتے کہ وہ اُس پر بیٹھ جائیں۔ حضرت
 خدیجہ آپ کی بیوی تھیں اگرچہ اُن کا انتقال ہو گیا تھا لیکن جب آپ کے پاس
 ہدیہ آتا تو آپ فرمادیتے یہ فلاں عورت کے گھر ہے آؤندے سچے اور اُس سے
 محبت تھی جب حضرت ہدیجہ کی کوئی ملنے والی دولت خانہ پر آنکلتی تو آپ بڑی
 نوازش و نرمی سے اُس کا حال پوچھتے۔ تمکین و وقار ایسا کہ آپ کبھی تمقنہ مار
 صرف تبسم فرماتے اکثر سکوت میں رہتے اور بے ضرورت کلام نفرماتے مجلس
 ہمایوں میں باواز بند کوئی بات نہ کرتا حاضرین اس طرح ساکت بیٹھتے جیسے
 اُن کے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہیں۔ آپ کے زہد کی یہ کیفیت تھی کہ اگرچہ
 اخیر زمانے میں آپ حجاز میں و دیگر ممالک عرب اور عراق و شام کے سرحدی
 ملکوں کے بادشاہ تھے لیکن حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے کبھی دو دن
 برابر چوکی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے رحلت
 کر گئے اکثر ایسا ہوتا کہ ایک ایک مہینے گھر میں چوٹے میں آگ نہ جلتی اور آپ
 مع اہل و عیال کے صرف سُوکھی کھجوروں پر قناعت فرماتے آپ اپنا جوتنا اپنے
 ہاتھ سے گانٹھ لیتے اپنی بکریوں کا دودھ خود دودھ لیتے پھٹے پُرانے کپڑے سی
 لیتے غرض اپنا اکثر کام خود اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے اور فرماتے تھے کہ اپنا کام

اپنے آپ کرنا چاہیے کسی دوسرے کی مدد کا محتاج اتنا بھی نہیں ہے کہ مسواک کے ٹکڑے کی برابر اُس سے مدد مانگے۔ ایک دفعہ سفر میں اپنے بکری بیچ بونے کا حکم دیا ایک نے کہا بیچ میں کروں گا دوسرا بولا کھال میں اُتاروں گا تیسرے نے کہا میں پھاؤں گا۔ آپ نے فرمایا لکڑیاں میں لاؤں گا۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت آپ کی طرف سے ہم لے آئیں گے۔ آپ نے فرمایا یہ سچ ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ اپنے آپ کو سب یاروں سے ممتاز بنا لوں خدا اس بات کو پسند نہیں فرماتا یہ کہہ کر آپ لکڑیاں لینے تشریف لیگئے۔ حضرت ابو طلحہؓ کہتے ہیں کہ ابتدائے عہد میں ہم نے فقر و فاقہ کی شکایت کی اور اپنے پیٹ کھول کر دکھائے کہ ایک ایک پتھر ہم کے پیٹ سے بندھا ہوا تھا آنحضرتؐ نے جو اپنا شکم مبارک دکھایا تو اُس پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ روحی خداک یارسول اللہ۔ تو اضع اور انکسار آپ کے مزاج میں ایسا تھا کہ مجلس میں جہاں جگہ بھجاتی بیٹھ جاتے اہل محل کے زانو سے اپنا زانو آگے نہ بڑھاتے۔ اگر صحابہؓ آپ کی تعظیم کو اٹھ کھڑے ہوتے تو آپ اُن کو منع فرمادیتے کوئی مسکین بیمار ہوتا تو آپ اُس کی عیادت کو تشریف لیجاتے اگر کوئی غلام بھی دعوت کرتا تو آپ قبول فرما لیتے۔ آپ کی شان جلال و کھلہ اکثر آدمی خائف ہو جاتے تو آپ اُن کی یوں تسکین فرماتے کہ میں کوئی بادشاہ تمہار نہیں ہوں قریش کی ایک عورت کا بیٹا ہوں تم مسلمان رہو امانت میں ایسی تھی کہ خدا تعالیٰ قرآن پاک میں آپ کی امانت کی صحت فرماتا ہے

مطاع ثم امین اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ کفار مکہ ہر چند آپ کے سخت دشمن تھے مگر جب کوئی اُن سے آپ کی نسبت سوال کرتا تو یہی کہتے کہ پانے کچھ ہو آپ امین اور سچے تو ضرور ہیں جب آپ کا فرمان ہر قتل بادشاہ قسطنطنیہ کے پاس پہنچا تو اُس نے اہل دربار کو حکم دیا کہ دیکھو آجکل ہمارے شہر میں سرب بھی ہیں یا نہیں اگر ہوں تو میرے سامنے لاؤ تاکہ اُن سے آپ کے حالات دریافت کروں۔ اتفاقاً قریش کا ایک کارواں وہاں گیا ہوا تھا۔ ابوسفیان نے قافلہ سالار تھے۔ بادشاہ نے اُن سے پوچھا کہ یہ نبی کبھی جھوٹ بھی بولتے ہیں تو ابوسفیان نے باوجود کافر ہونے کے کہا کہ نہیں آپ نے آج تک کبھی نسبت نہیں کی اور نہ کبھی جھوٹ بولتے ہیں۔

حق جلوں گے زطر زبیاں محمدست

اے کلام حق بزبان محمدست

اپنے رب کا خوف اس قدر تھا کہ شب کو نماز میں یہاں تک قیام فرماتے کہ پائے مبارک ورم کر جاتے۔ آپ کی یہ جفاکشی دیکھ کر صحابیوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے تو اگلے پچھلے سب گناہ خدا نے عفو فرما دیئے پھر کیوں اس قدر تکلیف اور زحمت آپ اٹھاتے ہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا۔ اذلا لکون عبد اشکور یعنی سب خدا نے مجھ پر اتنے احسان کئے ہیں تو کیا میں شکر بھی نہ ادا کروں۔ روایت ہے کہ آپ ایک ایک دن میں سو سو دفعہ

استغفار فرماتے۔ نماز میں خشوع قلب کا یہ عالم تھا کہ فرطِ جوش سے سینہ

النوار خزینہ سے ایسی آواز نکلتی جیسے دیگچی جوش کھا رہی ہو۔

غالب ثنائے خواجہ بہ بیزداں گزشتیم

کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمّدست



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دہرا نہ لیا جائے گا۔

CANCELLED

10/10

